حکمت و معرفت سے بھرپور علوم و معارف کا علمی خزینہ

علمی جواہر پارے

تأثرات

- شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب
- شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل اکبر خلجی صاحب
- شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری شیر محمد رحمانی نقشبندی
- حضرت مولانا مفتی علی الرحمن فاروقی صاحب
- حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
- حضرت مولانا محمد یونس سعدی جرواری صاحب
- حضرت مولانا عبدالرازق صاحب
- حضرت مولانا قاضی رضا خان صاحب
- حضرت مولانا فضل مولا انقلابی صاحب
- محترم جناب آصف جاوید سکندر صاحب
- محترم جناب سعید احمد صدیقی صاحب
- محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ
- محترمہ ثمینہ بنت غلام علی صاحبہ

نجمہ بنت غلام علی

فاضلہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
معلمۃ الحدیث الجامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ للبنات

حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
استاذ جامعہ معہد القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ کراچی

ناشر

گلستان کالونی نزد مدینہ مسجد کراچی

0300-2140865 0321-2152729

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمی جواہر پارے

نجمہ بنت غلام علی

فاضلہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

معلمۃ الحدیث جامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ للبنات

حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

جامعۃ معہد القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ کراچی

Copyright
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of anypart, line, paragraph or material from it is a crime under the above

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

الطبع الاول = ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء

ہدیہ = 250 روپے

MAKTABATUL BUKHARI
Gulstan Colony Near
Madina Masque Karachi
0300-2140865 0321-2152729

مکتبۃ البخاری
گلستان کالونی نزد مدینہ مسجد کراچی
فون 0300-2140865 03334-3864710

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	علمی جواہر پارے
مؤلفہ	نجمہ بنت غلام علی
اشاعت اول	صفر ۱۴۲۸ھ
باہتمام	عبدالواحد قادری
قیمت	250 روپے
ناشر	مکتبۃ البخاری
سرورق	محمد ابوبکر صدیق
کمپوزنگ	دارالنور القرآن نزد اردو بازار کراچی 0321-2031277 0345-3996121

اسٹاکسٹ سلمان خان پبلی کیشنز کراچی 0301-4423764

دیگر ملنے کے پتے

نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔ علمی کتاب گھر، اردو بازار کراچی
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی کراچی۔ مکتبہ البنوریہ سائٹ کراچی۔

ہماری قارئین سے گذارش ہے کہ ہماری تمام تر کوششوں (اچھی پروف ریڈنگ معیاری، خنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں اطلاع دیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس غلطی خامی کو دور کیا جاسکے (شکریہ)

ادارہ مکتبۃ البخاری

میں اپنی کاوش کو اپنے پیارے والدین

اور

اپنی پیاری مادر علمی جامعہ القرآن الکریم للبنات

کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں

نجمہ بنت غلام علی

عرض ناشر

کہاوت مشہور ہے کہ شکر خورے کو شکر مل ہی جاتی ہے۔ مگر اسے یہ شکر خواہ مخواہ نہیں ملتی۔ اگرچہ اس کے حصول میں زیادہ تگ ودو اور جان و مال خرچ نہ کرنی پڑی ہو تاہم اس شکر کے وجود میں آنے تک کئی لوگوں کی محنت ومشقت، سرمایہ اور اللہ رحیم و کریم کا عظیم کائناتی نظام استعمال ہوا، تب کہیں جا کر وہ چیز بنی جس میں مٹھاس تھی اور نام تھا اس کا شکر۔ کسان نے فصل بوئی، پانی اور سورج نے اپنا کردار ادا کیا، گنے کا پورا نکلا جوان ہوا اور پھر کہاں کہاں سفر کرتا ہوا فیکٹری، کارخانوں، بازاروں اور دکانوں سے ہوتا ہوا اس شکر خورے تک پہنچا۔

بالکل اسی طرح ذوق مطالعہ رکھنے والے اس کتاب تک پہنچ ہی جاتے ہیں جو انہیں مطلوب ہوتی ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ مقصود خود چل کر قاصد تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کتاب کو خیال سے مسودے اور مسودے سے دیدہ زیب کتاب کے آخری مرحلے تک پہنچنے میں کئی جگر پانی ہوتے ہیں تب کہیں جا کر ایک کتاب جنم لیتی ہے۔ جگر پانی کرنے والے اس کام جس کا بیڑہ اٹھانے والوں میں مکتبۃ البخاری بھی شامل ہے جس کی عمر اگرچہ ابھی نو خیز ہے مگر اس کا کام تھوڑے وقت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوروں کو ہی نہیں کبھی کبھار مجھ خاکسار کو بھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ یہ ضرور میرے اللہ کا کرم ہے۔ ورنہ پر تقصیر میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔ جو لوگ مکتبۃ البخاری کی اس کامیابی کو میری لگن اور مستقل مزاجی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں ان سے استدعا ہے کہ میرے لئے استقامت اور قبولیت کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس

ادارے کو میرے لئے دنیا میں خیر و برکت اور آخرت میں مغفرت و نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

الحمد للہ! اب تک مکتبۃ البخاری کے اپنے ٹائیٹلز کی تعداد ۷۳ ہو چکی ہے لیکن اس میں ایک کمی ہے۔ یہ ساری کتابیں حوا کے بیٹوں نے تصنیف کی تھیں البتہ زیرِ نظر کتاب "علمی جواہر پارے" مکتبۃ البخاری کی پہلی کتاب ہے جسے آدم کی ایک بیٹی اور ہماری اسلامی بہن محترمہ نجمہ بنت غلام علی نے تحریر کی ہے۔ موصوفہ عالمہ بھی ہیں اور معلّمہ بھی، جن کی پہلی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس طرح مکتبۃ البخاری کو بھی پہلی مرتبہ صنفِ نازک کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہو گیا ہے۔ اللہ کرے کہ مکتبۃ البخاری کا حلقہ قارئین اس کتاب سے مستفید ہو اور دنیاوی و اخروی فوز و فلاح سے ہمکنار ہو (آمین)

ناشر

مکتبۃ البخاری

عبد الواحد قادری

عرض مؤلفہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علم و آگہی، رموزِ فطرت سے آشنائی اور دینِ فطرت سے شناسائی وہ عظیم دولت ہے جو ایک مسلمان کا گویا ایک گمشدہ خزانہ ہے۔ چنانچہ وہ اسے جہاں پائے حاصل کرے اور اس میں کوئی استثناء نہیں چاہے وہ مرد ہے یا عورت، بچہ ہے یا بڑا اور جوان ہے یا بوڑھا، علم کا حصول اس کا اہم ترین فریضہ ہے۔ اس لئے فرمایا گیا کہ "علم حاصل کرو ماں کی گود سے لے کر قبر کی گود تک"۔

اور یہ علم صرف حاصل ہی نہیں کرنا بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے اور اسے پھیلانا بھی ہے اور علم کا پھیلانا ایسا عمل ہے جو ایک مسلمان کا گویا دوسرا اہم فریضہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ "اُس مومن میں کوئی خیر نہیں جو نہ معلم ہے اور نہ ہی طالب علم ہے"۔ یعنی ایک اچھا مومن ہر ہر لمحہ میں معلم بن کر کچھ سکھا رہا ہوتا ہے یا طالب علم کی حیثیت سے کچھ سیکھ رہا ہوتا ہے اور یہ سلسلہ تادمِ مرگ جاری رہتا ہے۔

علم کے پھیلاؤ کے ظاہری طور پر دو ذریعے ہیں: ① بیان و تقریر ② تحریر و تصنیف۔ ان دونوں سے استفادہ سماعت و مطالعہ کے توسط سے کیا جاتا ہے۔

اپنے اسی استفادے کو "علمی جواہر پارے" کے عنوان سے ہدیۂ قارئین کرنے کا خیال کافی دنوں سے دل میں آ رہا تھا مگر عملی اقدام کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ مدرسہ جامعۃ القرآن الکریم کے روحِ رواں و استاذ محترم حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم کی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی سے کام کا آغاز کیا تو تکمیل کے مراحل

تیزی سے طے ہونے لگے اور یوں ایک خواب اپنی تعبیر سے ہمکنار ہوا۔ جس کے لئے میں ذاتی طور پر مکتبہ کے تعاون اور راہنمائی کے لئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور اللہ رحیم و کریم سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ میرے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے اسے مغفرت اور ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ مزید برآں التماس ہے کہ اس کتاب کی آئندہ اشاعت کے لئے اپنے مشوروں اور تجاویز سے مکتبۃ البخاری کی معرفت آگاہ فرمائیں۔ شکریہ۔

نجمہ بنت غلام علی

یکم محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

تأثرات

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

امابعد!

احقر نے کتاب (علمی جواہر پارے) کا مطالعہ کیا ماشاء اللہ یہ کتاب بیشمار علمی و ادبی و تاریخی کتب کے مطالعہ کے بعد تحریر کی گئی ہے اور یہ کتاب بیش بہا علمی خزانہ ہے۔ اس کتاب میں عظیم ہستیوں کی حکایات و نصائح و عظیم واقعات اور دلچسپ واقعات تحریر کئے گئے ہیں اور یہ کتاب علماء، طلباء، طالبات کے علاوہ ہر طبقے کے افراد کے لئے مفید ثابت ہوگی نیز باعمل زندگی سے وابستگی کا احساس بھی پیدا ہوگا اس کتاب کا علمی مواد مؤلفہ صاحبہ کے حسن ذوق و شوق مطالعہ پر بھی دلالت کرتا ہے علمی جواہر پارے کی مؤلفہ محترمہ نجمہ بنت غلام علی ہماری الجامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ (گلستان کالونی کراچی) کی وہ معلمہ ہیں جنہیں درجۂ اولیٰ عربیہ سے لے کر دورۂ حدیث کے اسباق پڑھانے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلفہ صاحب کو مزید علمی ترقی عطا فرمائے اور علمی جواہر پارے کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے آمین۔ اور کتاب کے ناشر مکتبۃ البخاری کے مدیر جناب عبدالواحد قادری صاحب جو دینی کتب کی طباعت کا بہت شوق رکھتے ہیں ان کے لئے بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں مزید ترقی عطا فرمائے اور آخرت کیلئے نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔ واللہ المستعان۔

احقر العباد شیر محمد رحمانی نقشبندی

شیخ الحدیث و مدیر الجامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ للبنات۔ گلستان کالونی لیاری ٹاؤن کراچی

رائے گرامی

حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

ہمارے اس پر آشوب دور میں علماء کرام مختلف طریقوں سے دین وعلم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کچھ بذریعہ تدریس لوگوں تک علوم نبوت ﷺ کی روشنی پہنچا رہے ہیں کچھ بذریعہ خطابت، دین حق کی اشاعت میں مصروف ہیں اور کچھ حضرات تحریر اور تحقیق کے ذریعے اپنے قلم کا جادو جگاتے ہوئے علم کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ رجال کے ساتھ ساتھ نساء بھی اس میدان میں برسرپیکار ہیں اور جتنی کوشش علم کی خدمت کرنے کے لئے ان سے ہو رہی ہے درے، سخنے ہمہ تن شب و روز مصروف عمل ہیں۔ علم کی اشاعت میں خواتین کا بہت بڑا حصہ ہے۔ دور صحابہ سے لے کر آج تک اگر نظر دوڑائی جائے تو ہر دور اور ہر زمانے میں کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی خاتون نے علم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔

زیر نظر اور زیب نظر کتاب ”علمی جواہر پارے“ اہم اصلاحی واقعات اور گنجینہ ء معلومات ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ بڑوں کیساتھ ساتھ چھوٹے بچے بھی اس سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب میں جا بجا بزرگان دین کے واقعات اور ملفوظات نے کتاب کی افادیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ جن میں حضرت حکیم الامت کے ملفوظات قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مختلف محدثین کے حالات

اور واقعات بھی پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب نور اللہ مرقدہ کے یکے بعد دیگرے سو ملفوظات جن کو" گلستان درخواستی کے ایک سو پھول" کے عنوان کے تحت ذکر کیا گیا ہے، اپنی مثال آپ ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلفہ نجمہ بنت غلام علی صاحبہ کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی اس گراں قدر خدمت کو قبولیت اور مقبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

مفتاح اللہ عفی عنہ

استاذ الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

رائے گرامی

شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی۔

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں قلم کا بھی شمار فرمایا ہے کہ اللہ نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا ہے۔ قلم کا صحیح استعمال دنیا میں اصلاح پیدا کرتا ہے اور اس کا غلط استعمال فساد اور بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے میں ذوق تحریر اور شوق مطالعہ ودیعت فرما دے تو سونے پر سہاگہ ہے۔ زیر نظر کتاب "علمی جواہر پارے" کی مؤلفہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے نوازا ہے اور ایسے لگتا ہے کہ موصوفہ نے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کر کے اس کتاب میں بیش بہا علمی، ادبی، تاریخی، اخلاقی شہ پارے جمع کئے ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے کو عقائد، اعمال و آداب، سیرت، وظائف، مواعظ، لطائف سے متعلق انتہائی اہم معلومات حاصل ہوں گی۔ جن کو دوسری کتابوں میں تلاش کرنے کے لئے درجنوں کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ بنا بریں یہ کتاب علماء، طلباء، خطباء اور عوام الناس کیلئے گراں قدر تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضلہ مؤلفہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو اللہ تعالیٰ مقبول عام بنائے۔ آمین۔

یہ سفر ہے روشنی کا

علمی جواہر پارے پر خطیبہ، عالمہ، مجاہدہ، مصنفہ اور شاعرہ
محترمہ پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ زید مجدہا کا حرفِ تبریک

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم اما بعد!

پتھروں کو تراش کر ہیروں کے قالب میں ڈھالنے والے میرے عزیز محترم بھائی مولانا عبدالرشید انصاری نے تحریر فرمایا کہ آپ کو محترمہ نجمہ بنت غلام علی کی کتاب ''علمی جواہر پارے'' پر اپنے رائے کا اظہار کرنا ہے کیونکہ محترمہ نجمہ صاحبہ نے آپ کی رائے مانگی ہے۔

کتاب کا عنوان اس بات کا متقاضی تھا کہ میں اپنے قلم کو اس عظیم سعادت کیلئے استعمال کروں لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ کہاں محترمہ نجمہ صاحبہ کی اعلیٰ درجے کی کاوش اور کہاں مجھ ناچیز کا قلم لیکن مولانا عبدالرشید انصاری مدیر ماہنامہ ''نورٌ علےٰ نور'' جیسے عظیم المرتبت عالم کی بات کو ٹالنا یا اُن کے حکم کے جواب میں خاموشی اختیار کرنا، یہ میرے بس کی بات نہیں۔ میں نے فوراً ہی ''علمی جواہر پارے'' کا جستہ جستہ مطالعہ کیا جیسے جیسے میں علمی سفر کرتی رہی، ویسے ویسے میری روح سرشار ہوتی رہی۔ محترمہ نجمہ صاحبہ نے عظیم مفسرین کی تفاسیر اور ہمارے اکابرین اور جید علماء کی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ بڑی محنت، لگن اور انتہائی حسن وخوبی کے ساتھ ''علمی جواہر پارے'' کو مرتب کیا ہے، کسی بھی مقام پر انہوں نے اس چراغ لَو کو مدہم نہیں ہونے دیا۔ یہ ناممکن ہے کہ چراغ روشن ہو اور اندھیرا باقی رہے۔ دل و دماغ جب روشن ہوں تو علمی سفر نہ صرف آسان ہو جاتا ہے بلکہ اُس سفر میں کامیابی وکامرانی قدم چومنے لگتی ہے۔ اس دورِ پرفتن میں لوگوں کے ذہنوں کو بے راہ روی

کی طرف مائل کرنے والے سینکڑوں رومانی، جاسوسی اور خوفناک ڈائجسٹ شائع ہو رہے ہیں۔ خصوصی طور پر یہ ڈائجسٹ خواتین کیلئے ہوتے ہیں، خواتین جو ایک گھر اور معاشرہ کی امین اور سب سے زیادہ مضبوط ستون بن سکتی ہیں لیکن ان گھٹیا درجے کی تحریروں نے عورت کی توجہ تعمیر سے ہٹا کر صرف شیطانی کاموں کی طرف لگا دی ہے۔ مکتبہ البخاری کے ناشر عبدالواحد قادری قابل مبارکباد ہیں کیونکہ وہ مذہبی تحریریں پیش کر کے ان خواتین اور ہماری بچیوں کی اصلاح کا سبب بن رہے ہیں۔

مؤلفہ نجمہ بنت غلام علی مکتبہ البخاری کے لکھنے والوں میں خواتین کی طرف سے بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئیں۔ یہ وہ قیمتی قطرہ ہے جو سیپ میں پہنچ کر بیچ موتی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مجھ ناچیز کا تجربہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے طلباء وطالبات اور خواتین کے لئے بہت سی کتب کا مطالعہ انتہائی دشوار ہے۔ نجمہ بہن نے ان کی اس مشکل کو آسان کر دیا ہے کیونکہ ان کی کتاب کو پڑھ کر سینکڑوں کتابوں سے آگہی نصیب ہوگی۔ نجمہ کی کتاب ایک ایسے شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہے جو بہت سے جھلستے ہوئے جسموں کو سکون وراحت اور عافیت کی دولت بیدار سے نوازے گی۔ ان شاءاللہ۔

علم کا نور جو دنیا میں نہ پھیلا ہوتا — ہر طرف جل کا پرہول اندھیرا ہوتا
منکشف عقل نہ کرتی جو اگر راز جہاں — آدمی بھول بھلیوں میں بھٹکتا ہوتا

آخیر میں، میں اپنے رب سے دعا کرتی ہوں کہ اے رب العزت! ہمیں عالمہ نجمہ بنت غلام علی جیسی بہنیں اور بیٹیاں عطا فرما تا کہ ہمارے اسلامی معاشرہ کی از سر نو تشکیل وتعمیر ہو سکے اور ہم دنیا میں سر اُٹھا کر جینے کے قابل بن جائیں۔ (آمین)

دعاؤں کی محتاج

ریحانہ تبسم فاضلی

رائے گرامی

فضل مولا

جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن۔ نارتھ کراچی

رب کریم نے حضرت انسان کو قلم کے ذریعے اپنا علم سکھایا، اس کا اعجاز ہے کہ اہل علم اپنی علمی کاوشوں کے ذریعے مختلف اور متنوع عنوانات سے علم کی خدمت کرتے اور علمی سرگرمیاں انجام دیتے چلے آئے ہیں۔

جز یرنظر کتاب (علمی جواہر پارے) مولفہ نجمہ بنت غلام علی کے مختلف مضامین اور منتخب شدہ واقعات اور علمی نکات کا مجموعہ ہے، جسے ان کے مطالعے کا نچوڑ، اوراق گردانی کا حاصل کہنا چاہیئے۔ کتاب (علمی جواہر پارے) میں مولفہ نے مختلف فوائد و نکات، مختصر اقتباسات، دلچسپ حکایات، اصلاحی اور تاریخی واقعات وحالات جمع کئے ہیں۔ رب کریم سے اُمید ہے کہ کتاب علمی (جواہر پارے) معلومات افزاء ہوگی اور دینی معلومات سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے اس کا مطالعہ دلچسپ اور بصیرت افزاء ثابت ہوگا۔

رب کریم ان کی کتاب (علمی جواہر پارے) کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے (آمین)۔

والسلام

فضل مولا

جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن نارتھ کراچی

رائے گرامی

مفتی علی الرحمن صاحب

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد!

انسانیت کی ہدایت کے لئے رب کریم نے انبیاء علیہم السلام کے واسطے مختلف کتابیں، صحیفے نازل فرمائے جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ کتاب ہی درحقیقت انسان کی زندگی میں نمایاں تبدیلی لاتی ہے صحیح کتاب انسان کے لئے ایک پیغام کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے کتاب پڑھنے والا، کتاب کا ذوق رکھنے والا کسی بھی وقت عمل کے جذبے سے سرشار ہو کر عمل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بہرحال کتاب بہترین ساتھی ہے۔ بہترین مونس ہے۔ سفر وحضر، صحت ومرض، ہر وقت ہر مکان کتاب ساتھ ہو تو میرے خیال میں بلکہ دنیا کے کسی باذوق انسان کے نزدیک اس کے لئے کسی دوسرے ساتھی کرنے کی ضرورت نہیں۔ شاعر نے خوب کہا ہے:

اعز مکان فی الدنی سرج سابح

و خیر جلیس فی الزمان کتاب

کتابوں کی اقسام بہت ہیں، ہر فن، ہر علم، ہر مسئلہ پر طریقے کی کتاب الحمد للہ موجود ہے اور یہ دین اسلام کی حقانیت وحفاظت کی واضح دلیل ہے۔ زیر تبصرہ کتاب تقریباً ان تمام قسم کی مختصر واضح باتوں پر مشتمل ہے۔ اس میں خوبی یہ ہے کہ کمزور سے کمزور انسان

بھی اگر کسی بات میں مطالعہ کا ذوق رکھتا ہو تو کتاب شروع کرتے ہی ختم کرنے پر مجبور ہوگا۔ الغرض اس طرح کی کتاب پڑھنے میں اُکتاہٹ نہیں ہوتی۔

جدید دور کی بیشمار غیر ضروری مصروفیات کے اعتبار سے یہ کتاب ماشاء اللہ بہترین ہے۔ محترمہ مؤلفہ ﷾ کو رب کریم جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ بہترین کام انجام دیا۔ اللہ رب العزت اس کتاب کو محترمہ، مؤلفہ اور ناشر اور تمام معاونین کے لئے ذریعہ مغفرت وسامانِ نجات بنائے۔

کتبہ

احقر علی الرحمٰن فاروقی

فاضل بنوری ٹاؤن کراچی

تأثرات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد

بندہ نے کتاب ''علمی جواہر پارے'' کا جستہ جستہ مطالعہ کیا، اس سے اندازہ ہوا کہ یہ کتاب بیشمار علمی وادبی تاریخی کتب کے مطالعہ کے بعد لکھی گئی ہے۔ کتاب کا علمی مواد جہاں مولفہ کی وسعت نظر کی خبر دیتا ہے ساتھ ساتھ اس کے حسن ذوق اور شوق مطالعہ پر بھی دلالت کرتا ہے۔ نیز یہ مجموعہ جس طرح ادبی فن پاروں پر مشتمل ہے اسی طرح علمی وتاریخی لطائف اور نکات سے اہل علم کی تشنگی کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' میں اگر حکایات ونصائح ہیں تو ساتھ میں ظرافت ومزاح بھی ہے۔ اور درسِ عبرت بھی ہے اور بسا اوقات ایک چھوٹی سے کاوش ایک بڑے مقصد کے حصول کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے یہی اس کتاب کا پیغام ہے۔ بہرحال مجموعی طور پر یہ کتاب ''علمی جواہر پارے'' علماء وطلباء کے ساتھ ساتھ ہر طبقہ کے افراد کے لئے ایک مفید علمی گلدستہ ہے۔

کتاب کے ناشر مکتبۃ البخاری کے روح رواں جناب عبدالواحد قادری صاحب نے بھی ماشاء اللہ عمدہ طباعت کے ذریعہ کتاب کی ظاہری خوبی میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اس کتاب کو مؤلفہ، ناشر اور تمام قارئین کے واسطے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔ واللہ المستعان۔

محمد یونس سعدی جرواغفی عنہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔

رائے گرامی

سعید احمد صدیقی

ریسرچ اسکالر وفاقی اُردو یونیورسٹی کراچی

محترم جناب عبدالواحد قادری صاحب اور ان کا مکتبہ البخاری اپنی استطاعت و بساط کے مطابق دین کی خدمت، اسلام کی ترویج واشاعت اور علم کی شمع روشن کئے ہوئے ہے۔ زیرِ نظر کتاب انہی کے مکتبہ سے شائع ہوئی ہے۔ علم، حکمت اور اصلاح و معرفت کے موتی جو کہ تاریخ کے اوراق اور سینکڑوں عظیم کتب میں بکھرے پڑے تھے، ان موتیوں کو انتہائی محنت شاقہ، جانفشانی اور جدوجہد کے بعد جمع کیا گیا ہے اور یہ کام وہی کرسکتا ہے جس کا سینہ علم کی محبت وخدمت سے لبریز ہو اور جس میں کچھ کر گزرنے کا جذبہ موجود ہو۔

الحمد للہ دین کی خدمت اور علم کی نشر و اشاعت کے حوالے سے ہمارے ہاں مردوں کے شانہ بشانہ اوران کی رہنمائی میں خواتین بھی سرگرم عمل ہیں۔ ''علمی جواہر پارے'' کی مؤلفہ بھی ایک خاتون ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف، تحقیق وترتیب میں بڑی محنت کی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب محض کتب خانوں کی ورق گردانی سے وجود میں نہیں آئی بلکہ اس ''علمی جواہر پارے'' میں فاضل مؤلفہ کے قلب کی دھڑکن، ان کے نیم شب کا گداز، ان کے دیدۂ تر کی بے تابیاں، ان کا ذوقِ جمال اور سلیقۂ تحریر وترتیب سب ہی کچھ موجود ہے۔ ایسی کتاب کی تصنیف کا ذہن میں آنا اور اس کی تکمیل صرف محنت ہی نہیں بلکہ دعاؤں اور فیضان

الہی کا ثمرہ ہے۔

فاضل مصنفہ جو کہ عالمہ بھی ہیں اور علم پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں، ان کی اگرچہ یہ پہلی تالیف ہے لیکن زبان عالمانہ ومحققانہ ہے۔ کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ اگر ایک دفعہ ہاتھ میں آجائے تو جب تک ختم نہیں ہو جاتی اس وقت تک بے چینی و بے تابی گھیرے رہتی ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ معروف سیرت نگار، دانشور محترم علامہ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمایا ہے جو از خود ایک علمی جواہر پارہ ہے اور اس کتاب کی مقبولیت اور اہمیت کے لئے ایک سند ہے۔ ممتاز صدارتی ایوارڈ یافتہ قاری و نعت خوان جناب حامد محمد قادری صاحب کی رائے گرامی کے مطابق: ''اسلامی تاریخ کے دلچسپ اور مختصر یہ علمی جواہر پارے ایسے ہیں کہ انہیں بار بار پڑھا اور سنا جائے۔ آج جبکہ ہمارے نوجوان مغربی دانشوروں اور ان کی تحریروں سے متاثر نظر آتے ہیں، تاریکی کے ایسے دور میں اسلامی روایت کے یہ جواہر پارے روشن چراغ اور قندیلیں ہیں جو ہمارے دل ودماغ کو روشن کرنے میں عظیم کردار ادا کریں گے۔ یہ کتاب علماء خطباء، واعظین، اساتذہ، طلباء اور علم دوست حضرات کے لئے گراں قدر نادر تحفہ ہے کتاب اتنی قیمتی اور دلچسپ ہے کہ یہ ہر لائبریری اور ہر گھر کی زینت ہو۔ اس کتاب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ فاضل مولفہ اور ناشر برادرم عبدالواحد قادری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو ذخیرۂ آخرت بنائے اور اس کتاب کو قبول عام بنائے۔

سعید احمد صدیقی

رائے گرامی

مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

جامعہ فاروقیہ کراچی

انسان کی ذات میں کچھ چیزیں قدرت کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا ذوق مطالعہ قدرت کی عطا کردہ لازوال نعمت ہے جس کا بدل اس بھری کائنات میں کوئی اور چیز ممکن نہیں۔ انسان اگر مطالعہ کی لذت سے آشنا ہو جائے تو پھر اس کی نگاہ میں دوسری تمام اشیاء لذات ہیچ بن جاتی ہیں۔ نتیجتاً اس کی خلوت بھی جلوت کا مزہ دیتی ہے اور اس کی تنہائی مجلس آرائی کا نمونہ بن جاتی ہے۔ اس کی نظر میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے اس کے خیالات کی حدود بڑھتی جاتی ہیں۔ تفکرات میں عمیق و گہرائی سمندر کی مانند گہری ہوتی چلی جاتی ہیں اور معلومات کا ایک ٹھوس اور مضبوط دفتر ہاتھ میں آجاتا ہے جو کہ بڑی غنیمت کی چیز ہے۔ دوسروں کے لئے قابل رشک اور لائق تقلید نمونہ بن جاتی ہے۔

یہ بات بھی خارج از مشاہدہ نہیں کہ صاحب ذوق مطالعہ سے حاصل شدہ ثمرات کو زیر قلم ہونے سے محروم رکھے بناء بریں صاحبان مطالعہ بسا اوقات مطالعہ سے حاصل ہونے والے فوائد وثمرات سے دوسرے قارئین کو بھی مستفید کرتے رہتے ہیں یوں مطالعہ کا سلسلہ دراز تر ہوتا جاتا ہے اور کاروانِ علم ترقی کی طرف رو بہ سفر اور گامزن رہتا ہے۔ زیر نظر کتاب علمی جواہر پارے بھی اسی نوعیت کی ہے جس میں حاصل مطالعہ یا مطالعاتی زندگی کا انتخاب موصوفہ عالمہ نے پیش کیا ہے۔ منجملہ جن میں سے علوم

قرآن، علوم حدیث، علوم فقہ، علاج، عقائد جیسے اہم، اہم مضامین کی عبارات کا احاطہ کیا ہے۔ مزید برآں یہ کہ آداب، ذکر، صبر، سیرت، اصلاح، معاشرت، عبادت، مسائل، وظائف، طب، ظرائف، مزاح، مواعظ، اسرار، حکایات اور دعوت جیسے علمی، ادب، اصلاحی نکات و حکایات سے پر ایک خوبصورت انسائیکلوپیڈیا اور قیمتی علمی خزانہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ ہی سے یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ موصوفہ عالمہ نے کتنی عرق ریزی اور انتھک جدوجہد سے کام کیا ہے جو کہ قابل داد اور لائق تحسین ہے۔

مع ہذا یہ کہ کتاب مذکور گلدستہ علم و حکمت دلچسپ موضوع محض کے سبب جہاں قابل مطالعہ ہے وہیں اپنی جگہ ایک معلومات کتاب بھی ہے جس سے بے اعتنائی اور استغنائی برتنا یقیناً صاحب ذوق احباب کے لئے نامناسب ہے۔

مفتی غلام مصطفیٰ

جامعہ فاروقیہ کراچی

شیخ الحدیث ابو یحییٰ فضل اکبر خلجی صاحب مدظلہ

الحمد لله الذى خلق الانسان و علمه البيان و انعم عليه بانواع انعم اللتى لا يحصيه البيان و البنان والصلوة والسلام الا كملان على سيد الانس والجان۔ و اما بعد!

بندے نے معلمہ فاضلہ بنت غلام علی کی کتاب "علمی جواہر پارے" جستہ جستہ مقامات سے دیکھا۔ پوری کتاب کو بوجہ تدریسی مصروفیت کے نہیں دیکھ سکا۔ چندوہ مقامات جو نظر سے گزرے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے کافی بہتر ہے اور اس کے ساتھ قابل مبارکباد بھی۔

جناب محترم بھائی عبدالواحد قادری صاحب جو اچھی اور علمی کتابوں کی اشاعت کی فکر میں رہتے ہیں، دل سے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مؤلفہ کی کتاب سے خلق خدا کو کامل نفع دیں اور ناشر صاحب کے علم وعمل میں بھی برکت عطا فرمائیں۔

ابو یحییٰ فضل اکبر خلجی

شیخ الحدیث مدرسہ اسماء للبنات واستاذ الحدیث جامعہ احتشامیہ جیکب لائن

سابق استاذ الفنون جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

تأثرات

علمی جواہر پارے ایک بڑی اہم اچھوتے انداز کی کتاب ہے۔جس میں سلف صالحین و اکابرین امت کی پرانی روایات و عادات کو زندہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' میں اصلاح بھی ہے، نصیحت بھی ہے، سبق آموز حکایات بھی ہیں اور مشعل راہ بھی ہے۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہماری نئی نسل کے لئے جو اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے لئے دونوں صدیوں کی دہلیز پر کھڑی ہے جسے رہبر کی ضرورت ہے، جو نئی نسل کی اخلاقیات، عادات اور کردار کی پختگی کے لئے معلّم کا کام دے۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' آسان زبان میں عام سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے مدرسے کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' اُمید کی کرن ہے اس دور میں جب کہ ہر طرف اقدار کا فقدان ہے، بے راہ روی عروج پر ہے۔ اس کتاب ''علمی جواہر پارے'' نے انسانی خدمت کا عظیم فریضہ انجام دیا ہے جو کہ قابل تعریف ہے یہ ''کتاب علمی جواہر پارے'' ہمارے بچوں کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوگی جوان کے گفتار و کردار و پرورش میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ یہ کتاب ''علمی جواہر پارے'' دینی و دنیاوی حکایات کا خزانہ ہے جس کو جمع کرنا نیکی بھی ہے اور انسانیت کی خدمت بھی۔ کتاب ''علمی جواہر پارے'' کی مؤلفہ نجمہ بنت غلام علی جو معلّمہ ہیں الجامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ للبنات کی، انہوں نے اپنی عمر کے مقابلے میں ایک بڑا کارنامہ کر دکھایا ہے جو نا قابل فراموش ہے اور مؤلفہ کتاب کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ اگر نسل آدم کا ایک فرد بھی اس کتاب ''علمی جواہر

پارے'' سے ہدایت حاصل کر کے تو یہ ایک اہم کارنامہ ہوگا اور دنیا کے سب اعزازوں سے بڑا اعزاز ہوگا۔ اس کتاب کی تالیف سے اکیسویں صدی میں داخل ہونے والی نسل کے لئے روشن راہیں کھل جائیں گی جو ان کو ہر سمت سے کامیابی کی منزل کی طرف لے جائیں گے۔

سمعیہ بنت غلام علی
معلمۃ الحدیث الجامعۃ القدوسیہ للعلوم الاسلامیہ للبنات
گلستان کالونی لیاری ٹاؤن کراچی

کتاب علمی جواہر پارے کے لئے آصف جاوید سکندر کا اظہارِ خیال

مکتبۃ البخاری کے بانی جناب عبدالواحد قادری صاحب نے زیرِ نظر کتاب ''علمی جواہر پارے'' کا ٹائٹل فائنل کرنے کے بعد مجھے دکھایا تو کتاب کے عنوان نے بہت متاثر کیا میں نے پوچھا کتاب کہاں ہے؟ تو موصوف نے مسودہ میرے سامنے رکھ دیا اور بتایا کہ ابھی تو کمپوزنگ بھی نہیں ہوئی۔ میں نے وہیں مسودے کی ورق گردانی شروع کر دی تو انہوں نے کہا: ''اس مسودے کو اطمینان سے دیکھئے کیونکہ اس پر آپ کا تبصرہ اور تاثرات بھی مطلوب ہیں تاکہ کتاب کے ساتھ شائع کئے جاسکیں۔ میں نے ہر چند انہیں اس خیال سے باز رکھنے کی کوشش کی کہ کیا ہم اور کیا ہمارا شعور ہے؟ مگر وہ مصر رہے تو مجھے ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ کیونکہ وہ جس بات پر اڑ جائیں تو کوئی انہیں ہٹا نہیں سکتا۔ چنانچہ غیر متزلزل ارادوں والے اس مردِ آہن نے مجھ جیسے بے تیل کے تلوں سے بھی تیل نکال ہی لیا اور اب وہ تیل تحریر کی صورت میں آپ کی نظر مطالعہ سے گزر رہا ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ نہیں کہ اسے لکھنے والی ایک عورت یا لڑکی ہے۔ کیونکہ ہمیں تو یہ سکھایا گیا ہے کہ یہ مت دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے چنانچہ ہمارے لئے مؤلف سے زیادہ اس کی تالیف اہم ہوا کرتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ تو پھر اس کتاب کی خاص بات کیا ہے؟ میری نظر میں اس کتاب کی خاص بات اس کی تنوع المزاجی ہے۔ رنگا رنگ موضوعات اور موتیوں کی طرح بکھرے

ہوئے دلچسپ علمی نکات، اس کتاب کی خصوصیت ہے اور یہ ایسی خصوصیت ہے جس کی بدولت ایک قاری اس وقت بھی مطالعہ کر سکتا ہے جب اس کی طبیعت کلی طور پر مطالعے کے لئے آمادہ نہ ہو۔ جب وہ ایک دفعہ کتاب کھول کر مطالعہ شروع کرتا ہے تو رنگ بدلتے موضوعات اسے ایک سحر انگیز گھیرے میں لے لیتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ایک محاصرہ میں محصور پاتا ہے۔ ایک ایسا حصار جس میں مطالعہ سے جنم لینے والے تخیل و ادراک کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے۔ کتاب کی یہی تنوع المزاجی اس شخص کو بھی اپنا قاری بنا لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جو عام طور پر مطالعے کا شوق نہیں رکھتا اور وہ کہتا ہے کہ کتاب پڑھنا میرے لئے ایسا ہی ہے جیسے پہاڑ پر چڑھنا۔ مگر یہ کتاب اسے نہ صرف یہ کہ پڑھنے پر مجبور کر دیتی ہے بلکہ اس کے لئے مطالعہ کو ایک خوشگوار تجربہ بنا دیتی ہے۔ پھر وہ یہ نہیں کہتا کہ کتاب پڑھنا میرے لئے پہاڑ پر چڑھنے کے مترادف ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو کسی ایسے شخص پر اس کتاب کے ذریعے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ یقین جانئے مثبت نتیجے کی قوی اُمید ہے۔

آصف جاوید سکندر

فہرست مضامین

فہرست

☆☆☆☆

ہدیہ کی برکت سے

ابن مندہ، ابن السکن نے ام اوس بہزیہ رضی اللہ عنھا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک دن گھی تیار کیا پھر اسے کپے میں ڈال دیا پھر رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجا آپ ﷺ نے قبول فرمایا اس کپی سے گھی لے لیا اور برکت کی دعا دی۔ پھر وہ کپی لوٹا دی، ام اوس نے دیکھا کہ برتن پھر بھی بھرا ہوا ہے تو ام اوس کو گمان ہوا کہ شاید آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ یہ بات اوس نے آپ ﷺ سے کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''میں نے تو گھی لے لیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے برکت دے دی ہے۔''

تو اس گھی کو ام اوس رسول ﷺ کی زندگی میں پھر ابو بکرؓ عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت تک کھاتی رہیں حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے دور میں بھی گھی موجود تھا اس کے بعد یہ گھی ختم ہوا۔ (طبرانی)

جنگ یرموک میں خواتین اسلام کی جرأت

صحابہ کرامؓ کی جنگوں میں سب سے زیادہ سخت ترین جنگ، جنگ یرموک تھی جو رومیوں سے لڑی گئی تھی مسلمانوں میں شکست کے آثار پیدا ہو گئے مگر عورتوں کی بہادری اور میدان میں کود پڑنے سے پانسا پلٹ گیا۔

اسماؓ بنت یزید نے تنہا ۹ رومیوں کو قتل کیا۔ ام حکیمؓ بنت حارث کا ایک دن قبل نکاح ہوا۔ دلہن کے لباس میں میدان جنگ میں کود گئی خوب بہادری سے لڑیں۔

ہندہؓ، ام کثیرؓ، اسماءؓ، ام عبانؓ، خولہؓ، لبنیؓ، عفیرہؓ وغیرہ خواتین نے مردوں سے زیادہ بہادری سے مقابلہ کیا ام عبانؓ نے تیر اندازی میں کمال درجہ کی مہارت پیدا کر لی تھی انھوں نے دشمن کے سردار کی آنکھ میں تیر مار کر اس کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اسماءؓ بنت ابو بکر صدیقؓ اپنے شوہر حضرت زبیرؓ کے دوش بدوش گھوڑے پر سوار ہو کر لڑیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا اسلام کی خاطر زخمی ہونا

حضور ﷺ نے ابو العاص کو رہا کرنے کے بعد اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو مکہ

سے مدینے لانے کیلئے ابوالعاص کے ہمراہ حضرت زید بن حارثؓ کو بھی روانہ کیا اور ہدایت کی
کہ تم بطن میں ٹھہر کر انتظار کرنا اور جب حضرت زینبؓ وہاں آجائیں تو ان کو ساتھ لیکر مدینہ منورہ
آجانا۔

ابوالعاص نے مکہ پہنچ کر حسب وعدہ حضرت زینبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے
ساتھ مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی حضرت زینبؓ جب اپنے دیور کے ساتھ جب مکہ
سے روانہ ہوئی تو قریش مکہ میں کھلبلی مچ گئی، چنانچہ کافروں کی ایک جماعت ان کے تعاقب
میں نکلی اور مقام طویٰ میں ان کو گھیر لیا۔

ایک کافر نے حضرت زینبؓ پر حملہ کر دیا وہ اونٹ سے زمین پر گر گئیں آپؓ حاملہ تھیں، حمل
ساقط ہو گیا۔ چوٹ بہت زیادہ آئی۔ کنانہ نے ترکش سے تیر نکالا، اور کہا کہ اب جو کوئی میرے
قریب آئے گا وہ میرے تیروں کا نشانہ بنے گا۔ لوگ منتشر ہو گئے اور کنانہ حضرت زینبؓ کو بطن
تک لا کر حضرت زید بن حارثؓ کے سپرد کر کے واپس چلے گئے جو حضرت زینبؓ کو لے کر
مدینہ پہنچ گئے۔ (زرقانی ص ۳۲۳،ج۳)

حضرت صفیہؓ کے رسول اللہ ﷺ کی یاد میں عجیب اشعار

بعض روایات میں آتا ہے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ نے آپ ﷺ کا مرثیہ کہا تھا
، اور وہ یہ ہے کہ:

"میرا دل پریشان ہے میں نے رات زخمی کی طرح گزاری۔
میں ساری رات جاگتی رہی اتنے سارے غم اور افسوس جنہوں نے مجھے پریشان کر دیا۔
کاش کہ اس غم کو ایک جماعت پی لیتی۔
جب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موت کا مکتوب آیا ہے
ہم نے جب ان کے گھروں کو دیکھا تو ان میں وحشت تھی۔
ان میں کوئی زندگی نہیں تھی، یہ غم میرے دل میں مل چکا ہے اور غم چھا چکے ہیں۔
اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ہمارے لئے شفقت و نرمی کے مالک تھے۔
ہمارے لئے ان کی طبعیت میں سختی نہ تھی۔ حضور ﷺ بہت ہی رحیم تھے۔

آج جس نے رونا ہے رو لے۔
خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے نقصان پر روتی ہوں۔
محمد ﷺ کے چلے جانے کے بعد میرے دل میں بہت بڑا دکھ ہے
رسول اللہ ﷺ اللہ سے مل گئے یثرب کے اندر ایک قبر جو ابھری ہوئی ہے۔
میں نے حسنؓ کو دیکھا کہ یتیم ہو گیا اور رو رہا ہے اپنے نانا کو بلا رہا ہے،
رسول اللہ
ہمارا سارا کنبہ، اور ہمارے گھر کے تمام ہی لوگ آپ ﷺ پر قربان ہوں
میں نے صبر کیا اور تجھے سچی بات بتا رہی ہوں بڑے بڑے بہادر بے ہوش ہو گئے۔
کاش کے عرش والا خدا آپ ﷺ کو باقی رکھتا۔
ہماری خوش قسمتی ہوتی۔ لیکن جو ہونا تھا ہو گیا۔
آپ ﷺ پر اللہ کی طرف سے سلام اور تحفے ہوں۔
آپ ﷺ ہمیشہ کی جنت میں خوشی سے داخل ہو گئے ہیں۔"

طبرانی میں محمد بن علی بن حسن سے نقل ہے کہ جب حضور ﷺ فوت ہوئے تو حضرت
صفیہؓ اشعار بالا پڑھ رہی تھیں۔ (طبرانی)

حضرت صفیہ کا حضرت حمزہؓ کی میت نہ دیکھنا

ابن اسحٰقؒ کی سیرت میں زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور محمد بن یحییٰ وغیرہ سے حضرت
حمزہ کی شہادت کا واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب آئیں تاکہ اپنے بھائی کو
دیکھیں حضرت زبیرؓ ان سے ملے اور کہا کہ:

اے امی جان! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صفیہ سے کہہ دو کہ لوٹ جائیں۔
کہنے لگیں کہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ میرا بھائی حمزہ شہید ہو چکا ہے اور اس کا مثلہ کیا
جا چکا ہے اور یہ اللہ کی رہ میں ہے پس ہم اللہ کے معاملے میں راضی ہیں۔ ہم صبر کریں گے اور
ثواب کی امید رکھے گے۔

حضرت زبیرؓ آئے اور آکر ساری بات عرض کر دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنے دو وہ

آئیں اور استغفار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت حمزہؓ کو دفن کر دو۔

حضرت صفیہؓ نے جاسوس کو قتل کر دیا

حضرت صفیہؓ حضور ﷺ کی پھوپھی ہیں غزوہ خندق کے دن آپ ﷺ نے مسلمان عورتوں کو حضرت حسان بن ثابتؓ کے گھر میں جو قلعہ جیسا تھا جمع کر دیا تھا۔ ایک یہودی جاسوسی کی غرض سے آیا حضرت صفیہؓ نے حضرت حسان کو کہا کہ آپ جا کر قتل کر دیں لیکن حضرت حسان نہیں گئے۔ حضرت صفیہؓ نے آہستہ سے دروازہ اور ڈنڈا مار کر اس کو ہلاک کر دیا۔

(اسد الغابہ)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں اعلیٰ مقام کی خوش خبری

حضرت خدیجہؓ کا نکاح جب حضور ﷺ سے ہو گیا تو حاسد لوگ انگاروں پر لوٹنے لگے اور حضرت خدیجہؓ کے متعلق بڑے نازیبا الفاظ کہنے لگے:

''کہ محمد ﷺ تو ایک مفلس آدمی ہے، اتنی بڑی مال دار ہو کر اس سے نکاح کر لیا۔''

حضرت خدیجہؓ نے جب یہ سنا تو انہیں حضور ﷺ کے متعلق ایسے الفاظ سن کر بڑی غیرت آئی کہ لوگ آپ ﷺ کو مفلس کہتے ہیں آپؓ نے تمام روسا کو بلا کر گواہ کیا کہ:

''میں جس قدر مال کی مالک ہوں سب میں نے حضور ﷺ کو دے دیا۔ اب میرے اور میرے سارے مال کے مالک وہ ہیں اب اگر مفلس ہوں تو میں ہوں اور یہ حضور ﷺ کا کرم ہوگا اگر وہ میری مفلسی پر راضی ہو جائیں۔''

حاضرین مجلس یہ بات سن کر بڑے حیران ہوئے اور اب حاسدین یہ کہنے لگے کہ محمد ﷺ سب سے زیادہ مالدار ہو گئے اور خدیجہ ''مفلس ہو گئی حضرت خدیجہؓ نے جب یہ بات سنی تو انہیں بہت بھلی معلوم ہوئی اور اس عار کو اپنے لئے فخر کی بات سمجھی۔

حضور ﷺ حضرت حدیجہؓ کے اس ایثار پر بڑے خوش ہوئے اور دل میں سوچا کہ خدیجہؓ کے اس ایثار میں کیا صلہ دوں؟

اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ فرماتے ہیں کہ:

''خدیجہؓ کے ایثار کا صلہ ہمارے ذمے ہے۔''

حضور ﷺ ہمیشہ اس صلے کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے اس ایثار کا صلہ کب ظہور میں آتا ہے۔ چنانچہ شب معراج میں جب آپ ﷺ جنت میں گئے تو وہاں ایک عظیم الشان محل دیکھا جس میں انتہا نگاہ تک وہ نعمتیں موجود تھیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کس کے لئے ہے؟

عرض کیا: خدیجہؓ کے لئے۔

حضور ﷺ نے خدیجہؓ سے فرمایا:

''مبارک ہو! خدا نے تمہارے لئے بڑی بہترین چیز جنت میں تیار کر رکھی ہے۔''

(نزہۃ المجالس باب مناقب امہات المومنین ج۲ ص۱۴۰)

حضرت عائشہؓ کا تلاوت قرآن کرتے ہوئے مسلسل رونا

قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں ایک روز صبح کو اٹھا۔ میرا معمول تھا کہ صبح اٹھ کر اول اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جا کر ان کو سلام کر آتا اس روز جو گیا تو دیکھا کہ آپؓ نماز چاشت پڑھ رہی ہیں اور اس میں یہ آیت ﴿فمن الله علينا ووقنا عذاب السموم﴾

''اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور عذاب سموم سے بچا لیا،،

پڑھ پڑھ کر رو رہی ہیں۔ میں کھڑے کھڑے تھک گیا لیکن ان کا وہی حال رہا۔ جب میں نے دیکھا کہ ان کو ابھی دیر ہے تو بازار گیا کہ اول اپنے کام سے فراغت پا لوں تو پھر آؤں گا۔ میں کام کے بعد جو آیا تو پھوپھی جان کو اسی حال میں پایا کہ روتی جاتی تھیں اور دعا مانگتی تھیں اور آیت بالا کو بار بار پڑھتی جاتی تھیں۔ (صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج۲ ص۱۵)

حضرت عائشہؓ کا علم

حضرت موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور ﷺ کی کسی حدیث پاک کے سمجھنے یا کسی دوسرے مسئلے کے سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہؓ سے اس کا حل دریافت کرتے تو آپؓ اس مشکل کو حل فرما دیتیں کیونکہ آپؓ بہت بڑی عالمہ تھیں۔ (مشکوٰۃ ۵۶۶)

ام المومنین حضرت عائشہؓ کی تدبیر

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا، بارش ہوئی نہ تھی لوگ پریشان ہو کر ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے ام المومنین بارش نہیں ہوتی قحط پڑ گیا۔ آپؓ کے پاس حاضر ہوئے ہیں فرمائیں کیا کیا جائے؟

(ام المومنینؓ نے فرمایا، حضور ﷺ کی قبر انور پر جاؤ، قبر شریف کے حجرہ مبارکہ کی جو چھت ہے اس میں سے چند ایک مقامات سے مٹی ہٹا کر روشن دان بناؤ تا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے اور آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگے: آسمان جب قبر انور کو دیکھے گا تو آسمان رونے لگے گا اور بارش ہونے لگے گی۔

ام المومنین کی اس تدبیر پر صحابہ کرام نے عمل کیا اور روزہ شریف کی چھت میں کچھ روشن دان بنائے تو آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگی اور بارش شروع ہو گئی۔ اتنی بارش ہوئی کہ گھاس اگ آئی اونٹ موٹے ہو گئے اور ان میں اتنی چربی اور گوشت پیدا ہو گیا گویا وہ موٹاپے سے پھٹنے لگے اس سال کا نام ارزانی (کثرت والا مال) رکھا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۳)

حضرت عائشہؓ کی سخاوت

ایک دن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آپؓ کی طرف دو بورے مال کے بھیجے ام ذرۃ فرماتی ہیں کہ اس میں ایک لاکھ اسی ہزار درہم تھے آپؓ نے ایک طباق منگایا اور بھر بھر کر لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا جب شام ہوئی تو ان کے پاس ایک درہم نہ تھا شام کو کہا کہ کچھ افطاری کے لئے لے کر آؤ تو خادمہ روٹی اور زیتون لے کر آئی۔

اور ام ذرۃ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آج کے درھموں میں سے آپ کچھ رکھ لیتیں تا کہ گوشت خرید ۔ یطار کرتیں اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم پہلے مجھے یاد دلاتیں، اب کہنے سے کیا ہوتا ہے۔

حضرت عروہؓ سے نقل ہے کہ ایک موقع پر حضرت عائشہ نے ستر ہزار درہم تقسیم کئے اور وہ خود بھوکی تھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ کے حضرت ابوبکرؓ کی یاد میں عجیب اشعار

جب ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عائشہؓ انکی قبر پر کھڑی ہو گئیں۔ پھر فرمایا:

"اللہ جل شانہ آپ کا چہرہ تروتازہ و خوش رکھے اللہ آپ کی سعی کا بہتر بدلہ دے
آپ نے دنیا سے پیٹھ پھیر کر دنیا کو ذلیل کر دیا
آخرت کی طرف منہ کر کے آخرت کو عزت دیدی
اگر چہ رسول ﷺ کے بعد بہت بڑے واقعات ہوئے
آپکے بعد بہت بڑی مصیبتیں آئیں۔
اللہ کی کتاب میں اچھے صبر پر اچھے عوض دینے کا وعدہ کیا گیا ہے
میں اللہ کے اس وعدے پر یقین کر کے صبر کرتی ہوں
اور میں آپ کے لئے استغفار کرتی رہوں گی
بعض لوگ تو دنیا کے لئے کھڑے ہوتے ہیں
آپ نے اپنی تمام کوششیں دین کے لئے صرف کر دی تھیں
جس وقت دین میں جماعتیں متفرق ہو چکی تھیں
اور دین والے پریشان تھے آپ پر اللہ کا ہمیشہ سلام آپؓ کی وفات پر
میں آہ و زاری نہیں کروں گی بلکہ صبر کرتی رہوں گی"۔ (صفحات نیرات من حیاۃ الصحابیات)

بیٹے کی وفات پر حضرت ام سلیمؓ کا صبر

حضرت ابوطلحہؓ کا ام سلیمؓ سے ایک بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا تو ام سلیم نے گھر والوں کو کہا: کہ ابوطلحہ کو خبر نہ دینا میں خود خبر دوں گی جب ابوطلحہ گھر آئے تو کھانا کھایا اور اس کے بعد وظیفہ زوجیت ادا کیا۔ جب ام سلیم نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو چکے ہیں تو کہا: ابوطلحہ اگر کوئی قوم آپ کو کوئی چیز امانت دے اور اسکے بعد واپس لے لے تو کیا آپ ان کو منع کریں گے؟!

انہوں نے کہا نہیں۔

آپؓ نے فرمایا، پھر آپ کا بیٹا فوت ہو چکا ہے، ثواب کی نیت کریں۔

ابوطلحہ گئے اور جا کر سارے واقعے کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی حضور ﷺ نے برکت کی دعا دی۔

حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی پھر حاملہ ہو گئی ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے ام سلیم بھی ساتھ تھیں حضور ﷺ جب مدنیہ آئے تو راستے میں رک گئے جب مدنیہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو درد شروع ہو گیا ابوطلحہؓ نے ان کو روک لیا جب حضور ﷺ چلے تو ابوطلحہؓ نے کہا:

کہ اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ مجھے پسند ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلوں اور انہیں کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوں اور میں جو ثواب کی نیت کرتا ہوں آپ جانتے ہیں۔

ام سلیم نے کہا جو کچھ مجھے ہوا پس وہ ہوا پھر وہ دونوں چلے اور ام سلیم سے جب بچہ پیدا ہوا تو ابوطلحہ نے اپنی بیوی سے فرمایا:

کہ اس بچے کو دودھ نہ پلانا میں اس کو حضور ﷺ کے حضور پیش کروں گا جب صبح ہوئی تو میں اس کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں گیا آپ ﷺ کے پاس وسیم تھا جب مجھے دیکھا تو فرمایا:

کہ ام سلیم کے ہاں بچہ ہوا ہے۔

میں نے عرض کیا: جی!

آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں رکھا اور مدینہ کی کھجور منگوائی۔ اسکو چبایا وہ جب بالکل نرم ہو گئی تو اس کو بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے اس کو چوسنا شروع کر دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا انصار کے بچوں کی کھجور سے محبت کو دیکھو۔

حضور ﷺ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

راوی کہتا ہے میں نے اس کی نسل سے نو افراد کو مسجد میں دیکھا جو قرآن پڑھ رہے تھے۔ یہ ساری برکت اسی کھجور کی وجہ سے تھی جو رسول اللہ ﷺ نے اس کے منہ میں ڈالی تھی۔

(بخاری۔ فتح الباری)

حضرت امامہؓ کی بار بار شہادت کی چاہت

موجودہ زمانے میں روزے نہ رکھنے میں بھی ہزاروں بہانے ڈھونڈ لئے جاتے، لیکن حضرت امامہ کا یہ حال تھا کہ نبی کریم ﷺ سے بار بار شہادت کی درخواست کرتی تھیں لیکن آپ ﷺ نے اسلامتی کی دعا فرمائی۔ آخر میں حضرت امامہؓ نے فرمایا کہ ایسے عمل کی ہدایت فرمائیں کہ خدا مجھے اس سے نفع دے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے روزہ کا حکم دیا اور حضرت امامہؓ نے روزہ کا التزام کر لیا۔ ان کے اس عمل میں ان کے خادم اور ان کی بیوی نے بھی شرکت فرمائی اور روزہ ان کے گھر کی امتیازی علامت بن گیا۔ اگر کسی دن ان کے گھر میں دھواں اٹھتا تو معلوم ہوتا کہ آج ان کے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے ورنہ اس گھر میں دن کا کھانا کیونکر پک سکتا ہے۔

(اسوہ صحابیات ص ۹ بحوالہ مسند احمد بن حنبل ۵/۲۵۵)

ایک بڑھیا کا حسن طلب

حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ معروف صحابی ہیں اور ایک زمانے تک مصر کے گورنر رہے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بڑھیا ان کے پاس آئی اور کہنے لگی:

''مجھے یہ شکایت ہے کہ میرے گھر میں کیڑے مکوڑے کم ہیں''۔

حضرت قیس نے فرمایا کے کیا خوب کنایا ہے اس کا گھر، روٹی، گوشت، گھی اور کھجور سے بھر دو۔

حضرت ام درداؓ کی عجیب نصیحتیں

بنی تمیم کے ایک بزرگ جن کو ابو ہرار کہا جاتا تھا، بیان کرتے ہیں کہ:

مجھے ام درداؓ نے کہا کہ میت تختے پر کیا کہتی ہے تم کو معلوم ہے؟

کیا میں بتاوں، میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا کہ میت کہتی ہے:

اے گھر والو! اے پڑوسیو! اے چارپائی اٹھانے والو!

''تمہیں دنیا دھوکے میں نہ ڈال دے جس طرح مجھے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور دنیا تمہارے ساتھ نہ کھیلے جس طرح میرے ساتھ کھیلتی رہی میرے گھر والوں نے میرا کچھ بھی بوجھ نہیں اٹھایا، اگر اس دن میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اللہ سے تعلق اور محبت پیدا کرو۔''

(صفحات تیراث من حیاۃ السابقات)

حضرت حمنہؓ کو نماز کا شوق

حضرت حمنہؓ بنت جحش کو نماز پڑھنے کا اتنا شوق تھا کہ ہر وقت نماز میں مصروف رہتی تھیں اور جب تھک جاتی تھیں تو مسجد کے ستون میں ایک رسی باندھ رکھی تھی اس سے لپٹ جاتی تھیں تا کہ کسلمندی جاتی رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ:

''ان کو نماز صرف اس قدر پڑھنا چاہیے جتنا ان کے بس میں ہو۔ چنانچہ یہ فرما کر آپ ﷺ نے وہ رسی کھول دی۔'' (مسند احمد حنبل ۶/۹۹)

حضرت حسینؓ کی بیوی کا عجیب جواب

ارباب بنت امراء القیس بن عدی حضرت حسینؓ کی بیوی تھیں۔ جب آپؓ شہید ہو گئے تو ان کو پیغام نکاح دیا گیا تو انہوں نے کہا:

''کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو خسر نہیں بنانا چاہتی۔'' (روضۃ الصحین۔ ۳۰/۲۸)

حضرت ناجیہؓ نے ایک سو بارہ عورتوں کو مسلمان کیا

حضرت ناجیہؓ انصار کے گھرانے بنو اسلم کی بہت حسین قابل لائق فائق خاتون تھیں۔ ہر ماہ دو مرتبہ مختلف قبائل میں سفر کر کے خواتین کو اسلام کی دعوت دیتی تھیں۔ انکی تقریر بڑی پر اثر ہوتی تھیں۔ کسی بھی قبیلے کی عورت بیمار ہو جاتی اور اس کی تیمارداری کرنے والا اگر کوئی نہ ہوتا تو وہ اس کی خدمت میں لگ جاتیں۔ اسلام کی دعوت دینے کا عشق تھا۔ ایک سو بارہ عوتوں کو مسلمان کیا۔ جنگ یرموک میں تلوار سے لڑیں اس فتح میں ان کی بہادری اور قابلیت کا بڑا دخل تھا۔

قیامت کے حساب سے بچنے کے لئے بیماری

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے آئی اور عرض کیا کہ میں بیمار ہوں آپ ﷺ دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تو چاہے تو میں شفا کی دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کرے اللہ تجھ سے قیامت کے دن حساب کتاب نہیں کرے اس نے کہا کہ میں صبر کروں گی تا کہ اللہ مجھ کو حساب کتاب سے بچا لے۔'' (مشکوٰۃ)

رابعہ بصریہ کا مقام عالی اللہ کے نزدیک

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریہ کہیں جا رہی تھیں کہ کسی نا محرم کو اپنے سامنے دیکھ کر اتنے زور سے خدا کے خوف سے گریں کہ ہاتھ ٹوٹ گیا اسی وقت آپ نے سربسجود ہو کر عرض کیا کہ:

''اے میرے مالک! خوف خدا سے میرا ہاتھ ٹوٹ چکا ہے مجھے کوئی افسوس نہیں میں تیری رضا چاہتی ہوں۔

چنانچہ ندا غیبی آئی کہ:

اے رابعہ! غمگین نہ ہو عنقریب تجھے اپنے صبر و شکر اور حیا و خوف خدا کی وجہ سے وہ مرتبہ حاصل ہوگا کہ مقرب ملائکہ بھی تجھ پر رشک کریں گے۔ یہ سن کر آپ خوشی سے باغ باغ ہو گئیں

حضرت رابعہ بصریؒ کی غذا

مسمعؒ بن عاصم قیسی فرماتے ہیں کہ:

ہم رابعہؒ کے پاس آئے ایک آدمی ان کے پاس چالیس دینار لایا تھا اس آدمی نے کہا کہ آپ ان دیناروں سے اپنی ضروریات پوری کر لیں۔ حضرت رابعہ رو پڑیں اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہا وہ جانتا ہے کہ میں اس سے دنیا کے بارے میں سوال کرتے ہوئے شرماتی ہوں حالانکہ وہ مالک ہے۔ بس کس طرح میں اس آدمی سے لے لوں جو آدمی مالک نہیں یہ کہا اور اس تھیلی کو واپس کر دیا۔ (صفحات تیراث من حیاۃ السابقات)

حضرت رابعہ بصریؒ کی چادر چور چوری نہ کر سکا

ایک دن حضرت رابعہ بصریؒ کو تھکان کی وجہ سے نماز ادا کرتے ہوئے نیند آ گئی اس دوران ایک چور آپ کی چادر اٹھا کر فرار ہونے لگا لیکن باہر نکلنے کا راستہ ہی نظر نہ آیا۔ لیکن چادر اپنی جگہ رکھتے ہی راستہ نظر آ گیا۔ اس نے بوجہ حرص پھر چادر اٹھا کر فرار ہونا چاہا تو پھر راستہ نظر

آنا بند ہو گیا۔

غرض کہ اس نے کئی مرتبہ اس طرح کیا اور ہر مرتبہ راستہ بند نظر آیا حتیٰ کہ اس چور نے ندا غیبی سنی کہ تو خود کو آفت میں کیوں مبتلا کرنا چاہتا ہے؟

چادر والی نے برسوں سے خود کو ہمارے حوالے کر دیا ہے اور اس وقت سے شیطان تک اس کے پاس نہیں پھٹک سکا پھر کسی دوسرے کی کیا مجال جو چادر چوری کر سکے؟ یاد رکھ اگر چہ ایک دوست محو خواب ہے لیکن دوسرا دوست تو بیدار ہے۔

حضرت عائشہ مکیہؒ کی نصیحت

ابو عبیدۃ قاسم بن سلامؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں گیا تو اکثر میں کعبہ کے کونے میں بیٹھا رہتا تھا۔ کئی مرتبہ میں لیٹ جاتا یا پاؤں پھیلا لیتا۔ میرے پاس عائشہ مکیہؒ جو فضیل کے اصحاب میں سے تھیں اور عابدہ زاہدہ متقی تھیں۔ مجھ سے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ تو عالم ہے ادب کے ساتھ بیٹھو ورنہ اللہ جل شانہ مقربین لوگوں کے دفتر سے تیرا نام کاٹ دے گا۔ (حسن مصادر)

حضرت ابراہیم بن ادھم کی جنت میں رفیقہ حیات

ایک روز ابراہیم ابن ادھم نے جناب الٰہی میں عرض کیا یا رب جنت میں جو عورت میری رفیق ہوگی اسے مجھے دکھا دیجئے۔ چنانچہ خواب میں ان کو دیکھا گیا کے جنت میں جو عورت تمہاری رفیقہ ہوگی وہ نہایت ہی بدصورت اور کالی ہے جس کا نام سلامہ ہے اور فلاں جگہ میں بکریاں چرا رہی ہوگی۔

یہی عورت جنت میں تمہاری رفاقت کرے گی جب ابراہیم نیند سے بیدار ہوئے تو خواب میں بتائی ہوئی جگہ کی طرف چل نکلے وہاں پہنچ کر دیکھا واقعی ایک کالی عورت بھونڈی سی حالت میں ملی۔

حضرت ابراہیم نے سلام کیا تو عورت نے جواب میں کہا وعلیکم السلام یا ابراہیم کہا۔

یہ سن کر ابراہیم بن ادھمؒ نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کس نے بتایا کہ میں ابراہیم ہوں؟

عورت نے جواب دیا کہ جس نے آپ کو یہ بتایا کہ میں جنت میں آپ کی رفیقہ ہوں گی

یہ سن کر ابراہیم بن ادہم دنگ رہ گئے اور اس عورت سے کہا کہ خدا کے واسطے مجھے کچھ خاص

نصیحت کیجئے یہ سن کر اس عورت نے کہا اگر محبت الٰہی کا دعویٰ ہے تو اپنے اوپر نیند کو حرام کیجئے اور سجدے اور قیام پر مداومت کیجئے اور دولت سے نہیں عبادت سے دل لگا لیجئے ان باتوں سے آپ محبت الٰہی میں سچے ہو جائیں گے۔

امیہ موصلیہؒ کا جہنم کے خوف سے رونا

ابو ولید فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ جیسی جہنم کے خوف سے رونے والی کسی عورت کو نہیں دیکھا جب آگ کا ذکر ہوتا تو کہتی تھیں:

آگ میں داخل کیے جانے والے لوگ آگ ہی کھائیں گے اور آگ ہی پئیں گے اور اسی میں زندگی گزاریں گے، پھر اتنا روتیں اور یوں تڑپتی تھیں جیسے دانہ ہانڈی میں آگ کے جلنے کے بعد تڑپتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ خوف والی عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔

موقفہ نامی عورت کا ارشاد نبوی ﷺ پر یقین

موصل کی موقفہ نامی خاتون کو فرمان نبوی ﷺ پر اس قدر یقین تھا کہ ایک مرتبہ راستے میں ٹھوکر لگ جانے سے ان کے پیر کے انگوٹھے کا ناخن نکل گیا اور وہ ہنسنے لگیں تو لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کو اتنی چوٹ آئی اس پر بھی آپ ہنس رہی ہیں؟

موقفہ نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ چوٹ آئی ہے لیکن اس تکلیف سے جو ثواب ملے گا اس کی لذت و خیال نے اس زخم کو بھلا دیا۔

(تاریخ ۶ر۳۲۷)

ایک عورت کی حضرت جنید بغدادیؒ کو نصیحت

ایک عورت حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس آ کر کہنے لگی کہ میرا شوہر دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر اس وقت اس کے نکاح میں چار عورتیں نہیں ہیں تو اس کے لئے دوسرا نکاح جائز ہے عورت نے کہا اے جنید اگر غیر مرد کو عورتوں کی طرف دیکھنا جائز ہوتا تو اپنا چہرہ کھول کر آپ کو دکھاتی تا کہ آپ مجھے دیکھ کر کہتے کہ جس کے نکاح میں میرے جیسی خوبصورت عورت ہو

اے میرے سوا دوسری عورت کی طرف رغبت کرنا لائق ہے کہ نہیں؟

حضرت جنیدؒ عورت کی یہ گفتگو سن کے بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا:

میرے ذہن میں اس وقت خیال آیا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر دنیا میں کسی کو مجھے دیکھنا ممکن ہوتا تو میں اپنا حجاب اٹھا کر اس پر ظاہر ہو جاتا کہ وہ مجھے دیکھتا پھر اس وقت معلوم ہوتا کہ جس کا مجھ جیسا رب ہو اس کے دل میں میرے سوا غیر کی محبت ہونا چاہئے کہ نہیں؟

(نزہۃ المجالس باب التوبہ ۲؍۹۱)

حضرت نفیسہ کی وفات کا ایمان افروز واقعہ

حضرت نفیسہ کی وفات کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے کہا کہ وہ رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں کہ اچانک ضعف غالب ہوا اور نبض ڈوبنے لگی۔ سب نے اصرار کیا کہ روزہ توڑ ڈالیں لیکن انہوں نے فرمایا:

''تیس سال سے میری یہ آرزو تھی کہ میں روزے کی حالت میں اپنے خالق کے حضور جاؤں اب یہ آرزو پوری ہونے کو ہے تو روزہ کیوں توڑوں۔''

یہ فرما کر قرآن کریم کی آیات پڑھتے پڑھتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

ہر حال میں راضی ہونے والی عورت

بنی اسرائیل کے قصوں میں ہے کہ ایک عابد نے اللہ کی عبادت ایک مدت تک کی اس کو خواب میں دیکھا گیا کہ فلاں بکریاں چرانے والی عورت جنت میں تیری رفیق ہوگی عابد نے اٹھ کر اس عورت کا نشان پوچھا کر اس کو تلاش کیا اور تین دن اس کے ہاں مہمان رہا تا کہ اس کا عمل دیکھے عابد خود تو رات کو کھڑے رہتے اور وہ سو جاتی دن کو یہ روزے رکھتے اور وہ افطار کرتی اس عورت سے پوچھا تیرا عمل اس کے سوا اور کچھ بھی ہے؟

عورت نے کہا اور تو کچھ نہیں یہی ہے جو تم نے دیکھا عابد نے کہا یاد کرو کوئی اور بھی عبادت ہے اس نے کہا ایک چھوٹی سی خصلت مجھ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر میں بیمار ہوتی ہوں تو یہ تمنا نہیں ہوتی کہ تندرست ہو جاؤں اور اگر دھوپ میں ہوں تو سائے کی تمنا نہیں ہوتی۔

آخرت سے ڈرنے والی ایک عورت کی باتیں

بصرہ کی ایک خاتون رات کی تنہائی میں اپنی دعاؤں میں فرماتیں:

''یاالٰہی کیا تو ایک ایسے دل کو آگ میں جلائے گا جو دن رات تیری محبت سے سرشار ہو

ابو القاسم قشیری فرماتے ہیں کہ ایک رات وہ خاتون یہی کہہ رہی تھی کہ ان کو ایک آواز سنائی دی:

''ہمارا یہ شیوہ نہیں ہے ہم سے بدگمان نہ ہو انہی خاتون کے پاس ایک مرتبہ سفیان ثوری تشریف لے گئے اور فرمایا اف کثرت غم اس پر خاتون نے فرمایا:

''اے سفیان جھوٹ مت بولو، اگر آخرت کی فکر کا پورا پورا غم ہو تو تمہارے لئے سانس تک لینا دشوار ہو جائے۔''

دین دار خاتون کی اپنے شوہر کو نصیحت

ابو جعفر سائح کہتے ہیں کہ ایک خاتون بہت دین دار تھیں ان کے شب و روز یاد خدا میں صرف ہوتے تھے۔ اپنے شوہر سے کہا کرتیں اٹھو کب تک نیند کے مزے لیتے رہو گے خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ یہ مدہوشی کب تک رہے گی نیز یہ بھی کہتی:

آپ کو خدا کی قسم ہے رزق حلال طریقے سے کمایئے اپنی ماں کی خدمت کیجئے، رشتہ داروں کی خبر گیری کیجئے ورنہ اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہو جائے گا۔

ماں کے قدم چومنے کی وجہ سے اللہ راضی ہو گیا

ایک روز ایک شخص نے ابو اسحاق سے ذکر کیا کہ رات کو خواب میں میں نے آپ کی داڑھی یاقوت اور جواہر سے آراستہ دیکھی ابو اسحاق فرمانے لگے تو نے سچ کہا رات میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے یہ اس کی برکت ہے پھر ایک حدیث سنائی کہ:

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے لوح محفوظ پر یہ لکھ دیا ہے کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، انی انا اللہ لا الہ الا انا من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض۔

یعنی میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس شخص کے والدین اس سے راضی ہوں گئے میں بھی اس سے راضی ہوں

بکری کا دودھ اور شہد دینا

شیخ ابوالربیع مالکیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک بستی میں ایک عورت بہت صالح اور خدا پرست ہے اگر چہ میری عادت کسی عورت کی زیارت کی نہ تھیں لیکن اس کی کرامت کی شہرت نے مجھے اس کی زیارت کرنے پر مجبور کیا۔ وہ ولیہ فضہ کے نام سے مشہور تھی القصہ میں نے شہر میں جا کر اس کی یہ کرامت سنی کہ اس کے پاس ایک بکری ہے جو دودھ اور شہد دیتی ہے۔

میں ایک نیا پیالہ خرید کر اسکے پاس گیا جا کر سلام کیا، سلام کے بعد عرض کیا کہ میں آپ کی بکری کی برکت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اس نے وہ بکری مجھے دے دی میں نے اسکو دوہا تو وقعی وہ دودھ اور شہد دیا یہ عجیب وغریب واقعہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہوئی میں ہنے کہا یہ بکری تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟

کہا کہ اس کا قصہ اس طرح سے ہے کہ ہمارے پاس ایک بکری تھی اور ہم لوگ محتاج اور فقیر تھے کچھ ہمارے پاس نہ تھا عید کا روز جب آیا تو میرے شوہر نے جو ایک مرد صالح تھا کہا کہ ہم آج اس بکری کو ذبح کرتے ہیں میں نے کہا اس بکری کو ذبح نہ کرو کیونکہ قربانی ہمارے ذمہ فرض تو نہیں ہے اگر ہم نہیں کریں گے تو ہمیں اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہم کو اس بکری کی احتیاج رہتی ہے۔

القصہ یہ بات میرے شوہر کو پسند آئی اور بکری ذبح نہ کی ایسا اتفاق ہو کہ ہمارے ہاں ایک مہمان آ گیا میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ آج مہمان آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مہمان کی مدارت کا حکم دیا ہے اس لئے مناسب ہے کہاس بکری کو ذبح کر ڈالو۔

جب ہم نے اس بکری کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو خیال آیا کہ اس کے ننھے سے بچے اسے ذبح ہوتے دیکھ کر سخت غمگین ہوں گے اس لئے میں نے شوہر سے کہا کہ اس کو باہر لے جاؤ اور دیوار کے پیچھے ذبح کر لاؤ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ دیوار پر ایک بکری کھڑی ہے میں سمجھی کہ شاید قابو میں نہیں آئی اور بھاگ کر چلی آئی میں اس کو دیکھنے کے لئے تو دیکھا کہ میرا

شوہر اس بکری کی کھال کھینچ رہا ہے میں نے اس دوسری بکری کا قصہ بیان کیا شوہر نے کہا کیا عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے اچھی بکری ہم کو عطا فرمائی ہو۔ دیکھا کہ وہ نئی بکری دودھ اور شہد دیتی ہے مہمان کی مدارت کی وجہ سے اللہ نے ہم کو یہ برکت عطا فرمائی ہے پھر اس عورت نے معتقدین سے خطاب کر کے فرمایا کہ:

بیٹو! یہ بکری تمہارے قلوب میں چرتی ہے اگر تمہارے دل پاکیزہ ہوں گے تو اسکا دودھ بھی عمدہ ہوگا اور اگر تمہارے قلوب میں کچھ تغیر ہوگا تو دودھ میں بھی خرابی ہوگی۔ اسلئے تمہیں چاہیے کہ اپنے دلوں کو سنوارو۔ (کرامات اولیا)

ماں کی بدعا

عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گے اور تحقیق کے لئے چلے تا کہ اس کو دیکھے۔ ان کو ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جسؑ نے ہمیں بیدار کیا لیکن ہم تیرے ہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ وہ میرا بیٹا تھا اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا، یا حمارہ (گدھیا)۔

اسکی یہ عادت تھی میں نے اس کے حق میں یہ بدعا کی کہ یا اللہ اسے گدھا کر دے چنانچہ ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے اس کے بعد ان مسافروں نے ان سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تا کہ ہم اس کو دیکھیں پھر یہ لوگ اسکے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے۔ (نوادر قلیوبی)

ایک عورت کا اپنے شوہر سے عجیب کلام

ایک عورت نے جب اپنے شوہر کو پریشان دیکھا تو کہا کہ تجھے کس چیز کا غم ہے اگر دنیا کا ہے تو خدا تجھے اس سے فارغ کر دے اور اگر آخرت کا ہے تو اللہ اس کو زیادہ کر دے

(روضۃ الجنین ۲۵۰)

چھ باتیں

ایک بزرگ سے کسی نے کہا۔ حضرت! مجھے کچھ نصیحت کریں، بزرگ نے جواب میں کہا!

۱۔ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو تو اللہ کی دی ہوئی روزی نہ کھاؤ کیونکہ یہ بات تمہیں زیب نہیں دیتی کہ جسکی روزی کھاؤ اسکی نافرمانی بھی کرو۔

۲۔ جب گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی کائنات سے نکل کر کرو، کیونکہ یہ بات مناسب نہیں کہ اس کے ملک میں رہو اور اسکی نافرمانی بھی کرو۔

۳۔ گناہ ایسی جگہ کرو جہاں وہ دیکھ نہ سکے کیونکہ جب رزق اسکا کھاتے ہو رہتے بھی اسکے ملک میں ہو تو اسکے سامنے گناہ کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۴۔ جب موت کا فرشتہ آئے تو اُسے کہہ دینا ذرا توبہ کرنے کی مہلت دے دو۔ بھلا موت کا فرشتہ کیوں مہلت دینے لگا۔ جواب میں بزرگ نے کہا۔ تب اسکے آنے سے پہلے پہلے توبہ کرلو!

۵۔ جب قبر مین منکر نکیر آئے تو انہیں باہر نکال دینا! اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے، بزرگ بولے اگر یہ ممکن نہیں تو ان کے آنے سے پہلے جواب کی تیاری کرلو۔

۶۔ قیامت کے دن جب حساب کتاب کے بعد گناہ گاروں کو دوزخ میں بھیجا جائے گا، اس وقت دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا اس نے کہا! وہ بھلا میری مانیں گے فرمایا" تب گناہ مت کرو"۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین علامہ ابو اللیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ ہنسنا کیسا ہے؟

ایک بار حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے۔ وہ ہنس رہا تھا فرمایا! اے بیٹا کیا تم پُل صراط سے گزر چکے ہو؟

اس نے کہا نہیں پوچھا" کیا تمہیں یہ معلوم ہو چکا کہ کہ تم جنت میں ہی جاؤ گے کہا نہیں فرمایا" پھر یہ ہنسنا کیسا ہے۔ اس کے بعد اس نوجوان کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا"۔

(بحوالہ گلدستہ حکایات)

سارا قرآن

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے" میں اسٹیشن پہنچوں، گاڑی چلنے کیلئے تیار کھڑی ہو"۔ میرا ایک قدم پائیدان پر ہو اور دوسرا قدم پلیٹ فارم پر ہو، گارڈ سیٹی دے چکا ہو گاڑی چلنے لگے ایک آدمی دوڑتا ہوا آئے اور پکارے احمد علی، احمد علی اللہ کا قرآن سمجھا کے جا۔ فرماتے تھے میرا دوسرا قدم پائیدان پر بعد میں پہنچے گا میں آنے والے کو پورا قرآن سمجھا کے جاؤنگا۔

کسی نے پوچھا مولانا قرآن کے تیس پارے پائیدان پر کیسے سمجھائیں گے۔ فرمایا: "ہاں قرآن کا خلاصہ تین چیزیں ہیں، رب کو راضی کرو عبادت کے ساتھ، شاہ عرب ﷺ کو راضی کرو اطاعت کے ساتھ، اللہ کی مخلوق کو راضی کرو خدمت کے ساتھ۔ عبادت اللہ کی، اطاعت نبی ﷺ کی، خدمت خلق خدا کی۔ یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔" (بحوالہ حضرت لاہوری کے حیرت انگیز واقعات)

لڑکے کی خواہش

بخارا کا ایک بادشاہ کسی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ شاہی طبیب نے بہت علاج کیا لیکن مرض کی شدت میں کمی نہ آئی چنانچہ شاہی طبیب نے اعلان کرادیا کہ جو شخص بادشاہ کا علاج کرے گا، اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ اعلان سُن کر بہت سے لوگ علاج کرنے کی غرض سے آئے، لیکن کامیاب نہ ہو سکے، آخر ایک دن سترہ سال کی عمر کا لڑکا دربار میں حاضر ہوا، اس نے بادشاہ کا علاج کرنے کی خواہش ظاہر کی، شاہی طبیب اسے دیکھ کر بولا: "بڑے بڑے حکیم بادشاہ کا علاج کر کے تھک گئے تم تو ابھی لڑکے ہو"۔ یہ سُن کر لڑکے نے کہا!" میں تو اتنا جانتا ہوں کہ کوئی مرض لا علاج نہیں"۔ آخر اسے علاج کی اجازت مل گئی۔ علاج شروع ہوا۔

لڑکے کے علاج سے بادشاہ کے مرض میں کمی آتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ وہ بہت خوش ہوا اس نے لڑکے سے کہا: مانگو کیا مانگتے ہو:

اب ہر شخص کے ذہن میں تھا کہ یہ لڑکا ہیرے جواہرات مانگے گا، یا آدھی سلطنت کا مطالبہ کرے گا۔ لیکن لڑکے نے کہا:

''بادشاہ سلامت آپ مجھے اپنی لائبریری سے چند عظیم کتابیں پڑھنے کیلئے دے دیں''۔
لڑکے کی خواہش سن کرسب حیران رہ گئے یہ سترہ سالہ لڑکا بعد میں عظیم مشہور طبیب بوعلی سینا بنا۔ (بحوالہ اطباء کے حیرت انگیز واقعات)

حکمت بھری باتیں

۱۔ گفتگو ختم کرنے کا بہترین وقت وہی ہے جب دوسرا آپ کی ہر بات پر سر ہلانا شروع کردے۔

۲۔ جو تمھیں بُرے نتیجے سے ڈرائے وہی تمھارا خیر خواہ ہے۔

۳۔ جو لوگ تعریف کے بھوکے ہوتے ہیں وہ باصلاحیت نہیں ہوتے۔

۴۔ لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ (بحوالہ اقوال حکمت)

بدترین ناکامی

امتحان سے پہلے ہی تمام پرچے آؤٹ کردیئے جائیں اور پیپرز میں آنے والے سوال بھی بتادیئے جائیں۔ یہی نہیں بلکہ سوالات کے جوابات بھی بتادیئے جائیں اسکے باوجود انسان فیل ہوجائے تو اس سے بڑھکر اور بدقسمتی کیا ہوگی بالکل یہی حال آخرت کے دن کا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اسے کل امتحان دینا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کے کرم کی انتہاء دیکھئے کہ پوچھے جانے والے تمام سوالات اور انکے جوابات مرنے سے پہلے ہی بتادیئے گئے ہیں۔ اگر سب جانتے ہوئے بھی انسان فیل ہوجائے تو اسے کیا کہیں گے، بدترین ناکامی۔

(بحوالہ کتاب زندگی مولانا وحیدالدین خان)

محل کا نقص

خلیفہ مہدی نے ایک نیا محل تعمیر کروایا اور حکم نامہ جاری کیا کہ کسی کو اس محل کے نظارے سے نہ روکا جائے۔ وجہ یہ تھی کہ محل کا نظارہ کرنے والے یا تو دوست ہونگے یا دشمن ہونگے۔ اگر دوست ہوں گے تو محل کی آرائش زیبائش دیکھکر یا تو خوش ہونگے اور دوست کی خوشی ہی مطلوب ہوتی ہے اگر دشمن ہونگے تو رنج اور تکلیف اٹھائینگے اگر دشمن اس محل میں کوئی نقص

نکالیں گے تو اگر واقعتاً اسمیں وہ نقص ہوا تو ہمیں اس کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ الغرض لوگ آتے رہے دیکھتے رہے کسی نے واہ کی اور کوئی آہ کرکے چل دیا۔ نظارہ کے دوران ایک فقیر پراگندہ حال بھی آیا خلیفہ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا۔ اس محل میں دو نقص ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اس میں ہمیشہ نہ رہیں گے۔ دوسرا یہ کہ یہ محل ہمیشہ نہ رہے گا۔
خلیفہ مہدی اس بات سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ محل غرباء اور فقراء کیلئے وقف کردیا۔

بہت سی مرتبہ ہم نے دیکھا
جنکا معیش بدن تھا معطر کفن تھا
جو قبر کہن اکھڑی تو دیکھا
نہ عضو بدن تھا نہ تار کفن تھا

اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ کے امتیازات

وہ پہلی عورت جنہوں نے حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کا اقرار کیا:

☆ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی۔
☆ پہلی خاتون جو امّ المومنین کے لقب سے ملقب ہوئی۔
☆ جنہوں نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔
☆ جن سے حضور ﷺ کی پہلی اولاد ہوئی۔
☆ جنھیں پہلے جنت کی بشارت ملی۔
☆ جنھیں سب سے پہلے رب کا سلام ملا۔
☆ ایمان والیوں میں پہلی عورت تھی جنھوں نے حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔
☆ پہلی خاتون ہے جن سے حضور ﷺ نے نکاح فرمایا۔
☆ سب سے پہلے جن کی قبر میں حضور ﷺ اُترے۔
☆ واحد خاتون تھی جنکی زندگی میں حضور ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔
☆ جن سے حضور ﷺ کے تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ وفات کے بعد بھی انکی

سہیلیوں کو ھدیہ بھجواتے تھے۔
جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا:
''تمام دنیا کی بیبیوں میں سے چار بیبیاں سب سے اچھی ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ چوتھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا''۔
(بحوالہ مثالی خواتین)

ایثار و ہمدردی

مشہور تاریخ دان امام واقدیؒ کا بیان ہے:
ایک مرتبہ مجھے بڑی مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ فاقوں تک نوبت پہنچی، گھر سے اطلاع آئی کہ عید کی آمد آمد ہے۔ اور گھر میں کچھ نہیں، بڑے تو صبر کرلیں گے، لیکن بچے مفلسی کی عید کیسے گزاریں گے۔ یہ سن کر میں ایک تاجر کے پاس قرض لینے گیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گیا اور بارہ سو درہم کی سربمہر ایک تھیلی میرے ہاتھ میں تھمادی۔ میں گھر آیا۔ ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ میرا ایک ہاشمی دوست آیا۔ اس کے گھر بھی افلاس و غربت نے ڈیرہ ڈالا تھا۔ وہ مجھ سے قرض مانگنے آیا تھا۔ میں نے گھر جاکر اہلیہ کو قصہ سُنایا: کہنے لگی!
''کتنی رقم دینے کا ارادہ ہے؟''
میں نے کہا: ''تھیلی کی رقم نصف تقسیم کرلیں گے۔ اسطرح دونوں کا کام چل جائے گا''۔
کہنے لگی: ''بڑی عجیب بات ہے۔ آپ ایک عام آدمی کے پاس گئے، اس نے آپ کو بارہ سو درہم دئے اور آپ اس سے ایک عام آدمی کے عطیہ کا نصف دے رہے ہیں، آپ اسے پوری تھیلی دیدیں''۔
چنانچہ میں نے وہ تھیلی کھولے بغیر سربمہر اس کے حوالے کردی۔ وہ تھیلی لیکر گھر پہنچا تو وہ تاجر دوست اس کے پاس گیا اور کہا:
''عید کی آمد آمد ہے گھر میں کچھ نہیں، کچھ رقم قرض چاہیے''۔

ہاشمی دوست نے وہی تھیلی سربمہر اس کے حوالے کردی۔ اپنی ہی تھیلی اسی طرح سربمہر دیکھکر اسے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ وہ تھیلی ہاشمی دوست کے ہاں چھوڑ کر میرے پاس آیا۔ میں نے اسے پورا واقعہ سنایا۔ درحقیقت تاجر کے پاس بھی اس تھیلی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ وہ سارا مجھے دے چکا تھا۔ اور خود قرض لینے ہاشمی کے پاس چلا گیا ہاشمی نے جب وہ حوالے کرنا چاہی تو راز کھل گیا۔ ایثار و ہمدردی کے اس انوکھے واقعہ کی اطلاع وزیر یحیٰی بن خالد کے پاس پہنچی تو وہ دس ہزار دینار لے کر آئے۔ کہنے لگے:
''ان میں دو ہزار آپ کے، دو ہزار آپ کے ہاشمی دوست کے اور دو ہزار تاجر دوست کے اور چار ہزار آپ کی اہلیہ کے ہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ اعزاز کے قابل ہیں''۔ (تاریخ بغداد، جلد ۳، صفحہ ۲)

ابلیس کا مال

ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے مُلاقات ہوئی آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا لادے لے جا رہے ہو؟ ابلیس نے جواب دیا یہ مال تجارت ہے اس کے لئے خریداروں کی تلاش میں لے جا رہا ہوں۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کیا مال تیرے پاس ہے۔ ابلیس نے اس مال کی تفصیل جوان پانچ گدھوں پر لدا ہوا تھا بتائی کہ:

(۱) اس میں ظلم ہے اس کو میں سلاطین کو فروخت کرونگا۔
(۲) اس میں کبر (اپنے کو بڑا سمجھنا) ہے اس کو سوداگر اور جوہری خریدینگے۔
(۳) اس میں حسد بھرا ہوا ہے اسکے خریدار علماء ہیں۔
(۴) اس میں خیانت بھری ہوئی ہے جس کو میں تاجروں کے کارندوں کو فروخت کرونگا۔
(۵) اس میں مکر و فریب ہے اس کو میں عورتوں کو فروخت کرونگا۔

(بحوالہ اتحاف الاخیار)

حضرت رابعہ بصریہ سے سوال جواب

حضرت رابعہ بصریہؒ کا جب انتقال ہوا اور قبر میں فرشتوں نے سوال کیا کہ:

مَنْ رَّبُّکَ وَ مَا دِیْنُکَ

توانہوں نے فرمایا: تمھارے سوال کا جواب تو میں بعد میں دونگی پہلے تم میرے سوال کا جواب دو کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟

کہا: آسمان سے۔

کہا آسمان وزمین کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے؟

کہا پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

فرمایا: تم خدا تعالیٰ کو نہیں بھولے، فرشتوں نے کہا ہم خدا تعالیٰ کو نہیں بھولے،

فرمایا جب تم اتنی دور سے چل کر بھی نہیں بھولے تو کیا تمھارا یہ گمان ہے کہ رابعہ زمین سے چار گز نیچے آکر خدا تعالیٰ کو بھول گئی ہوگی۔ حالانکہ زمین پر ایک ساعت بھی میں اس سے غافل نہیں رہی یہ سُن کر فرشتے متعجب رہ گئے۔ (بحوالہ حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات صفحہ ۴۳)

صبر نے اس کی جان لے لی

ایک شخص امام ابوحنیفہ کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے انکے گھر پہنچ گیا۔ دروازے پر دستک دی۔ امام صاحب باہر تشریف لائے اس نے سوال کیا امام صاحب کیا آپ کے والد کا انتقال ہو چکا ہے؟ امام صاحب نے فرمایا جی ہاں!

اس نے کہا کیا آپکی والدہ زندہ ہے! آپ نے فرمایا! ہاں زندہ ہے! یہ سن کر اس نے کہا! میں نے سُنا ہے کہ آپ کی والدہ بڑی حسینہ جمیلہ ہیں اس لیے ان سے نکاح کرنے آیا ہوں آپ انکا نکاح میرے ساتھ کردیجئے۔

امام صاحب نے دل میں بہت ناراض ہوئے لیکن اللہ والے انسان تھے غصہ کا اظہار نہ فرمایا: بلکہ صبر کا گھونٹ بھر کر فرمایا:

میری والدہ عاقلہ بالغہ ہے انہیں اپنے نکاح کا اختیار ہے میں زبردستی نہیں کرسکتا، البتہ ان سے پوچھ سکتا ہوں۔ آپ پوچھنے کیلئے مڑے ہی تھے کہ پیچھے سے چیخ سنائی دی مُڑ کر دیکھا تو وہ شخص تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا۔ کسی نے کہا: ابوحنیفہ کے صبر نے اسکی جان لے لی۔"

(بحوالہ امام ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات)

حُفاظ کرام کے ادب کا انعام

مدینہ شریف کے مولانا آفتاب عالم نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا بدر عالمؒ کے حالات میں بیان کیا ہے کہ:

"میرے والد کی قبر کو سعودی حکومت نے چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھودا تا کہ ان کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے لیکن دیکھا کہ حضرت صحیح سالم موجود ہیں۔ جسم میں ذرا بھی تبدیلی نہ آئی تھی۔ جیسے ابھی ابھی دفن ہوئے ہوں اور کفن پُرانا بھی نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہو"۔

ان کو یہ مقام کیسے ملا! مولانا آفتاب عالم صاحب نے کہا: میرے والد صاحب کا ایک خاص عمل تھا کہ وہ حافظ قرآن بچوں کی طرف کبھی پیر نہیں کرتے تھے اگر چہ بوڑھے تھے بڑے عالم تھے۔ وہ اس عمل کی وجہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے اُدھر پاؤں نہیں کرنا چاہیے تو جس کے سینہ میں قرآن مجید ہے، اس کی طرف پاؤں کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا؟ (بحوالہ ترجمان السنہ)

اورنگزیب کی جوتی

مُلا احمد جیون ہندوستان کے مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے استاد تھے۔ اورنگزیب اپنے استاد کا بہت احترام کرتے تھے۔ اور استاد بھی اپنے شاگرد پر فخر کرتے تھے۔

جب اورنگزیب ہندوستان کے بادشاہ بنے تو انہوں نے اپنے غلام کے ذریعے استاد کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی دن دہلی تشریف لائیں۔ اور خدمت کا موقع دیں۔ اتفاق سے وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ اور مدرسہ کے طالب علموں کو چھٹیاں تھیں۔ چنانچہ انہوں نے دہلی کا رُخ کیا۔

استاد اور شاگرد کی ملاقات عصر کی نماز کے بعد دہلی کی جامع مسجد میں ہوئی۔ استاد کو اپنے ساتھ لیکر اورنگزیب شاہی قلعے کی طرف چل پڑے۔ رمضان کا سارا مہینہ اورنگزیب اور استاد نے اکٹھے گزارا۔ عید کی نماز اکٹھے ادا کرنے کے بعد ملا احمد جیون نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا بادشاہ نے جیب سے ایک جوتی نکال کر اپنے استاد کو پیش کی۔ استاد نے بڑی خوشی سے نذرانہ قبول کیا۔ اور گھر کی طرف چل پڑے۔

اس کے بعد اورنگزیب دکن کی لڑائیوں میں اتنے مصروف ہوئے چودہ سال تک دہلی آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ جب وہ واپس آئے تو وزیرِ اعظم نے بتایا ملا احمد جیون ایک بہت بڑے زمیندار بن چکے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو ان سے لگان وصول کی جائے یہ سن کر اورنگزیب حیران رہ گئے۔ کہ ایک غریب استاد کس طرح زمیندار بن سکتا ہے۔ انہوں نے استاد کو ایک خط لکھا ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ملا احمد جیون پہلے کی طرح رمضان کے مہینہ میں تشریف لائے۔ اورنگزیب نے بڑی عزت کیساتھ انہیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ مُلا صاحب کا لباس، بات چیت اور طور طریقے پہلے کی طرح سادہ تھے۔ اس لیے بادشاہ کو ان سے بڑا زمین دار بننے کے بارے میں کچھ پوچھنے کا حوصلہ نہ ہو سکا۔ ایک دن ملا صاحب خود کہنے لگے:

آپ نے جو چونی دی تھی وہ بڑی بابرکت تھی۔ میں نے اس سے بنولا خرید کر کپاس کاشت کی خدا نے اس میں اتنی برکت دی کہ چند سالوں میں سینکڑوں سے لاکھوں ہو گئے۔ اورنگ زیب یہ سن کر خوش ہوئے اور مُسکرانے لگے اور فرمایا: اگر اجازت ہو تو چونی کی کہانی سناؤں مُلا صاحب نے کہا ضرور سنائیں

اورنگ زیب نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ چاندنی چوک کے سیٹھ اتم چند کو فلاں تاریخ کے کھاتے کے ساتھ پیش کرو۔ سیٹھ اتم ایک معمولی بنیا تھا۔ اسے اورنگ زیب کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔ اورنگ زیب نے نرمی سے کہا: آگے آجاؤ اور بغیر کسی گھبراہٹ کے کھاتہ کھول کر خرچ کی تفصیل بیان کرو:

سیٹھ اتم نے اپنا کھاتہ کھولا اور تاریخ اور خرچ کی تفصیل سنانے لگا۔

ملا احمد جیون ؒ اور اورنگ زیب خاموشی سے سنتے رہے ایک جگہ آکر سیٹھ رُک گیا۔ یہاں خرچ کے طور پر ایک چونی درج تھی لیکن اس کے سامنے لینے والے کا نام نہیں تھا۔ اورنگ زیب نے نرمی سے پوچھا:

ہاں بتاؤ یہ چونی کہاں گئی۔

اتم چند نے کھاتہ بند کیا اور کہنے لگا: اگر اجازت ہو تو دردبھری داستاں عرض کروں؟

بادشاہ نے کہا: اجازت ہے۔ اس نے کہا:

اے بادشاہِ وقت! ایک رات موسلادھار بارش ہوئی اور میرا مکان ٹپکنے لگا۔ مکان نیا نیا

بنا تھا۔ اور تمام کھاتے کی تفصیل بھی اسی مکان میں تھی۔ میں نے بڑی کوشش کی، لیکن چھت ٹپکتا رہا۔ میں نے باہر جھانکا تو ایک آدمی لالٹین کے نیچے کھڑا نظر آیا۔ میں نے اسے مزدور خیال کرتے ہوئے پوچھا اے بھائی: مزدوری کرو گے؟

وہ بولا ہاں کیوں نہیں۔ وہ آدمی کام پر لگ گیا اس نے تقریباً تین چار گھنٹے کام کیا، جب مکان ٹپکنا بند ہو گیا تو اس نے اندر آکر تمام سامان درست کیا اتنے میں صبح کی اذان شروع ہو گئی۔ وہ کہنے لگا:

سیٹھ صاحب! آپ کا کام مکمل ہو گیا مجھے اجازت دیجئے، میں نے اسے مزدوری دینے کی غرض سے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک چونی نکلی۔ میں نے اس سے کہا:

اے بھائی ابھی میرے پاس یہی ایک چونی ہے یہ لے اور صبح دکان پر آنا، تمھیں مزدوری مل جائے گی۔ وہ کہنے لگا۔ یہی چونی کافی ہے میں پھر حاضر نہیں ہو سکتا میں نے اور میری بیوی نے اس کی بہت منتیں کیں لیکن وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ دیتے ہو تو یہ چونی دے دو ورنہ رہنے دو۔ میں نے مجبور ہو کر چونی اسے دے دی اور وہ لے کر چلا گیا۔ اور اس کے بعد سے آج تک نہ مل سکا۔ آج اس بات کو پندرہ برس گزر گئے میرے دل نے مجھے بہت ملامت کی کہ اسے روپیہ نہ سہی اٹھنی دے دیتا۔

اس کے بعد اتم چند نے بادشاہ سے اجازت چاہی اور چلا گیا۔ بادشاہ نے ملا صاحب سے کہا:

یہ وہی چونی ہے۔ کیونکہ میں اس رات بھیس بدل کر گیا تھا تاکہ رعایا کا حال معلوم کر سکوں۔ سو وہاں میں نے مزدوری کے طور پر کام کیا۔

ملا صاحب خوش ہو کر کہنے لگے۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ چونی میرے ہونہار شاگرد نے اپنے ہاتھ سے کمائی ہو گی۔ اورنگ زیب نے کہا ہاں واقعی اصل بات یہی ہے کہ میں نے شاہی خزانہ سے کبھی ایک پائی بھی نہیں لی۔ ہفتے میں دو دن ٹوپیاں بناتا ہوں۔ دو دن مزدوری کرتا ہوں۔ باقی تین دن شاہی معاملات اور عوام کی خبر گیری کرتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ میری وجہ سے کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوئی یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(بحوالہ تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات)

نعمتیں اور دانت

حضرت شیخ سعدیؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ راستے میں ایک دوست ملا: کہنے لگا:
حضرت آپ کا حال کیسا ہے؟ آپ نے عجیب بات ارشاد فرمائی:
اس کی نعمتیں کھا کھا کر دانت ٹوٹ گئے ہیں، لیکن زبان اس کی ناشکری کرتے سے باز نہیں آتی۔ (بحوالہ حکایات شیخ سعدیؒ)

یہ دین بڑا قیمتی ہے

ایک استاد تھا وہ اکثر اپنے شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ یہ دین بڑا قیمتی ہے۔ ایک روز ایک طالب علم کا جوتا پھٹ گیا۔ وہ موچی کے پاس گیا۔ اور کہا میرا جوتا مرمت کردو۔ اس کے بدلہ میں تمہیں دین کا ایک مسئلہ بتاؤں گا۔
موچی نے کہا اپنا مسئلہ رکھ اپنے پاس۔ مجھے پیسے دے۔
طالب علم نے کہا: میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں۔
موچی کسی صورت نہ مانا۔ اور بغیر پیسے کے جوتا مرمت نہ کیا طالب علم اپنے استاد کے پاس گیا اور سارا واقعہ سنا کر کہا:
لوگوں کے نزدیک دین کی قیمت کچھ بھی نہیں استاد بھی عقل مند تھے: طالب علم سے کہا:
اچھا تم ایسا کرو: میں تمہیں ایک موتی دیتا ہوں تم سبزی منڈی جا کر اس کی قیمت معلوم کرو:
وہ طالب علم موتی لے کر سبزی منڈی پہنچا اور ایک سبزی فروش سے کہا:
اس موتی کی قیمت لگاؤ: اس نے کہا تم اس کے بدلے یہاں سے دو تین لیموں اٹھالو۔
اس موتی سے میرے بچے کھیلیں گے وہ بچہ استاد کے پاس آیا اور کہا:
اس کی قیمت دو تین لیموں ہے۔
استاد نے کہا:
اچھا اب تم اس کی قیمت سنار سے معلوم کرو۔ وہ گیا اور پہلی ہی دکان پر جب اس نے موتی دکھایا تو دکان دار حیران رہ گیا:

اس نے کہا اگر تم میری دکان لے لو تو پھر بھی اس کی قیمت پوری نہ ہوگی طالب علم تے اپنے استاد کے پاس آ کر ماجرا سنایا۔ استاد نے کہا:
بچے! ہر چیز کی قیمت اس کی منڈی میں لگتی ہے۔ دین کی قیمت اللہ کی منڈی میں ہے۔ اس قیمت کو اہل علم ہی سمجھتے ہیں۔ جاہل کیا جانے دین کی قیمت کو۔ (بحوالہ اخلاقیات ہی اخلاقیات)

ایک دُعا کی فضیلت

حضرت ابو درداءؓ کی ایک باندی تھی اس نے ایک دن آپ سے پوچھا! آپ کس جنس سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ تیری طرح انسان ہوں اس نے کہا کہ مجھے تو آپ انسان معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ میں نے آپ کو چالیس دن تک برابر زہر کھلایا۔ مگر آپ کا بال تک بیکا نہیں ہُوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ اور میں تو اللہ کو اسم اعظم کے ساتھ یاد کرتا ہوں۔ باندی نے پوچھا: وہ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السمآء و ھو السمیع العلیم۔

اس کے بعد آپ نے باندی سے پوچھا کہ تو نے مجھے کس وجہ سے زہر کھلایا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے آپ سے بغض تھا۔ یہ جواب سُن کر آپ نے فرمایا لوجہ اللہ آزاد ہے اور تو نے جو میرے ساتھ بدسلوکی کی وہ بھی تجھے معاف ہے۔ (کتاب الصائح وحیات الحیوان۔ صفحہ ۸۸۷)

اللہ کی مصلحتیں

مسروق کا بیان ہے کہ کسی گاؤں میں ایک شخص کے ہاں تین جانور پلے ہوئے تھے۔ یعنی گدھا، کُتا اور مرغا۔ مرغا اس کو صبح کی نماز کیلئے جگاتا۔ اور کُتا اس کے گھر کا پہرہ دیتا اور گدھے پر وہ پانی اور اپنا ڈیرہ وغیرہ لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا۔ ایک دن ایک لومڑی آئی اور اس کے مُرغ کو پکڑ کر لقمہ بنا گئی۔ گھر والوں کو مرغ کے مرجانے سے کافی رنج و غم ہوا۔ مگر مرد چونکہ ایک نیک شخص تھا۔ اس لئے اس نے کہا اس میں اللہ کی مرضی ہوگی۔
اس کے بعد ایک دن بھیڑیا آیا اور اس کے گدھے کا پیٹ چیر دیا جس سے وہ مر گیا مگر مرد

نے پھر یہی کہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں ہمارے لیے کوئی بہتری ہوگی اس کے کچھ دن
بعد کتا بھی بیمار ہوکر مرگیا۔ مرد نے پھر وہی الفاظ کہے۔

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ صبح کو جب وہ سوکر اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس کے
سبھی پڑوسی گرفتار کرلیے گئے ہیں۔ گرفتاری کی وجہ یہ تھی کہ ان کے ہاں جو جانور پلے ہوئے تھے
ان کی آوازوں سے حاکم وقت کو تکلیف ہوتی تھی۔ لہٰذا اس مرد صالح کے ان تین جانوروں کے
مرنے میں اللہ کی یہ مصلحت تھی کہ وہ گرفتار نہ ہوسکے۔

صبر وشکر کی آزمائش

ایک آدمی تھا جسکے گھر میں تین دن سے فاقہ تھا۔ جس سے مجبور ہوکر اسکی بیوی نے کہا: ان
بچوں میں ہماری طرح صبر وبرداشت کی قوت نہیں ہے آخر ان کیلئے تو کچھ انتظام کرنا چاہیے۔
شوہر کہنے لگا: بچوں کی یہ حالت دیکھ کر میرا بھی کلیجہ منہ کو آرہا ہے لیکن کیا کروں۔ کئی مرتبہ بازار
میں چکر لگا چکا ہوں کہ کوئی خدا کا بندہ کچھ مزدوری پر کام لگالے تو بچوں کیلئے کچھ سہارا ہوجائے
مگر کسی نے بات تک نہیں پوچھی۔

آخر تنگ آکر بیوی نے کہا اچھا تم میرا یہ کپڑا لے جاکر بازار میں جس قیمت پر فروخت
ہوسکے فروخت کرآؤ۔ تاکہ ان بچوں کے کھانے پینے کا بندوبست ہوسکے۔ چنانچہ شوہر کپڑا لیکر
بازار گیا جس کی قیمت دو درہم ملی جسکو لے کر غلہ خریدنے کے خیال سے بازار جارہا تھا کہ
راستے میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہے جو اللہ ورسول اکی محبت کی خاطر مجھ
پراحسان کرے۔ کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

بس اس مرد فقیر نے ضرورت مند کی صدا سن کر اللہ رسول اکی محبت کی خاطر دونوں درہم
اس ضرورت مند شخص کو دے دیئے۔ مگر اب خالی ہاتھ گھر واپس جانے سے اس کو شرم محسوس
ہوئی کہ بیوی کیا کہے گی۔ چنانچہ یہ سوچ کر وہ مسجد میں جاکر عبادت الٰہی میں مصروف ہوگیا اور
اللہ سے دعائیں مانگنے لگ گیا۔ جب رات ہوگئی تو گھر پہنچا اور بیوی کے دریافت کرنے پر سارا
واقعہ سنایا۔

یہ سن کر بیوی نے کہا تم نے جو معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے اور اس کے رسول اکی

خاطر اس پریشان حال بندے کی معاونت سے کیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے واقف اور خبردار ہے
یقیناً اس کی ذات بے نیاز ہے اچھا تم اب میرے کپڑوں کا پورا بقچہ لے جاکر فروخت کرآؤ اور
اس کی قیمت حاصل کرکے بچوں کے کھانے پینے کا کچھ بندوبست کرو۔

چنانچہ وہ مرد فقیر کپڑوں کا بقچہ لئے بازار میں گشت لگاتا رہا لیکن کسی نے نہ پوچھا
جس سے وہ غمزدہ اور بھی متفکر ہوا۔ اسی حالت میں وہ اپنے گھر واپس ہورہا تھا تو کیا دیکھتا ہے
کہ راستے میں ایک شکاری مچھلی فروخت کررہا ہے۔ اس مرد فقیر نے اس شکاری سے کہا کہ میرا
یہ کپڑوں کا بقچہ لے کر مجھے مچھلی دے دو۔ جس کو شکاری نے منظور کرلیا۔ پس وہ مچھلی لے کر گھر
پہنچا تو اس کے پاس ایک بڑی مچھلی دیکھ کر بیوی بچے خوش ہوگئے اور جلدی سے اس کی بیوی نے
مچھلی کا پیٹ چاک کیا اور اس میں سے ایک در بے بہا نکل آیا جس کو لیکر وہ مرد فقیر بازار گیا اور
تاجروں کو دکھایا جس کی قیمت چودہ ہزار درہم تک پہنچ گئی اور وہ اس موتی کو فروخت کرکے یہ رقم
گھر لے آیا۔

جس سے اس کے بیوی بچوں کو انتہائی خوشی حاصل ہوئی اور ان کا سب غم ہلکا
ہوگیا۔ اسی اثناء میں دروازے پر کسی سائل نے آواز دی کہ اے اللہ کے بندو! جو کچھ اللہ نے
تمہیں دیا ہے اس میں سے اللہ کے نام مجھے کچھ عطا کرو۔ سائل کی آواز سن کر مرد فقیر اس کے
پاس باہر نکل آیا اور کہنے لگا بھائی جو کچھ اللہ نے ہمیں دیا ہے اس میں سے نصف ہم سب کیلئے
باقی نصف تنہا تیرے لئے ہے۔ اگر تم اس پر راضی ہو تو فبہا ورنہ ہم تم کو اور بھی کچھ زیادہ دیں
گے۔

یہ سن کر سائل نے رضامندی کا اظہار کیا اور کسی مزدور کے تلاش کے بہانے سے
وہاں سے چلا گیا۔ اور واپس نہیں آیا اور یہ مرد فقیر اس کا انتظار کرتے کرتے سو گیا تو کیا دیکھتا
ہے کہ وہی سائل موجود ہے جب اس نے سائل سے اس کے واپس نہ آنے کا سبب دریافت کیا
تو اس نے کہا میں سائل نہیں فرشتہ ہوں جس کو اللہ پاک نے تمہارے صبر وشکر کی آزمائش کیلئے
بھیجا تھا۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے جو دو درہم اس کے ضرورت مند بندہ کو دیئے تھے۔
اس کے بدلہ تم کو چودہ ہزار درہم دیئے اور آخرت میں بھی تم کو مالا مال کردے گا اللہ تعالیٰ بے
شک ہر چیز پر قادر ہے کوئی اسے روکنے والا نہیں ہے۔ (بحوالہ حکایتوں کا گلدستہ۔ صفحہ ۱۲۷)

بسات شہداء کی ماں حضرت عفراءؓ

حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ سات شہداء کی ماں ہیں۔ حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حارث سے ہوا۔ حارث سے ان کے تین بیٹے ہیں حضرت عوفؓ، حضرت معاذؓ، حضرت معوذؓ، حارث کے انتقال کے بعد پھر حضرت عفراء نے بکیر بن یالیل سے شادی کی اور بکیر بن یالیل سے ان چار بیٹے پیدا ہوئے ایاس، عاقل، خالد اور عامر، حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کے یہ سات بیٹے ہیں ساتوں کے سات جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ (بحوالہ الاصابہ۔ جلد ۲۔ صفحہ ۳۶۲)

دیکھ اے چشمِ فلک تو حوصلے ان ماؤں کے
پیش کرتی ہیں جو بیٹوں کو شہادت کیلئے
سر کٹاتی ہیں کبھی وہ تاج عصمت کیلئے
اور کبھی جان وارتی ہیں رب کی اُلفت کیلئے

چمکتے جواہر

☆ انسان کی قدر و منزلت علم کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

☆ اچھے لوگ گائے کی مانند ہوتے ہیں جو سوکھی گھاس کھا کر بھی دودھ جیسی قیمتی نعمت دیتی ہے اور بُرے لوگ سانپ کی مانند ہوتے ہیں جو میٹھا دودھ پی کر بھی ڈس لیتے ہیں۔

☆ کامیابی کی سیڑھیوں پر جیبوں میں ہاتھ ڈال کر نہیں چڑھا جا سکتا۔

(بحوالہ اقوال حکمت۔ صفحہ ۳۸)

علاج

مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے ایک شاگرد کو یہ وہم ہو گیا کہ ان کا سر نہیں رہا: یوں وہ بہت اچھے لائق شاگرد تھے۔ اس بات کو مولانا یعقوب نانوتوی کو پتہ چلا۔ آپ شاگرد کے علاج کیلئے تشریف لائے۔ آپ نے ان سے پوچھا:

کیوں بھئی تمہارا سر ہے، انہوں نے فوراً کہا جی نہیں میرا سر نہیں رہا۔

یہ سنتے ہی مولانا نے فوراً اپنا جوتا اتار کر ہاتھ میں لے لیا اور ان کے سر پر جوتوں کی برسات شروع کر دی۔ اب جو جوتے پر جوتا پڑا تو وہ کہنے لگے، چیخنے لگے اور پکار اٹھے۔ مولانا صاحب چوٹ لگ رہی ہے مولانا یعقوب صاحب نے فوراً پوچھا:

کہاں لگ رہی ہے چوٹ؟

وہ فوراً بولے: جی۔۔۔ سر میں۔۔۔ سر میں لگ رہی ہے چوٹ۔ مولانا بولے۔۔۔ سر تو رہا نہیں۔۔۔ اس پر چوٹ کیسے لگ رہی ہے۔ وہ چلا اٹھے۔۔۔ مولانا ہے۔۔۔ میرا سر ہے۔۔۔ معلوم ہو گیا میرا سر واقعی ہے۔ اس طرح ان کے شاگرد کا وہم بالکل جاتا رہا۔

(بحوالہ اطباء کے حیرت انگیز واقعات۔ صفحہ ۱۱۶)

امتحان کا دن

سلطان غیاث الدین بھی بہت نیک، دیندار اور انصاف پسند بادشاہوں میں سے تھے اپنے خاندان خاندان الیاس کے تیسرے بادشاہ تھے۔

ایک دفعہ سلطان غیاث الدین تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے کہ اتفاق سے ایک تیر ایک بیوہ عورت کے بچے کو جا لگا۔ وہ بچہ اسی وقت مر گیا۔ بچے کی ماں صدمے سے بے حال قاضی سراج الدین کی عدالت میں پیش ہوئی۔ اور بادشاہ کے خلاف شکایت کی۔ قاضی صاحب نے اسی وقت حکم نامہ تحریر کیا کہ فوراً عدالت میں حاضر ہو کر اپنے خلاف شکایت کا جواب دیں۔

قاضی صاحب حکم نامہ جاری کرنے کے بعد ایک دُرّہ (کوڑا) نکالا اور اپنی گدی کے نیچے چھپا کر بادشاہ کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ قاصد حکم نامہ لیکر بادشاہ کے دربار تک پہنچا تو اسے بادشاہ تک رسائی مشکل معلوم ہوئی۔ پیادے کو بادشاہ کے پاس پہنچنے کے لیے ایک ترکیب ذہن میں آئی اور اس نے بلند آواز میں اذان دینا شروع کر دی۔ بادشاہ نے حکم دیا یہ کون ہے جو بے وقت اذان دے رہا ہے پکڑ کر ہمارے سامنے حاضر کیا جائے۔ جب قاصد کو سلطان غیاث الدین کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے فوراً عدالت کا حکم نامہ بادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور کہا: آپ کو میرے ساتھ عدالت چلنا ہے۔ بادشاہ فوراً اُٹھے اور ایک چھوٹی تلوار اپنی بغل

کے نیچے چھپا کر پیادے کے ہمراہ سیدھے عدالت پہنچ گئے۔ قاضی صاحب نے اپنی گدی پر بیٹھے بیٹھے بادشاہ اور بیوہ عورت کی باتیں سُنیں اور پھر فیصلہ سُنایا۔ بادشاہ سے بیوہ کے بچے کے خون بہالیا جائے، اگر بچے کی ماں بادشاہ کو معاف کر دے تو اس میں بادشاہ کو معافی مل سکتی ہے۔ سلطان غیاث الدین نے قاضی سراج الدین کے فیصلے کو سر جُھکا کر سُنا۔ پھر بچے کی ماں کو ایک بڑی رقم کے عوض راضی کرلیا۔ ماں نے قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔

مجھے انصاف مل گیا ہے اور میں اب اپنی شکایت واپس لیتی ہوں۔ اب قاضی صاحب اپنی گدی سے اٹھے اور عزت واکرام کے ساتھ بادشاہ کو اپنی گدی پر بٹھایا کیونکہ بادشاہ کی حیثیت اب عدالت میں بطور ملزم نہیں رہی تھی۔

بادشاہ نے بغل کے نیچے چھپائی ہوئی تلوار نکالی اور کہا: قاضی صاحب! اگر آپ بادشاہ ہونے کی وجہ سے میری رعایت کرتے تو میں اسی وقت اس تلوار سے آپ کی گردن اڑا دیتا۔ آپ نے شریعت کے مطابق فیصلہ کیا اللہ کا شکر ہے۔

قاضی صاحب نے بھی فوراً گدی کے نیچے سے دُرہ نکالا اور فرمایا: اے سلطان! اگر آپ شریعت کا حکم ماننے سے ذرا بھی ہچکچاتے تو خدا کی قسم! میں اس درہ سے آپ کی کھال ادھیڑ دیتا بے شک آج کا دن ہم دونوں کے امتحان کا دن تھا۔ (بحوالہ بزم رفتگاں کی سچی کہانیاں۔ صفحہ ۱۸)

قوی امید

محفل جمی ہوئی تھی۔ محفل کے درمیان میں ایک ستارہ جگمگا رہا تھا جسے امام الاولیاء حضرت عبدالقادر رائے پوری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اردگرد علماء صلحاء کا ہجوم تھا۔ حضرت رائے پوری کے ایک طرف شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ تشریف فرما تھے۔ اور دوسری طرف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ محفل کا عجیب رنگ تھا۔ اچانک سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے حضرت رائے پوری سے کہا:

حضرت میرے پاس ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ میری مغفرت ہو جائے گی۔ بات سنتے ہی لوگوں پر سکتہ طاری ہوگیا۔ حضرت رائے پوری کے پوچھنے پر امیر شریعتؒ نے فرمایا:

''حضرت ایک دفعہ میں جیل میں تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پولیس والے ایک بوڑھے آدمی کو گھسیٹ کر لا رہے تھے۔ اس کی حالت بڑی نازک تھی اور اس کے کپڑے پیشاب اور خون کی وجہ سے خراب تھے مجھے اس شخص پر بڑا ترس آیا تو میں نے سوچا کہ نہ جانے کس جرم میں سزا کاٹ رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پولیس والے اس کو میرے ساتھ کوٹھڑی میں بند کر کے چلے گئے۔ میں نے چاہا کہ دیکھوں تو سہی یہ شخص کون ہے۔ جب میں قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں وہ حضرت مفتی اعظم کفایت اللہ صاحب تھے تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی۔

میں جلدی سے آگے بڑھا میں نے حضرت مفتی صاحبؒ کو اٹھا کر غسل کرایا۔ کپڑے تبدیل کیے اور خوشبو لگائی اور حضرت کی خدمت سے سرفراز ہوا۔ حضرت شاہ جی نے فرمایا: حضرت یہ میرا وہ عمل ہے جس کی وجہ سے مجھے قوی امید ہے کہ اللہ رب العزت میری مغفرت فرما دیں گے۔

جزا احسان کی احسان ہے انسان کا شیوہ
بدی محسن سے کرنا ہے فقط شیطان کا شیوہ

(بحوالہ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے حیرت انگیز واقعات۔ صفحہ ۱۴۸)

میرے رب کا فضل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہ! کلمہ پڑھنے والوں میں سے بھی کوئی دوزخ میں باقی رہے گا؟ (یعنی تمام مسلمانوں کے نکال لیے جانے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں ایک شخص ہوگا۔ دوزخ کے پیندے میں پکارتا ہوگا یا حنان۔ یا منان! یہاں تک کہ جبرئیلؑ اس کی آواز سن لیں گے۔ اور آواز پر تعجب کریں گے کہیں گے العجب العجب پھر صبر نہ کر سکیں گے اور عرش کے سامنے سربسجود ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جبرئیل! اپنا سر اٹھاؤ، تو وہ اپنا سر اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تم نے کیا تعجب کی بات دیکھی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ انہوں نے دیکھا، پس جبرئیلؑ کہیں گے اے میرے رب! میں نے جہنم کے پیندے

سے ایک آواز سنی کہ کوئی پکارتا ہے۔ یا حنان۔ یا منان! مجھے اس آواز پر تعجب ہے۔
اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے جبرئیل داروغہ جہنم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس آدمی کو جہنم سے نکال دیں۔ جو حنان اور منان کی صدائیں بلند کر رہا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر جائیں گے اور دستک دیں گے۔ داروغہ نکل کر ان کے پاس آئے گا۔ جبرئیلؑ اس سے کہیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس بندے کو جہنم سے نکال جو یا حنان۔ اے منان پکار رہا ہے۔ داروغہ اندر جائے گا اور اسے تلاش کرے گا۔ اسے نہ پائے گا حالانکہ ماں اپنی اولاد کو اس قدر نہیں پہچانتی جس قدر داروغہ دوزخیوں کو پہچانتا ہے تو حیران ہو کر نکل آئے گا۔ اور جبرئیلؑ سے کہے گا دوزخ نے اس وقت ایک ایسا سانس لیا ہے (یعنی بھڑکی ہے کہ میں پتھر اور لوہے اور لوہے اور آدمی میں تمیز نہیں کر سکتا۔ حضرت جبرائیلؑ واپس جائیں گے اور عرش کے سامنے سجدے میں گر پڑیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے۔ اے جبرئیل اپنا سر اُٹھاؤ۔ کیوں کیا تم سے میرے بندے کو نہیں لائے۔ پس وہ کہیں گے! اے میرے رب داروغہ جہنم نے کہا ہے کہ دوزخ نے ایک ایسا سانس لیا ہے کہ میں پتھر کو لوہے سے اور لوہے کو آدمی سے تمیز نہیں کر سکتا۔ اس پر اللہ عزوجل فرمائیں گے۔ داروغہ دوزخ سے جا کر کہو کہ میرا بندہ ان گڑھوں میں ایسی ایسی پوشیدہ گلیوں میں اور اس اس طرح کے کونوں میں ہے۔ حضرت جبرئیلؑ جا کر داروغہ جہنم کو اس کی خبر دیں گے۔ داروغہ اندر جائے گا اور اسے پالے گا۔ وہ اوندھا پڑا ہوگا۔ اسکی پیشانی پیروں سے بندھی ہوگی اور اس کے ہاتھ اس کی گردن میں پڑے ہوں گے۔
سانپ بچھو اس پر لپٹے ہوں گے۔ پس داروغہ ایک ایسا جھٹکا دے گا۔ کہ سانپ بچھو اس پر سے گر جائیں گے۔ پھر دوسری بار جھٹکا دے گا تو تمام ہتھکڑیاں، بیڑیاں اور طوق ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ اسے آگ سے نکال کر چشمہ حیات میں ڈالیں گے اور جبرئیلؑ کے سپرد کر دینگے۔ حضرت جبرئیلؑ اسے پیشانی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے چلیں گے۔

حضرت جبرئیلؑ اسے لیے ہوئے فرشتوں کے جس مجمع سے گزریں گے وہ کہیں گے تف ہے اس بندہ پر۔ حضرت جبرئیلؑ سربسجود ہو نگے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اے جبرئیل اپنا سر اٹھاؤ۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے کیا میں نے تجھے اچھی شکل میں پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے تمھاری طرف رسول نہیں بھیجے؟ کیا اس نے میری کتاب تیرے سامنے نہیں پڑھی؟ کیا اس نے تجھے اچھائی کا حکم نہیں دیا برائی سے نہیں روکا؟
بندہ سب باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پھر تم نے ایسا ایسا کیوں کیا ہے۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (جس کی پاداش میں) میں دوزخ میں پڑا رہا۔ مگر میں نے تجھ سے اُمید نہیں توڑی تجھے حنان اور منان کہہ کر پکارتا رہا اور تو نے اپنے فضل سے مجھے نکال دیا۔ تو اب اپنی رحمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما۔
اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں گواہ رہو میں نے اس پر رحم کیا اس کے بعد اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

(بحوالہ مسند الامام اعظم۔ صفحہ ۱۸)

سیلاب میں طواف

حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر عبادت میں اس درجے کو پہنچے، جس درجہ کو کوئی نہ پہنچ سکا۔ ایک مرتبہ اتنا زبردست سیلاب آیا کہ حرم شریف میں پانی بھر گیا اس کی وجہ سے لوگ طواف نہ کر سکے لیکن ابن زبیر ؓ نے تیر کر طواف کے سات چکر پورے کیے۔ (بحوالہ اعیان الحجاج۔ صفحہ ۲۱۱)

تو نے پتھر میں کیڑے کو پالا
خشک مٹی سے سبزہ نکالا

امام رازیؒ اور بعض دوسرے مفسرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل ہو

رہی تھی اور آپ کو گھر والوں کی روزی کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی تو فرمایا:

اے موسیٰ اس سامنے والے پتھر پر لاٹھی مارو۔

جب موسیٰؑ نے پتھر پر لاٹھی ماری تو پتھر دو ٹکڑے ہوگیا اور اس کے اندر سے ایک اور پتھر برآمد ہوا۔ اللہ نے فرمایا:

اس پتھر کو بھی ضرب مارو۔

جب ایسا کیا تو اس کے بھی دو ٹکڑے ہوگئے اور اس میں سے تیسرا پتھر نکلا۔ پھر حکم ہوا کہ

اس تیسرے کو بھی توڑ دو۔

جب وہ توڑا تو اس پتھر میں سے ایک چیونٹی جیسا کیڑا برآمد ہوا جس کے منہ میں اس کی خوراک یعنی ایک سبز پتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے حجاب اٹھا دیا تو آپ نے دیکھا کہ وہ چھوٹا سا کیڑا زبان حال سے یہ تسبیح بیان کر رہا تھا:

سبحان من یَرانی ، ویسمع کلامی ، و یعلم مَکانِیْ ، و یَذْکُرُنِیْ وَ لا یَنْسَنِی .

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے، میرے کلام کو سن رہی ہے، میرے قیام کی جگہ کو جانتی ہے، مجھے یاد رکھتی ہے اور بھولتی نہیں۔

اس سے موسیٰؑ کو یہ تسلی دینا مقصود تھا کہ اللہ پتھر در پتھر میں رہنے والے کو روزی پہنچا رہا ہے وہ ان کے گھر والوں سے کیسے غافل ہوسکتا ہے۔

میری ہر سوچ کا محور تو ہے   میرے اندر میرے باہر تو
مجھ سے معلوم ہے میرے خدا   میرا اوّل میرا آخر تو

(بحوالہ واقعات ہی واقعات۔ صفحہ ۸۱)

مولانا قاسم نانوتویؒ کا جذبہ اتباع سنت

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے متعلق ان کی سوانح میں لکھا ہے کہ جب انگریزوں کے مقابلے میں ان حضرات نے جو جہاد کیا تھا اس میں ناکامی ہوئی تو انگریزوں نے کشت و خون کا بازار گرم کر دیا۔ اس موقع پر انگریزوں نے ہزاروں علماء کو قتل کیا۔ چوراہوں پر ان کو سولی

تختوں پر لٹکایا اور بعض کو خنزیر کی کھال میں زندہ ہی کر زمین میں دفن کیا۔

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ تو انگریزوں کے خلاف شمشیر برہنہ تھے اور انہوں نے عملی طور پر ان کے خلاف قتال اور جہاد کیا تھا۔ ان کی گرفتاری کیلئے انگریز نے کوشش شروع کی، لوگوں نے مولانا کو مشورہ دیا کہ آپ روپوش ہو جائیں۔ چنانچہ لوگوں کے بہت اصرار پر مولانا صرف تین دن روپوشی اختیار کی کہ حضور ﷺ کی سنت تین دن ہے۔ تین دن کے بعد پھر وہ باہر آگئے۔ لوگ بہت اصرار کرتے تھے اور روپوشی کے جواز میں کوئی اشکال ہی نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود اتباع سنت کا غلبہ اتنا تھا کہ انہوں نے تین دن سے زیادہ روپوشی کو برداشت نہیں کیا۔

ایک مرتبہ حکومت کو اطلاع دی گئی کہ مولوی قاسم صاحب فلاں جگہ موجود ہیں گرفتاری کیلئے سرکاری کارندے آگئے اور مولانا بھی مل گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا جرأت عطا فرمائی تھی کیا حوصلہ اور دلیری ان کو ملی تھی کہ وہ اہل کار جب گرفتار کرنے کیلئے پہنچے تو چونکہ وہ مولانا کی شکل وصورت سے تو واقف تھے نہیں۔ اس لیے مولانا ہی سے آکر پوچھا "مولوی قاسم کہاں ہیں؟" مولانا قاسمؒ اپنی جگہ سے ایک دو قدم آگے بڑھے اور فرمایا کہ ابھی تو یہاں تھے۔ وہ سمجھے کہ کسی دوسرے آدمی کیلئے کہہ رہے ہیں دوسرے آدمی کو نہ پا کر وہ اہلکار واپس ہوئے اور اسی طرح مولانا گرفتاری سے بچ گئے۔ (بحوالہ کتاب المعادی۔ صفحہ ۲۲)

حضرت خبیب ؓ کو بلیع الارض کا لقب ملا

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک سریہ جاسوسی کی غرض سے روانہ فرمایا اس غزوہ کو "غزوہ رجیع" کہا جاتا ہے۔

رجیع ایک مقام کا نام ہے جو قبیلہ بنو ہذیل کے قبضے میں تھی کفار نے ان سے غداری کی اور حضرت عاصم ؓ اور انکے چھ ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب، حضرت زید اور حضرت عبداللہ بن طارق باقی رہے کفار نے حضرت عبداللہ بن طارق کو شہید کر دیا اور حضرت خبیب اور حضرت زید کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب کو حارث بن عمر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا چونکہ حارث کو حضرت خبیب نے بدر میں قتل کیا تھا۔ باپ کا قصاص لینے کیلئے ان کے

بیٹوں نے خریدا۔

یہ لوگ حضرت خبیب ؓ کو قتل کرنے کیلئے حرم سے باہر لیکر نکلے۔ حضرت خبیب نے کہا مجھے موقعہ دو میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھی۔ اس کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم سمجھو گے میں موت سے گھبرا رہا ہوں اس لیے نماز لمبی کر رہا ہوں تو میں اور زیادہ طویل نماز پڑھتا۔ چونکہ مجھے تمھارے اس گمان کا خدشہ تھا اس لیے میں نے مختصر نماز پڑھی۔ پھر آپ ؓ نے ان کیلئے بددعا کی اللّٰھم احصھم عدوًا. اے اللہ ان کو گن گن کر گرفت میں لیجئے۔ پھر عقبہ بن عامر ان کی طرف اٹھا اور انہیں شہید کر دیا۔

کفار نے خبیب کی نعش کو سولی پر لٹکایا ہوا چھوڑ دیا حضور ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہما کو ان کی نعش اتار لانے کیلئے بھیجا۔ یہ حضرات وہاں پہنچے دیکھا کہ مشرکین لاش کے اردگرد پہرہ دینے کی غرض سے پڑے ہوئے ہیں ان کو غافل پا کر حضرت زبیر ؓ اور حضرت مقداد ؓ لاش اتاری (جو بالکل تروتازہ تھی جبکہ آپ کو شہید ہوئے چالیس دن گذر چکے تھے) کو اپنے اونٹ پر رکھ کر روانہ ہوئے مشرکین کی جب آنکھ کھلی دیکھا کہ لاش غائب ہے تو دوڑے اور حضرت زبیر ؓ اور حضرت مقداد ؓ کو راستہ میں پکڑ لیا۔

حضرت زبیر نے اس غرض سے کہ لاش کی بے حرمتی نہ ہو لاش کو اطمینان کیساتھ اونٹ سے نیچے اتارا۔ فوراً زمین شق ہوئی اور حضرت خبیب کی لاش اس کے اندر غائب ہو گئی یہیں سے حضرت خبیب کا لقب بلیع الارض مشہور ہوا۔

(فتح الباری۔ جلد ۷۔ صفحہ ۳۸۲، الاصابہ فی تمییز الصحابہ)

پختہ یقین

کسی نے حضرت حاتم اصمؒ سے پوچھا کہ یا حضرت! یہ بتائیں آپ نے اپنی تمام عمر کس طرح گزاری۔ اول یہ کہ میں نے اس بات کا پختہ یقین کر لیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے ایک لمحہ بھی چھپا نہیں رہ سکتا، بس اس یقین کے بعد مجھے شرم و حیا آنے لگی کہ میں اللہ کے سامنے اس کی نافرمانی کروں۔ دوم یہ کہ میں نے اس بات کا پختہ یقین کر لیا کہ جو رزق میرے مقدر

میں ہے اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ہے اور وہ ہر حال میں مجھ تک پہنچ کر رہے گا۔ اس دن بعد میں رزق کی فکر سے آزاد ہو گیا۔ سوم یہ کہ میں نے اس بات کا پختہ یقین کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ جو فرائض لگائے ہیں وہ سوائے میرے اور کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ پس میں ان فرائض کی ادائیگی دل و جان سے کرتا ہوں۔ چہارم یہ کہ میں نے اس بات کا پختہ یقین کر لیا آخر کار مجھے ایک دن مرنا ہے اور ہر حال میں اگلے جہاں جانا ہے پس پھر میں اس اگلے جہاں کو اپنے لیے اچھا بنانے کی جستجو میں رات دن مشغول ہو گیا ہوں۔

مجھے کچھ خبر نہیں تھی ترا درد کیا ہے یا رب
ترے عاشقوں سے سیکھا ترے سنگِ در پہ مرنا

(بحوالہ اولیاء اللہ کے مثالی حالات۔ صفحہ ۳۱۶)

سیب کی خوشبو

ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس بیت المال کے سیب آئے۔ وہ یہ سیب مسلمانوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ کہ ان کا ایک چھوٹا بچہ اچانک سیبوں کے ڈھیر کے پاس آن پہنچا۔ اس نے ایک سیب اٹھا لیا اور کھانے لگا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کے منہ سے یہ سیب چھین لیا۔ وہ روتا ہوا ماں کے پاس پہنچا۔ ماں نے بازار سے سیب منگوا دیا۔ حضرت عمر جب گھر آئے سیب کی خوشبو سونگھی تو پوچھا کیا تم نے بیت المال کے سیبوں سے کچھ حصہ پایا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے بازار سے منگوا کر اسے دیئے ہیں اور انہوں نے فرمایا بخدا جب میں نے سیب اپنے بچے سے چھینا تو مجھے ایسے لگا کہ میں نے اپنے دل کو چیر دیا لیکن مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ میں اپنے آپ کو اللہ کے حضور مسلمانوں کے مال سے ایک سیب لے کر رسوا کروں۔

زمانے کی رنگ رلیوں پہ نہ جا اے دل
یہ وہ بجوا ہے جو بہ انداز بہار آتی ہے

(بحوالہ سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو

سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے مجھے اللہ بھی پیار کرے اور بندے بھی پیار کریں پسند کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو۔ اللہ تمھیں پسند فرمائے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز رہو لوگ تم سے پیار کریں گے۔"

اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

"اللہ ایسے بندے کو پسند کرتا ہے جو متقی (دنیا سے بے رغبت) یا دل کا غنی، پوشیدہ طور پر عمل کرنے والا ہو۔ (بحوالہ جامع ترمذی کتاب الزھد)

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ!

(علامہ اقبال)

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے
جو دشمن کو بھی زخم کھاکر دعا دے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ
وہ رحمت نہیں تو پھر اور کیا ہے

سرورِ کونین ﷺ

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا، جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اِک کملیؐ والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈنے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

(مولانا ظفر علی خان)

سوالات کے جوابات

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حماد بن محمد کی سند سے تحریر کیا ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے ان معموں کا حل پوچھا اور آپ نے ان کے یہ جوابات دیے:

سوال ۱۔ وہ کیا چیز ہے جس میں نہ گوشت ہے نہ خون ہے مگر وہ بولتی ہے؟

جواب ۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ "وہ جہنم ہے۔ قیامت کے دن جب باری تعالیٰ اس سے پوچھے گا "ھل امتلئت" کیا تیرا پیٹ بھر گیا تو گویا ہوگی "ھل من مزید" کیا کچھ اور بھی ہے۔"

سوال ۲۔ وہ کیا چیز ہے جس میں نہ خون ہے نہ گوشت مگر وہ دوڑتی ہے؟

جواب ۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "وہ عصائے موسیٰ ہے کہ جب وہ اژدھا بن جاتا تھا تو زندہ سانپوں کی طرح دوڑتا تھا۔"

سوال ۳۔ وہ کیا چیز ہے جس میں نہ گوشت ہے نہ خون مگر وہ سانس لیتی ہے؟

جواب ۳۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "صبح ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے" وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ " کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے "قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے۔"

سوال۴۔ وہ دو چیزیں کونسی ہیں جن میں نہ خون ہے نہ گوشت مگر جب ان سے خطاب کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا؟

جواب۴۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ''وہ زمین و آسمان ہے جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ چلے آؤ خواہ خوشی سے خواہ زبردستی سے۔انہوں کہا ہم خوشی سے حاضر ہوتے ہیں۔''

سوال۵۔ وہ کونسا فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ مگر وہ انسان ہے نہ جن اور نہ فرشتہ؟

جواب۵۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا ''یہ وہ کوا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے فرزند قابیل کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ وہ کوا قابیل کو اپنے بھائی ہابیل کی لاش کو دفن کا طریقہ سکھادے۔''

سوال۶۔ وہ کونسا جاندار ہے جو مر گیا ہے اور اس کی وجہ سے دوسرا ابھی مر چکا تھا جی اٹھا؟

جواب۶۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا ''وہ بنی اسرائیل کی وہ گائے ہے جس کو ذبح کر دیا گیا تھا اور اس کے گوشت کے لوتھڑے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا۔ جس کو بنی اسرائیل کے ایک شخص نے مار ڈالا تھا۔''

سوال۷۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ان کو دریا میں ڈالنے سے پہلے کتنے دن ان کو دودھ پلایا ان کو کس دریا میں ڈالا اور کس دن ڈالا؟

جواب۷۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تین ماہ دودھ پلایا، بحر قلزم میں ڈالا اور جمعہ کے دن ڈالا۔''

سوال۸۔ حضرت آدمؑ کے قد کی لمبائی کتنی تھی آپ کی عمر کتنے برس ہوئی اور آپ کا وصی کون تھا؟

جواب۸۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''قد کی لمبائی ساٹھ (۶۰) ذراع۔ عمر نو سو چالیس (۹۴۰) برس ہوئی اور آپ کے وصی حضرت شیثؑ تھے۔

سوال۹۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو انڈے نہیں دیتا اور اسے حیض آتا ہے؟

جواب۹۔ فرمایا ''وہ پرندہ چمگادڑ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ چمگادڑ بچے دیتی ہے اور اسے حیض بھی آتا ہے۔''

(بحوالہ ذخیرہ اسلامی معلومات)

اُلّو سے سوالات

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہاں حضرت کعب احبار بھی موجود تھے۔ کعبؓ نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر کہا ''اے امیر المومنین! کیا میں آپ کو نہایت عجیب قصہ نہ سناؤں جو میں نے انبیاء کے حالات کی کتاب میں پڑھا ہے وہ قصہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت سلیمان بن داوٗدؑ کے پاس اُلّو (حامہ) آیا اور آکر السلام علیک یا نبی اللہ کہا!

آپ نے جواب دیا وعلیک السلام یا حامہ۔ پھر حضرت سلیمانؑ نے اس سے پوچھا کہ اچھا مجھے بتا تو دانے کیونکر نہیں کھاتا؟

اس نے جواب دیا کہ حضرت آدمؑ کو جنت سے اسی وجہ سے نکالا گیا۔ پوچھا کہ اچھا تو پانی کیوں نہیں پیتا؟

اُلّو نے کہا کہ اس میں قوم نوح ڈوب کر ہلاک ہوئی تھی اس لیے میں پانی نہیں پیتا۔

حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ تو نے آبادی کو کیوں خیر باد اور ویرانہ میں رہنا تو نے کیوں پسند کیا؟

اس نے کہا کہ وہ ویرانہ اللہ کی میراث ہے میں اللہ کی میراث میں رہتا ہوں جیسا کہ قرآن کی آیت:

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ م مِنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ.

حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ جب تو کسی ویرانے میں بیٹھتا ہے تو کیا بولتا ہے؟

اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ لوگ کیا ہوئے جو اس جگہ مزے سے رہتے تھے۔

حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ جب تو آبادی سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

اُلّو نے کہا اس وقت میں یہ کہتا ہوں ''ہلاکت ہو بنی آدم پر ان کو نیند کیسے آجاتی ہے حالانکہ مصائب کے طوفان ان کے سامنے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ نے کہا تو دن میں کیوں نہیں نکلتا کہ انسانوں کے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی وجہ سے میں دن میں نہیں نکلتا۔

حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ اچھا تو مجھے یہ بتا کہ تو برابر بولتا رہتا ہے کہ اس میں تیرا کیا پیغام ہے؟

اُلّو نے کہا کہ میرا پیغام یہ ہوتا ہے اے غافل لوگوں! زادِ راہ اور اپنے سفرِ آخرت کیلئے تیار ہو جاؤ۔ نور پیدا کرنے والی ذات پاک ہے اس وقت حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ پرندوں میں اُلّو سے زیادہ انسانوں کا خیر خواہ اور ہمدرد کوئی نہیں ہے اور جاہلوں کے دلوں میں اُلّو سے زیادہ کوئی پرندہ برا نہیں۔ (بحوالہ رواہ فی الحلیۃ من کتاب ابونعیم)

پانچ ناقابل فراموش باتیں

حضرت علیؓ نے فرمایا میری پانچ باتیں یاد رکھو، ان کو کبھی مت بھولنا یہ ایسی باتیں ہیں اگر تم لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر ان کی تلاش میں نکلو تو اپنے اونٹوں کو کمزور اور دبلا بنا لو گے مگر یہ باتیں تمہیں کہیں نہیں ملیں گی۔ پہلی بات کہ آدمی اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی سے نہیں ڈرے سوائے اپنے گناؤں سے۔ یعنی کسی سے خوف نہ رکھے ہاں اپنے کیے ہوئے گناہوں سے ڈرتا رہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ کوئی جاہل و ناواقف اس مسئلے کے متعلق پوچھنے میں شرم نہ کرے۔ جس کے متعلق وہ جانتا نہ ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جب کسی عالم سے کوئی ایسی بات پوچھے جو اس کو معلوم نہیں تو وہ یہ کہنے میں شرم نہ کرے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔

اور پانچویں بات یہ ہے کہ صبر ایمان کیلئے وہی درجہ رکھتا ہے۔ جو بدن کیلئے سر رکھتا ہے اور اس کا ایمان نہیں جس کا صبر نہیں۔ (بحوالہ حلیۃ الاولیاء)

امام شافعیؒ کی بخشش

امام احمد بن حنبلؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ مرنے کے بعد آپ کے اوپر کیا گذری؟

تو وہ ہنس کر کہنے لگے، ”خدا نے مجھے صرف بخش ہی نہیں دیا بلکہ ایک قیمتی تاج پہنا کر یہاں میرا نکاح بھی کر دیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تجھے یہ سب عزت اس لئے دی گئی ہے کہ میں نے جو کچھ دیا تھا اس پر تو نے کسی قسم کا غرور اور تکبر نہیں کیا تھا۔“ (ابن عساکر)

ایک مرد صالح کی کرامت

ابن ابی الدنیاؒ نے عبداللہ بن نافع سے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی کا انتقال ہوا اور وہیں دفن بھی کیا گیا۔ اس کے چند ہی روز کے بعد ایک بزرگ نے اسے خواب میں بہت ہی دردناک عذاب میں گرفتار دیکھا اس تعذیب (تکلیف) پر ان بزرگ کو بڑا افسوس ہوا مگر بے چارے کر ہی کیا سکتے تھے۔

ایک ہی ہفتہ کے بعد وہ پھر خواب میں دکھائی دیا تو معلوم ہوا کہ اب وہ جنت میں موج کر رہا ہے۔ ان متضاد حالات کی ان بزرگ نے اس سے وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اصل واقعہ تو وہی ہے جو تم پہلے دیکھ چکے ہو مگر اتفاق سے دوسرے ہی دن ایک مرد صالح میرے قریب آ کر دفن ہو گئے اور انھوں نے اپنے قرب وجوار کے چالیس ۴۰ آدمیوں کی بخشائش کی سفارش کر دی جس میں ایک میرا بھی نام تھا۔“ (کتاب القبور)

قبر کی خوشبو

حضرت مغیرہ بن حبیبؒ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کی قبر کے پاس سے جب گزرتا تو ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس کیا کرتا تھا۔ ایک دن حسن اتفاق سے خود وہی بزرگ خواب میں نظر آئے تو میں نے ان ہی سے اس کی حقیقت دریافت کر لی۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ خوشبو تلاوت قرآن پاک اور روزے کی پیاس کی ہے۔ (کتاب القبور)

استغفار کی مقبولیت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے صاحبزادے حضرت عمرؒ بیان کرتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ایک مرتبہ وہ مجھے خواب میں دکھائی دیئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے وہاں کس عمل کو سب سے بہتر پایا؟

تو انھوں نے جواب دیا۔ ”اس جہان میں استغفار سب سے زیادہ مقبول شے ہے۔“
(کتاب القبور)

ملحد کی سزا

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک میت کو غسل دینے گیا، جیسے ہی میں نے اس کے منہ سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ ایک بہت ہی کالے رنگ کا سانپ اس کے حلق کے اندر سے جھانک رہا ہے۔

عبداللہؒ کہتے ہیں کہ سانپ کو دیکھتے ہی میں نے اس سے کہا کہ اگرچہ تو خدا کی طرف سے مامور ہے مگر ہم مسلمانوں کے یہاں غسل و کفن بھی ایک ضروری مسئلہ ہے، لہٰذا جب تک ہم لوگ اس کام سے فارغ نہ ہو جائیں تو یہاں سے ہٹ جا!

یہ سنتے ہی سانپ فوراً اس کے حلق کے اندر سے باہر آگیا اور قریب ہی ایک کونے میں دب کر بیٹھ گیا۔ پھر جونہی میت کے غسل و کفن سے فراغت ہوئی تو وہ جہاں سے آیا تھا وہیں تیزی کے ساتھ جا کے بیٹھ گیا۔ اس زمانے میں لوگوں نے اس شخص پر ملحد اور زندیق ہونے کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ (کرامات الاولیاء)

مرتد کی لاش

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک شخص منافق مسلمان بنا ہوا کتابت کے کام پر مامور تھا، کچھ دنوں کے بعد اس نفاق پر بھی قائم نہیں رہا بلکہ کھل کر کافر ہو گیا۔

اس کی یہ حرکت آنحضرت ﷺ کو بے حد ناگوار گزری اور آپ صلی ﷺ نے حکم لگا دیا کہ اب اس شخص کی لاش کو زمین بھی کبھی نہیں قبول کرے گی، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس کے مرنے بعد مجھ سے ابوطلحہؓ نے آکر بتایا اور وہ خود اس کی قبر جا کر دیکھ آئے تھے کہ بجائے قبر کے اندر ہونے کے اس کی لاش باہر پڑی سڑ رہی تھی۔ (صحیحین)

شہرت سے نقصان

ابوسلیمان دارانیؒ نے کسی متوفی بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

تو انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ پر تو کرم ہو گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا ضرر ہم لوگوں کو شہرت پانے سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔

خدائی رحم و کرم

ابن حمیدؒ کہتے ہیں کہ میرا ایک بھانجہ جس کے اعمال اکثر خراب ہی دیکھے گئے تھے اچانک بیمار ہو گیا۔ جب اس کی حالت زیادہ نازک ہوئی تو اس کی ماں نے مجھے بلا بھیجا۔ میں جب وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا اس کی ماں لڑکے کے سرہانے کھڑی رو رہی ہے، لڑکے نے مجھے دیکھتے ہی سوال کیا:

”ماموں! دیکھئے اماں کو کیا ہو گیا ہے کہ مسلسل روئے چلے جا رہی ہیں۔ میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ وہ تمہارے اعمال و احوال کو سوچ کر روئیں نہ تو اور کیا کریں۔ میرے اس جواب پر بھی وہ چپ نہیں ہوا اور بڑے تاثر کے ساتھ کہنے لگا:

”ہاں یہ میری ماں مہربان ہیں انھیں میری بداعمالیوں پر رحم آرہا ہوگا۔ اور اس کے بعد ہی بے ساختہ اس کے منہ سے یہ جملے بھی ادا ہوئے کہ خدا تو سب سے بڑا رحیم و کریم ہے۔ قصہ مختصر کہ تھوڑی ہی دیر بعد اس کا انتقال ہو گیا اور میں نے آدمیوں کو جمع کر کے اس کے غسل و کفن کا بندوبست کیا۔ جب دفن کا وقت آیا تو میں اور میرے ساتھ ایک اور آدمی اس کی قبر کے اندر اترا۔ قبر کے اندر اترتے ہی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جہاں تک آنکھ کام کرتی ہے فراخی ہی فراخی دکھائی دیتی ہے۔ یہ منظر دیکھتے ہی میں نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا تو وہ بھی بول پڑا۔

”اے ابن حمیدؒ مبارک ہو“۔ یہ دھیان آتے ہی مجھے فوراً اس کا وہ آخری کلمہ بھی یاد آگیا اور یقین ہو گیا کہ اس کلمہ کی بدولت اس کی مغفرت ہوئی ہوگی۔ (بیہقی)

مُردوں سے بات چیت

حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ ان کے زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گیا ہوا تھا حضرت علیؓ نے سلام پڑھ کر اچانک آواز لگائی:

''اے قبرستان والو، ہم تمھیں اپنی دنیا کی خبریں بتا دیں یا تم لوگ اپنے یہاں کے حالات سناؤ گے؟

''حضرت علیؓ کے ان کلمات کا بہت ہی صاف انداز میں جواب ملا:

''اے امیر المومنین! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، پہلے آپ ہمیں بتائیے کہ ہمارے بعد کیا کیا ہوا؟

''امیر المومنین نے جواب دیا کہ:

''تمھاری بیویوں کا نکاح ثانی ہوگیا، تمھارا مال بٹ گیا اور وہ مکان جسے تم بہت ہی مضبوط اور خوشنما بنا کر آئے تھے تمھارے دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے''۔

یہ تو ہمارے یہاں کی خبریں تھیں اب تم ہمیں اپنے یہاں کی باتیں سناؤ۔ اس کے جواب میں ایک میت بولی ''کفن پارہ پارہ ہوگئے، بال بکھر گئے، بدن کی کھالیں ریزہ ریزہ ہو کر خاک میں مل گئیں۔ آنکھیں بہہ بہہ کر گالوں پر آگئیں، نتھنوں سے پیپ ٹپک رہی ہے جو آگے بھیجا تھا وہ ہمیں مل گیا اور جو پیچھے چھوڑ آئے وہ نقصان میں ہے''۔ (ابن عساکر وحاکم)

نکیرین کی آواز

حضرت سعید بن مسیبؒ ناقل ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ سے عرض کیا ''یارسول اللہ! جب سے آپؐ نے منکر نکیر کی آواز اور قبر میں بھینچنے کا ذکر کیا ہے دل بڑا بے چین ہے اور ہر چیز سے اچاٹ ہوگیا ہے''

حضورؐ نے جواب دیا اے عائشہؓ! منکر نکیر کی آواز مومن کے کانوں میں ایسا مزہ دے گی جیسا کہ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آتا ہے، اسی طرح مومن کو قبر کا دبانا بھی ایسا ہی ہوگا جیسے کسی کے سر میں درد ہو اور اس کی شفقت والی ماں آہستہ آہستہ سر دبا رہی ہو''۔

پھر فرمایا:

اے عائشہؓ! اللہ کے بارے میں شک کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے اور وہ قبر میں اسی طرح بھینچے جائیں گے جیسے انڈا دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر دبا دیا جائے''۔

(ابن عساکر)

میت کا استقبال

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کو کھل کھلا کر ہنستے ہوئے پایا تو انتہائی سرزنش کی لہجہ میں ارشاد فرمایا:

''اگر تم لوگ لذتوں کو کاٹ دینے والی چیز (موت) کی یاد سے غافل نہ ہوتے تو یہ حال نہ ہوتا یاد رکھو موت سے کبھی غافل نہ ہو جانا، قبر پر کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس دن وہ یہ نہیں کہتی کہ میں بیگانگی، تنہائی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔

پھر فرمایا کہ جب کوئی مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کا آفرین و مرحبا کے الفاظ سے استقبال کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تم مجھے ان سب سے زیادہ محبوب تھے جو مجھ پر چلا کرتے ہیں۔ اب جبکہ میری سپردگی میں آگئے ہو تو دیکھو گے کہ میں تمھارے ساتھ کتنا اچھا سلوک کرتی ہوں۔ پھر حد نظر تک قبر میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے اور جنت کا ایک دروازہ اس کے اندر کھل جاتا ہے اس کے برخلاف جب کوئی کافر مرتا ہے اور قبر میں لا کر دفن کیا جاتا ہے تو اس کا بڑا برا استقبال ہوتا ہے۔ یہ الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں کہ تو بڑی بری جگہ لایا گیا ہے۔ تو مجھے ان سب سے جو مجھ پر چلتے ہیں زیادہ مکروہ و مبغوض تھا، اب میری قید میں آنے کے بعد تجھ کو پتہ چلے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا دل خراش سلوک کرتی ہوں۔ اس کے بعد وہ چاروں طرف سے اسے اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر گھس جاتی ہیں۔ اس موقع پر حضورؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے قبر کے دبانے کی مثال بھی دی تھی۔ (مشکوٰۃ)

قیمتی نصیحت

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں یمن والوں نے لکھ کے بھیجا کہ:

''یہاں فلاں مقام پر سیلاب فرو ہو جانے کے بعد ایک دروازہ سا نمودار ہو گیا ہے لوگ

اسے دفینہ وغیرہ خیال کر رہے ہیں، ہم لوگوں نے ابھی تک اُسے ہاتھ نہیں لگایا ہے اب آپ جیسا حکم دیجئے ویسا کیا جائے۔

امیر المومنین نے جواب دیا کہ پہلے میرا یہ خط جو اسی کے ساتھ ملفوف ہے اس دروازے کے اندر لیجا کے ڈال دینا اسکے بعد کھدائی شروع کر دینا۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، کافی کوشش وکاوش کے بعد جب دروازہ الگ ہوا تو سب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ سامنے ایک تخت بچھا ہے اور اس پر تہہ بہ تہہ کفنوں میں لپٹی ہوئی کسی کی مسلّم لاش رکھی ہوئی ہے گنے گئے تو اس پر سونے اور چاندی کے کام سے پلے پٹے ستر کپڑے پڑے ہوئے تھے اور داہنے ہاتھ پر زمرد کی ایک تختی بھی لٹکی ہوئی تھی جس پر عربی کے دو شعر کندہ تھے ان شعروں کا مفہوم یہ تھا:

''جب بادشاہ یا اس کے وزراء اور ذمہ دار عدل وانصاف کے بجائے چوری خیانت اور ظلم ورشوت کا ارتکاب کرنے لگیں تو صرف وہی نہیں پورا ملک بہت جلد تباہ وبرباد ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کے اوپر بھی کوئی حاکم ہے اور کسی نہ کسی دن انھیں اس کے سامنے جا کر جواب دہی کرنا پڑے گی''۔

اس لاش کے سرہانے سبز رنگ کی ایک تلوار بھی لٹکی ہوئی تھی جس پر لکھا ہوا تھا یہ تلوار عاد بن ارم کی ہے۔ عاد بن ارم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار سال قبل گزرا ہے۔

درود کی کثرت

حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

''جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔ اس دن یہاں فرشتوں کی بہت آمد ہوتی ہے''

۔اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

''تم میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے ضرور پہنچایا جاتا ہے''

صحابہؓ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ وفات کے بعد کیا ہوگا؟''

ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے اجسام کو کھائے لہٰذا وہاں بھی اللہ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور رزق بھی پاتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

عذاب کی اطلاع

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار بنو نجار کے ایک باغ سے ہو کر گزر رہے تھے کہ اچانک خچر بدک گیا اور ایسا بدکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرتے گرتے بچے۔ اس جگہ پانچ چھ قبریں بنی ہوئی تھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دریافت فرمایا تو بتایا کہ یہ فلاں فلاں لوگوں کی قبریں ہیں اور زمانہ جاہلیت میں بحالت شرک ان کی موت واقع ہوئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے بیان کیا اس وقت ان لوگوں کو قبروں کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ آپس میں دفن کرنا چھوڑ دو گے تو خدا سے یہ دعا ضرور کرتا کہ اس وقت میں جن کرخت آوازوں کو سُن رہا ہوں ان کا کچھ حصہ تمھیں بھی سُنا دے۔ (مسلم)

نیکیوں کا اثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جب لوگ میت کو دفن کر کے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتی رہتی ہے۔ اسکے بعد اگر میت مومن کی ہوتی ہے تو نماز سر کے پاس، روزہ داہنی طرف زکوٰۃ بائیں طرف اور نفلی کام (مثل صدقہ وخیرات وغیرہ) پیروں کی طرف آ کے بیٹھ جاتے ہیں۔

اب اگر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز حائل ہو جاتی ہے اور کہہ دیتی ہے کہ میری طرف سے تجھے باریابی نہیں ہو سکتی، اگر داہنی طرف سے آتا ہے روزہ حائل ہو جاتا ہے اسی طرح زکوٰۃ بائیں جانب کے عذاب کو روک دیتی ہے پیروں کی طرف سے امور خیر، صدقہ اور احسان وغیرہ اسے بچا لیتے ہیں۔ (ترغیب)

ایصال ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ میت اپنی قبر میں ایسی ہی محتاج ہوتی ہے جیسے کوئی سمندر میں ڈوبنے کے قریب آپہنچا ہو، پھر فرمایا کہ میت کو قبر میں ان تحفوں کا بڑا انتظار رہتا ہے جو اس کے ماں باپ یا بھائی بہن وغیرہ کی طرف سے پہنچتا ہے جب ایسی کوئی دعا اسکو پہنچتی ہے تو وہ دعا اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دعائیں کرنے والے کے سامنے پہاڑوں کے برابر ثواب کی صورت میں منتقل کر کے عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین ہدیہ ان کے واسطے استغفار کرنا ہے''۔ (مشکوٰۃ)

موت کی منزل اول

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو زار و قطار رونے لگتے اور اس قدر روتے کہ داڑھی آپ کی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ یہ حال دیکھ کر کسی نے ان سے سوال کیا کہ دوزخ کے تذکرہ پر تو یہ حال آپ کا ہوتا نہیں مگر قبر کو دیکھکر اتنا روتے ہیں تو فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ''قبر آخرت کی منازل میں پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات حاصل ہوگئی تو پھر اور منزلیں زیادہ دشوار نہیں ہوں گی لیکن اگر اس منزل پر لغزش ہوگئی تو پھر بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی۔ (ترمذی)

کون سا گناہ؟

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو زندگی بھر کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا لیکن جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو اچانک مسکراتے ہوئے کئی مرتبہ ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا:

''کون سا گناہ؟

کون سا گناہ؟

اس کے بعد وہ پھر کچھ نہیں بولے کچھ دنوں کے بعد کسی نے انھیں خواب میں دیکھکر سوال کیا کہ زندگی بھر تو آپ ہنسے نہیں، یہ چلتے چلاتے کیا ضرورت پیش آگئی تھی؟

کہنے لگے کہ جب مجھ پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو کوئی یہ کہتا ہوا سنائی دیا کہ ان کی روح ذرا سختی سے نکالنا، ایک گناہ بھی تو کیا ہے؟

مگر میں نے اس کے بعد ہی ملک الموت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

''آج تو تمھارے لئے خوشی اور مسرت کا دن ہے''

۔ان کے ان الفاظ پر مجھے ہنسی آگئی۔ اور میں ان سے پوچھنے لگا کہ:

''آخر میرا وہ کون سا گناہ بتلایا جا رہا ہے لیکن ملک الموت نے مجھے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

حضرت ابوذر غفاریؓ اپنے آخری زمانہ حیات میں ایک غیر آباد جگہ پر جا کے رہ پڑے تھے۔ اسی اثناء میں ان پر نزع کی کیفیت طاری ہوگئی، اہلیہ صاحبہ اس کسمپرسی کو دیکھ کر رونے لگیں، رونے کی آواز سنتے ہی انھوں نے آنکھیں کھولدیں اور کہنے لگے۔

''روؤ نہیں، بلکہ خوش ہو جاؤ۔ کیونکہ میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کئی اور ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آپ نے بتایا کہ تم میں سے ایک شخص چٹیل وادی میں مرے گا اور پھر اس کے جنازے میں مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری جماعت شریک ہوگی، اور جہاں تک یاد آتا ہے اس وقت وہاں جو لوگ حاضر تھے وہ سب سوا میرے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، اس لئے مجھے امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی میرے ہی حق میں پوری ہوگی اور ضرور کوئی جماعت میری تجہیز و تکفین کے لئے آئے گی، اب تم یہ کرو کہ سڑک پر جا کے بیٹھ جاؤ اور جو قافلہ ادھر سے گذرے اس کو میرے پاس بلالاؤ۔

اہلیہ صاحبہ نے تعمیل حکم کی، تھوڑی ہی دیر میں کچھ لوگ اونٹوں پر سوار آتے دکھائی دیئے۔ انھوں نے آتے ہی پہلے تو اس غیر آباد مقام پر تنہا عورت کو بیٹھا دیکھ کر سوال کیا کہ یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو؟ انھوں نے بتایا کہ قریب ہی کی جھونپڑی میں صحابی رسول ابوذر غفاریؓ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں، تم لوگ اگر کچھ مدد کر سکتے ہو تو مٹی ٹھکانے لگ جاتی۔

پوری جماعت بیک زبان ''فداہ ابانا وامنا'' اُن کے جھونپڑے کی طرف دوڑ پڑی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر ملی ہے تو آپ نے انھیں بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہی بابت یہ پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جنازے میں آکر شریک ہوگی، اس لحاظ سے خود تم لوگوں کے مسلمان ہونے کی بھی حضورؐ بشارت دے گئے ہیں۔

اس کے بعد دیر تک سب کو پند و نصائح فرماتے رہے۔ آخر میں وصیت کی کہ جب میرا دم نکل جائے تو مجھے غسل دے کر تین کپڑوں کا کفن دینا اور بیچ راستہ پر لیجا کر جنازہ رکھدینا جو لوگ سب سے پہلے ادھر سے گذریں ان سے عرض کرنا کہ یہ ابوذر ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھا دو اور یہ کہتے ہی کہتے "بسم اللّٰہ و باللّٰہ و علی ملۃ رسول اللّٰہ" کے حسین کلمات ان کی زبان پر جاری ہوگئے اور ان ہی الفاظ پر پھر ان کی زبان بند ہوگئی۔ (سیرت ابوذر غفاریؓ)

بخشش کی وجہ

امام غزالیؒ اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں حضرت ابوالحسن شافعیؒ کا واقعہ نقل کیا کرتے ہیں کہ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھکر دریافت کیا کہ حضور! امام شافعیؒ نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ درود لکھا ہے:

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ "

تو اس کے عوض میں آپ کی طرف سے ان کو کیا صلہ ملا؟

حضورؐ نے جواب دیا:

"قیامت کے دن ان کو میدان حساب میں بلانے کی تکلیف نہیں دی جائے گی۔"

(روحِ التجلی ص ۴۹)

حسن اتفاق

ایک لڑکی جس کے اعمال اچھے نہ تھے اس کی ماں ہمیشہ اس کو توبہ کیلئے نصیحت کیا کرتی تھی لیکن وہ کم بخت اس کو خشک جواب دے کر ٹال دیا کرتی، یہاں تک کہ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا۔ ماں بیچاری مامتا کی ماری کو سخت غم ہوا کہ دیکھئے اب گناہوں کے جرم میں اس کے ساتھ کیا

سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ بار بار دعائیں مانگتی کہ یا اللہ! میری بچی کو عذاب سے محفوظ رکھنا، اتفاق سے ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی خلاف امید نہایت ہی عیش و آرام سے ہے اور جنت میں ٹہل رہی ہے۔

ماں نے تعجب سے پوچھا کہ "بیٹی! یہ کیا معاملہ ہے؟ کیا واقعی تو آرام سے ہے یا محض میری تسلی کیلئے ایسا کیا جارہا ہے؟

لڑکی نے جواب دیا کہ:

"اے ماں! میں اپنے گناہوں کے سبب سے عرصۂ دراز تک عذاب میں مبتلا رہی لیکن ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص کا میرے قبرستان میں گذر ہوا، وہ قبروں کی ٹوٹی پھوٹی حالت اور یہاں کی ویرانی اور خوفناک وحشت دیکھ کر رو پڑا، یہاں کی قبروں کی حالت دیکھ کر اس کو اپنی موت یاد آگئی۔ اس نے اسی وقت اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور جب اس کے دل نے توبہ کی قبولیت کے متعلق شہادت دیدی تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سو ۱۰۰ بار درود اور کچھ قرآن کی آیات پڑھ کر اس گورستان کے تمام مردوں کو بخش دیا، اس کی برکت سے تمام گناہگاروں کی مغفرت ہوگئی۔ (روحِ التجلی ص ۴۸)

مومن کیلئے پانچ عقوبتیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مومن کے لیے اللہ کے یہاں پانچ قسم کی عقوبتیں ہیں :

۱۔ بیماری...... چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۲۔ مصیبتیں...... گناہ صغیرہ کا کفارہ ہے۔

۳۔ قبر میں عذاب دیا جاتا ہے جب گناہ زیادہ ہوں۔

۴۔ اگر گناہ اس سے بھی زیادہ ہوں تو پل صراط پر روکا جائے گا۔

۵۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ بقدر ضرورت دوزخ میں عذاب ہوگا۔

(بحوالہ مجالس الابرار صفحہ نمبر: ۳۱۵)

گلاب کے پھول سے محبت

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو گلاب کے پھول سے بہت محبت تھی ایک مرتبہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو گلاب سے زیادہ محبت کیوں تھی؟

ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق مبارک سے بنا ہوا ہے۔

فرمایا: ہاں! اگر چہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ نمبر: ۳۰۵) (علمی مقالات، صفحہ نمبر: ۱۱۳، مطبوعہ دار الطائف)

تراشے ایک صندوق میں

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ کتابیں لکھنے کیلئے جو قلم استعمال فرماتے تھے ان کے تراشے ایک صندوق میں جمع کرتے تھے، بوقت وفات وصیت فرمائی کہ انہیں تراشوں کو جلا کر میرے غسل کا پانی گرم کیا جائے۔ کہ شاید یہی میرے لئے وسیلہ نجات بن جائے۔ (علامہ مطلوب حبیب الرحمٰن خان شروانی، علمی مقالات صفحہ نمبر: ۱۱۳، مطبوعہ دار الطائف)

اولین القاب یافتہ لوگ

۱۔ سب سے پہلے خلیفہ کا لقب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا۔

۲۔ سب سے پہلے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا۔

۳۔ سب سے پہلے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا لقب قاضی یوسف کو ملا۔

۴۔ سب سے پہلے وزیر، ابو سلمہ حفص بن سلیمان الخلال کو کہا گیا، یہ ابو العباس سفاح کے وزیر تھے۔

۵۔ سب سے پہلے سلطان، امیر ناصر الدین سبکتگین کے بیٹے، محمود غزنوی کو کہا گیا۔

۶۔ سب سے پہلے ملک، عضد الدولہ فنا خسرو کو کہا گیا۔

۷۔ سب سے پہلے الامیر الکبیر کا لقب مصر میں شیخو کو ملا

(الوسائل الی معرفۃ الاوائل۔ ص: ۸۳، بحوالہ "جواہر پارے" مولانا نعیم الدین)

قرآن اور فرشتے

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نزول آیات کے وقت حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ ہمیشہ چار فرشتے ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ مختلف تعداد میں فرشتوں کی جماعت نازل ہوتی تھی۔

سورہ فاتحہ...... کے ساتھ...... ۸۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔

سورہ انعام...... کے ساتھ...... ۷۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔

آیۃ الکرسی...... کے ساتھ...... ۳۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔

سورہ زخرف...... کے ساتھ...... ۲۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔

سورہ یونس...... کے ساتھ...... ۳۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔

سورہ بقرہ...... کے ساتھ...... ۸۰ ہزار فرشتے نازل ہوئے۔ (الاتقان)

قرآن کا خلاصہ

راضی کرو

۱۔ اللہ جل جلالہ کو عبادت سے۔ ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت سے۔

۳۔مخلوق خدا کو خدمت سے۔(اقوال زریں،امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ)

ایک قلم کے لیے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے نام سے کون ناواقف ہوگا، اپنے دور میں امام المسلمین تھے،ان کے زہد وتقویٰ اور دعوت وجہاد کے ولولہ انگیز اور ایمان افروز واقعات پڑھ کر آج بھی آدمی کے ایمان میں تازگی، روح میں بالیدگی اور جذبات میں زندگی کی موجیں مچلنے لگتی ہیں، ایک مرتبہ انھوں نے شام میں کسی سے قلم مستعار لیا، واپس کرنا بھول گئے اور ایران کے شہر مرو آئے تو وہ قلم یاد آیا، وہاں سے دوبارہ شام کا سفر کیا اور جا کر قلم اس کے مالک کو لوٹایا۔

(بحوالہ تاریخ بغداد جلد نمبر:۱۰،صفحہ نمبر:۱۶۷)

حضور ﷺ کا غلام سفینہ اور شیر

امام حاکم رحمہ اللہ اپنی کتاب "المستدرک" میں حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) شیر نے میرے اوپر حملہ کرنا چاہا تو میں نے اس سے کہا:

اے ابوالحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں تو اس نے اپنا سر نیچے کیا اور آگے بڑھ کر مجھے اپنے کندھے سے دھکیلا، یہاں تک کہ مجھے جھاڑی سے نکال کر راستے پر لے آیا اور پھر دھاڑا تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ مجھے الوداع کر رہا ہے۔(اخرجہ الحاکم فی المستدرک)

یہ چمن یونہی رہے گا

دارالعلوم دیوبند پر ایک وقت ایسا بھی گذرا ہے کہ مہتمم سے لے کر دربان تک سب اہل نسبت بزرگ تھے۔ حاجی عبداللہ صاحب دربان تھے نوشت وخواند کچھ نہ تھی لیکن صاحب نسبت بزرگ تھے۔ صبح صادق پر جو دارالعلوم میں گھنٹہ بجتا، اسکے بجانے کا کام انہی کے سپرد تھا، پہلی ضرب لگاتے تو زبان پر "سبحان اللہ" ہوتا دوسری ضرب پر "الحمد للہ" اور تیسری پر "اللہ اکبر" کے ایک نعرے کے ساتھ زبان پر یہ شعر عجب کیفیت سے لاتے۔

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں ☆ اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

یہ منظر ایسا ہوتا کہ جو سنتا بے اختیار اس پر بکاء طاری ہو جاتی، حاصل یہ کہ ایک مثالی جگہ ہے اسے نہ جانے کیسی کیسی نسبتیں حاصل ہیں؟ یہاں اگر کم سے کم درجے کا طالب علم آتا ہے تو اس کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے۔اس جگہ رہ کر محروم رہنے کا کوئی سوال نہیں۔

(ماخذ خطبات حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

نسیان

ایک بدشکل عورت ایک کریہہ المنظر عطار کے سامنے ٹھہر گئی۔ جب عطار نے اس کو دیکھا تو کہا:

"واذا الوحوش حشرت" (اور جنگلی جانور اکٹھے کئے جائیں گے)

یہ سُن کر عورت نے کہا:

"وضرب لنا مثلا ونسی خلقه"

(اور ہمارے لئے تو مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا)۔

(بحوالہ خزینہ، صفحہ نمبر:۲۷۵،از مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب)

رفیقہ حیات شریک مطالعہ

جن دنوں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ تفسیر لکھ رہے تھے معمول یہ تھا کہ دو بجے رات کو اٹھ بیٹھتے، لکھنا شروع کر دیتے۔ موسم گرم ہوتا تو زلیخا پنکھا جھلتی، کئی دفعہ رات کو جاگنے سے نرگسی آنکھوں میں سرخ ڈورے پیدا ہو جاتے۔

ایک دفعہ حمیدہ سلطان کی والدہ نے پوچھا: "بھاوج! آنکھیں گلابی ہو رہی ہیں" جواب دیا "رات بھر مولانا کو پنکھا جھلتی رہی ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جاگیں، محنت کریں، تفسیر لکھیں اور میں آرام سے سوتی رہوں؟"

(بحوالہ سراغ زندگی، صفحہ نمبر:۳۳،از مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب)

اتباع سنّت سے محبوبیت کا راز

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ہیئت (وضع) بناتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے محبوب کا ہم شکل ہے۔

پس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے۔ (اللہ تک پہنچنے کا سب سے قریب راستہ ہے)۔

(بحوالہ کمالات اشرفیہ، فرمودات حکیم الامت حضرت تھانوی صاحب رحمہ اللہ)

ترجمہ

ایک لغت کو دوسری لغت میں بیان کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں:

مترجم: "وھو الترجمان بضم تاء وفتحھا والجیم مضمومة فیھما."

ترجمہ: میں تاء اصل ہے زائد نہیں ہے جیسے: جوہری نے تاء کو زائد کہا ہے اور اس کو "رجم" کے فعل میں ذکر کیا ہے۔ (بحوالہ بحرالجواہر صفحہ نمبر ۵۸)

علماء کے لئے سرورِ عالم ﷺ کی ایک دعا

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اہل علم بہت دور دور تک دعوت الی اللہ کے لئے ملکوں پھرتے ہیں۔ حضرت والا کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اہل علم کے لئے دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ!

"میری امت کے علماء کا رزق سارے عالم میں منتشر فرما دے۔ اور وہ لوگ خوش نصیب ہیں جن کے حق میں یہ دعا قبول ہوئی ہے۔"

اور یہ بھی سن لو مولوی کو جو دعوت ہے یہ اس پر کوئی احسان نہیں ہے۔ یہ علماء کو حضور ﷺ کی دعا لگی ہے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ:

"اے اللہ! میری امت کے علماء کا رزق سارے عالم میں منتشر فرما دے تا کہ جب وہ اپنے رزق کے لئے جائیں تو میرا دین بھی پھیلائیں"۔

لہٰذا دعائے پیغمبر ﷺ کے صدقے میں ہم کھاتے ہیں لیکن جس کو کسی عالم کی دعوت کی توفیق ہوئی تو سمجھ لو دعائے پیغمبر اس کے حق میں قبول ہوگئی اور یہ اس کے لئے مبارک بادی اور بشارت ہے کہ جہاں جہاں بھی وہ عالم اس روٹی کی طاقت سے تقریر کرے گا تو اس کا ثواب اس کھلانے والے کو بھی ملے گا۔

(ماخذ مواعظ دردِ محبت جلد نمبر ۶ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب)

فاضل و قاسم

ایک مرتبہ مولانا محمد قاسم صاحب کے پاس آپ کے خادم مولوی فاضل حاضر تھے۔ مولانا نے ان کو مٹھائی تقسیم کرنے کے واسطے فرمایا انہوں نے تقسیم کر دی۔ آخر میں اس میں اتفاق سے تھوڑی سی مٹھائی بچ گئی تو آپ نے فرمایا "الفاضل للقاسم" (یعنی بچی ہوئی مٹھائی قاسم کی یا تقسیم کنندہ کی ہے) انہوں نے جواب دیا "الفاضل للفاضل والقاسم محروم" (یعنی فاضل مٹھائی تو مسمی فاضل کی ہے اور قاسم محروم ہیں یا یہ کہ بچی ہوئی مٹھائی صاحب فضیلت یعنی آپ کی ہے اور تقسیم کنندہ محروم ہے۔) اہل علم کے لطیفے بھی علمی ہوتے ہیں۔

(حکایات اولیا، صفحہ نمبر ۲۲۴)

حرام کا لقمہ

حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالنے سے چالیس دن کی عبادت نامقبول بن جاتی ہے۔

(بحوالہ شوقِ تفسیر صفحہ نمبر ۳۴)

بکواس سے بچو

ابوعثمان الجاحظ کہتے ہیں: ہر گفتگو کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اور سننے والوں کی دلچسپی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، لہٰذا جو گفتگو برداشت سے باہر ہو جائے اور سننے والوں کو بیزاری اور اکتاہٹ کا شکار کر دے، وہ فاضل گفتگو سراسر بکواس ہے۔ (بحوالہ ان الدنیا والدین صفحہ نمبر ۲۹۹)

ذہانت

خلیفہ معتصم باللہ اپنے وزیر خاقان کی عیادت کے لئے گیا۔ خاقان کا بیٹا فتح اس وقت بچہ تھا خلیفہ نے اس سے پوچھا کہ میرا محل اچھا ہے یا تمہارے والد کا مکان؟

بچے نے برجستہ کہا کہ:

اس وقت میرے والد کا مکان اچھا ہے۔ کیوں کہ یہاں امیر المومنین رونق افروز ہیں۔ خلیفہ کے ہاتھ میں ایک نگینہ تھا۔ اس نے وہ بچے کو دکھایا اور اس بچے سے پوچھا تم نے اس نگینہ سے اچھی کوئی چیز دیکھی ہے؟ بچے نے کہا جی ہاں یہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے۔

(بحوالہ قرینہ، صفحہ نمبر ۲۶۹، از مولانا اسلم شیخوپوری، مطبوعہ المصدف پبلشرز کراچی)

تفسیر حدائق ذات بهجة

یہ تفسیر علامہ ابو یوسف عبد السلام بن محمد القزوینیؒ المتوفی ۴۸۳ھ کی ہے جو تین سو جلدوں میں ہے۔

داؤدی نے "طبقات المفسرین" میں لکھا ہے کہ ابن نجار نے کہا:

میں نے اسے پانچ سو جلدوں میں پایا ہے، یہ غرائب اور عجائب کا مجموعہ ہے۔

واتبعوا ماتتلوا الشیطن کی تفسیر میں پوری ایک جلد ہے۔

(بحوالہ سمت لاہوری صفحہ نمبر ۳۳ مولف مولانا نور الدین فتح پوری)

گٹھلیوں کا انبار

کسی دعوت کی مجلس میں رسول اللہ ﷺ مع دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ چھوہارے کھا رہے تھے۔ اور گٹھلیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پھینکتے جاتے تھے۔ کھا چکنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اف! آپ نے اتنے چھوہارے کھائے کہ گٹھلیوں کا انبار لگا پڑا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "جی ہاں! مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ" آپ چھوہارے مع گٹھلیوں کے کھا گئے۔" (بحوالہ حزن اخلاق صفحہ نمبر ۱۳۸۲ز مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

بچپنا

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ نوعمری ہی میں مسند تدریس پر فائز ہو گئے تھے۔ ایک دن آپ پڑھا رہے تھے، بڑے بڑے مشائخ اور معمر حضرات حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ دوران درس دو چڑیا لڑتی بھڑتی آپ کے سامنے ہی گر گئیں آپ نے چپکے سے عمامہ اتارا اور ان کے اوپر پھینک دیا۔ تلامذہ جن میں سے اکثریت آپ سے بڑی عمر کے لوگوں کی تھی حیران رہ گئے، اور تعجب کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ آپ نے ان کی اس کیفیت کو محسوس کر لیا اور فرمایا

"الصبی صبی ولو کان ابن نبی" بچہ بچہ ہوتا ہے اگر چہ نبی کا بیٹا (اور شیخ وقت) ہی کیوں نہ ہو۔ (بحوالہ خزینہ صفحہ نمبر ۲۶۶ از مولانا محمد اسلم شیخوپوری)

جمل کا چھ طرح جمع ہونا

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ مظہر اللغات میں فرماتے ہیں: کوئی لفظ ایسا نہیں جس کی چھ طرح جمع آتی ہو سوائے لفظ جمل کے، اس کی جمع اجمل واجمال وجامل وجمال وجمالۃ وجمالات آتی ہے۔ (بحوالہ نوادر الاصول صفحہ نمبر ۲۳۲)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

آپ کی تصانیف کی تعداد المختصر (۷۸) ہے صرف ایک کتاب "یاقوت التاویل" کی چالیس ۴۰ جلدیں ہیں بیس ۲۰ سال کی عمر سے یہ کام شروع کر دیا تھا۔

(بحوالہ مطالعہ کی اہمیت صفحہ نمبر ۱۰۴ مطبوعہ دار الھدیٰ کراچی۔)

اکابر کا فتویٰ دینے میں احتیاط......؟

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کوئی بات دریافت کی۔

آپ نے جواب دیا: مجھے یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہیں ہے۔

اس شخص نے کہا: "میں تو آپ کے سوا کسی کو اس منصب کے لائق جانتا ہی نہیں! اسی لئے آپ کے پاس آیا۔"

حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لاتنظر الیف طول لحیتی و کثرۃ الناس حولی."

ترجمہ: "میری لمبی داڑھی اور میرے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ کو مت دیکھو۔"

(بحوالہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱)

رہنمائی

تاریک رات تھی۔ ایک شخص نے ایک نابینا کو دیکھا۔ نابینا اپنے کندھے پر پانی کا گھڑا رکھے ہوئے۔ ہاتھ میں چراغ لئے آرہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ تو اندھا ہے۔ تجھے چراغ سے کیا فائدہ؟

اندھے نے جواب دیا: میں نے یہ چراغ تجھ جیسے اندھوں کے لئے لیا ہے۔

(بحوالہ خزینہ صفحہ نمبر ۲۸۸ از مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب مطبوعہ الصدف پبلشرز کراچی)

میرا یہ تحفہ

کسی ادیب نے اپنے ایک دوست کے لئے تحفۃً ایک کتاب بھیجی اور اسے لکھا: میرا یہ تحفہ...... عزیزم...... نفاق سے پاک کرتا ہے محنت کی تربیت دیتا ہے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ زیادہ الٹنے پلٹنے سے یہ بوسیدہ ہوگی، دن رات سفر یا حضر میں دل بہلانے کا بہترین ذریعہ ہے، دنیا وآخرت کی صلاح کا ذریعہ ہے، تنہائی کا بہترین ساتھی ہے، بہترین قصہ گو ہے، فرمانبردار گفتگو کرنے والے کی طرح دوست اور ہم نشین ہے۔

(بحوالہ المحاسن والمساوی صفحہ نمبر ۶)

دلچسپ جواب

مطلب بن محمد رحمۃ اللہ علیہ مکہ کے قاضی تھے اور ان کی زوجیت میں ایک ایسی عورت تھی جس کے چار شوہر مر چکے تھے۔ جب قاضی صاحب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو وہ ان کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ مجھے کس کے پاس زندگی بسر کرنے کی وصیت کرتے ہو؟ قاضی صاحب نے برجستہ جواب دیا: چھٹے بدنصیب کے پاس۔

(بحوالہ پرچھائیاں صفحہ نمبر ۸۹)

جن سے عجیب فرمائش

مولانا کوثر نیازی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جنات کے بارے میں ایک ذاتی مشاہدہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: مفتی صاحب نے فرمایا:

''ایک زمانے میں خود میری بیوی پر جن مسلط ہوگیا، میں نے اس سے بات چیت کی تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہے، میں نے اس سے ثبوت چاہا کہ وہ واقعی جن ہے تو اس نے کہا کہ آپ کچھ فرمائش کر کے دیکھ لیں، میں نے عجیب فرمائش کی کہ الائچی کے درخت سے ایک ایسی سبز ٹہنی لے کر آؤ جس پر سبز الائچی لگی ہو۔ اب یہ درخت ہمارے ہاں تو ہے نہیں، میں نے سوچا کہاں سے لائے گا، تھوڑی ہی دیر میں سبز شاخ پر سبز الائچی میری گود میں تھی۔ اب میں نے اس کی مسلمانی کا امتحان لیا، میری بیوی عربی نہیں جانتی تھی، میں نے

کہا ''قصیدہ بردہ'' کے کچھ عربی اشعار سناؤ، اس نے فرفر پورا قصیدہ سنانا شروع کر دیا۔ (بحوالہ کتابوں کی درسگاہ میں صفحہ نمبر ۹۶ از علامہ ابن الحسن عباسی صاحب)

عقائد باطلہ کی تردید میں تین سو (۳۰۰) کتابیں

حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد باطلہ کی تردید میں جلیل القدر کتابیں تصنیف کی کل تعداد تین سو ۳۰۰ ہے۔ اور بعض کتابوں کی جلدیں دس دس اور بارہ بارہ ہیں۔

(بحوالہ تاریخ دعوت وعزیمت جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۷)

اگر تم پر کوئی غم آ پڑے

صالحین میں سے ایک بزرگ کا واقعہ ہے، کہ ان پر کوئی مشکل آپڑی اور معاملات اتنے بگڑے کہ ان پر مایوسی طاری ہوگئی، ایک دن وہ کہیں جا رہے تھے اور یہ کہتے جا رہے تھے:۔

ذلت کی شام ہونے سے پہلے!
موت آجائے تو بہتر ہے!

کہ اتنے میں انہیں ایک سرگوشی سنائی دی، مگر کوئی دکھائی نہیں دیا۔ یا پھر نیند کی حالت میں انہوں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا:۔

ارے اے نادان انسان سن!
اگر تجھ پر آپڑا کوئی غم!
الم نشرح کا کر خیال!
جب بھی تیرا سینہ ہو تنگ!

ان بزرگ کا کہنا ہے: کہ اس کے بعد سے میں نے اپنی ہر نماز میں الم نشرح کی قرأت کو اپنا معمول بنالیا تھا...... اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کی تنگی، میرے رنج وغم دور فرمائے اور میرے معاملات آسان فرمائے۔ (بحوالہ الفرج بعد الشدۃ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۸)

استقامت اہل محبت کی خاص شان ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خیر الاعمال ادومها وان قل"

سب سے بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ اسے استقامت کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں جو آئے اس کو چھوڑ دیا جائے۔

بمبئی کے سمندر پر اختر کھڑا تھا میر صاحب بھی تھے۔ ایک طوفان آیا وہیں ایک مرغابی بیٹھی تھی ایک اعشاریہ آگے پیچھے نہیں ہوئی بیس پچیس فٹ اوپر چلی گئی اب میں غور سے دیکھ رہا ہوں کہ جب نیچے آئے گی تو یہ آگے پیچھے ہوتی ہے یا اس نوے درجہ کے زاویہ قائمہ پر آتی ہے جب طوفان نیچے آیا تو بالکل نوے ڈگری پر نیچے آئی ہے ایک اعشاریہ کا فرق نہیں تھا۔ مومن کی بھی یہی شان ہونی چاہئے کہ کچھ بھی حالات ہوں ملامتوں کا طوفان ہو لیکن وہ اللہ کی راہ پر مستقیم رہے۔

کہاں تک ضبط غم ہو دوستو راہ محبت میں
سنانے دو تم اپنی بزم میں میرا بیان مجھ کو
اختر ایک ادنیٰ سا گدا ہے

حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

گدائے میکدہ ام ایک وقت مستی ہیں

حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

کہ میں اپنے پیر سلطان نجم الدین کبریٰ کا ایک ادنیٰ غلام ہوں ان کی خانقاہ کا ایک ادنیٰ بھیک منگا ہوں، لیکن جب اللہ کی یاد میں اور اللہ کی محبت میں مست ہوتا ہوں تو......

ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

آسمانوں پر ناز کرتا ہوں اور ستاروں پر حکومت کرتا ہوں۔

(بحوالہ علامات اہل محبت صفحہ نمبر ۳۰ مواعظ درد محبت جلد نمبر ۳)

لفظ "لَـنَـا"

ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ تینوں کہیں جا رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیچ میں تھے۔ ان کا قد دونوں سے چھوٹا تھا۔ اس پر انہوں نے

چھاؤں دیکھ کر کہا"

علی رضی اللہ عنہ! تم ہم میں ویسے ہی ہو جیسے لفظ "لنا" میں نون ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہاں! لیکن اگر میں درمیان میں نہ ہوں تو تم "لا" ہو جاؤ۔

یعنی تم دونوں میرے بغیر کچھ نہیں۔

(بحوالہ مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۳۸۲، از مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

خسرو کی تحقیق

خسر بضم الخاء و بکسر الخاء، دونوں مستعمل ہوتے ہیں مگر بکسر الخاء اولیٰ ہے اس لئے کہ اس کی عربی بکسر الکاف مستعمل ہے۔

بعض نے کہا ہے:

یہ مرکب ہے "خور" بمعنی آفتاب اور "سوچہ" بمعنی فروغ سوچہ سے چہ کو حذف کر کے سین کو راء پر مقدم کر دیا خسرو ہو گیا بمعنی "روشن آفتاب"

بعض نے کہا:

اصل میں خوش رو تھا بمعنی خوبرو۔ پورا نام خسرو بن سیاوش بن کیکاؤس ہے۔

نیز پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں کا نام بھی خسرو ہے جو کہ شیریں کا عاشق تھا، تمام بادشاہوں کو بھی خسرو کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ شرح ماء عامل گلدستہ صفحہ نمبر ۵)

جبر و قدر

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ، انسان مختار ہے یا مجبور؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا:

اپنی ایک ٹانگ اٹھاؤ! اس شخص نے ایک ٹانگ اٹھالی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا اب دوسری ٹانگ بھی اٹھاؤ۔ اس نے مجبوری ظاہر کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے۔ بس یہی انسان کی مختاری و مجبوری کی مثال ہے۔

(بحوالہ خزینہ صفحہ نمبر ۲۱۸ از مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب مطبوعہ الصدف پبلشرز کراچی)

کتاب سب سے بہترین مؤنس ہے

ایک شاعر، علی بن ہارون۔یحیٰی الندیم کہتا ہے:

جدا ہوگئے میرے مؤنس کبھی!
کتاب کو دوست بنایا جبھی!
کبھی وہ بہترین شاعر ہے تو!
کبھی ہے بہترین لطیفہ گو!
چھپے ہیں اس میں احکام بیشمار!
غور کرنے والوں کے لئے ہیں فائدے ہزار!
رازوں سے تنگ جب ہوجائے سینہ!
کتاب کو دے دیتا ہوں رازوں کا خزینہ!
جب تک ہوں زندہ کہوں گا یہی!
کتاب سے بڑھ کر کوئی مؤنس نہیں!

(بحوالہ المحاسن والمساوی صفحہ نمبر ۱۲)

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے: حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور ساڑھے نوسو برس تک قوم کو اللہ جل جلالہ کی طرف دعوت دیتے رہے اور پھر طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے۔

اس حساب سے نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار پچاس سال بنتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب نوح علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے اور کہا: پیغمبروں میں سب سے لمبی عمر آپ کو ملی ہے، آپ نے دنیا کیسی پائی؟

فرمایا: جیسے ایک شخص کسی ایسے مکان میں داخل ہوا جس کے دو دروازے تھے، ایک دروازہ سے داخل ہوکر تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد دوسرے دروازہ سے نکل گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت نوح علیہ السلام نے دو سال میں کشتی بنائی تھی اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تین سال میں کشتی بنائی تھی، اس کے طول وعرض میں اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کشتی کا طول تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اس کی اونچائی تیس گز تھی اور یہ ساج کی لکڑی کی تھی۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:!

س کا طول بارہ سو گز اور چوڑائی چھ سو گز تھی اور یہ تیس سال میں بنی تھی۔

نوح نہ صد سال دعوت می نمود
ومبدم انکار قومش می فزود

ترجمہ: ''حضرت نوح علیہ السلام نوسو سال دعوت دیتے رہے لیکن قوم کا انکار روز بروز بڑھتا رہا۔'' (بحوالہ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۰ تفسیر معارف القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ: ۳۸۵ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ثمرۂ شرم وحیاء

انسان کی شرم وحیا، اسکی عزت وآبرو کی حفاظت کرتی ہے، اس کی برائیوں کو دفن کر دیتی ہے، اس کی خوبیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ جب کہ جس کی شرم وحیا ختم ہوجائے، اس کی خوشی فنا ہوجاتی ہے اور جس کی خوشی اور مسرت ختم ہوجائے وہ لوگوں پر بوجھ بن جاتا ہے اور لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، جس کو نفرت ملتی ہے اس کو اذیت پہنچتی ہے اور جسے اذیت پہنچتی ہے وہ غمگین ہوجاتا ہے اور جسے غم ملتا ہے وہ اپنی عقل اور حواس کھو بیٹھتا ہے اور جس کی عقل پر بن آئے تو سمجھو وہ خود اپنی ذات کا سب سے بڑا دشمن اور مخالف بن جاتا ہے۔

جس کے پاس حیا نہیں، اس کی کوئی دوا نہیں!
جس کے پاس وفا نہیں اس کے پاس حیا نہیں!
جس کی کسی سے دوستی نہیں، اس کے پاس وفا نہیں!
اور جس کی شرم وحیا ہی ختم ہوجائے تو پھر وہ جو کرے کم ہے، جو کہے کم ہے!

(بحوالہ روضۃ العقلاء صفحہ نمبر ۵۸)

معیار ترقی

لوگوں نے کہا کہ دیکھو ترقی ہوگئی۔ لوگ چاند پر پہنچ گئے زمین بھی مخلوق چاند بھی مخلوق تو یہ ترقی کیا ہے۔ ترقی یہ ہے کہ زمین سے چلے اور خالق تک پہنچ جائے۔

(بحوالہ شوق فقیر صفحہ نمبر ۵۱)

علماء کی عزت

حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ سے والی قلات نے کوئٹہ کی ایک مسجد میں، مجھ سے کہا کہ علماء کی کوئی عزت نہیں کیا وجہ ہے؟

میں ابھی جواب دینے بھی نہ پایا تھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک عورت نے مجھ سے کہا:

''مولوی صاحب! میرے اس لڑکے کو دم کردیں اور ہاتھ پھیر دیں یہ بیمار ہے۔

''والی قلات کھڑے دیکھتے رہے میں نے لڑکے کو دم کر کے والی قلات سے کہا:

''خدا نے آپ کے سوال کا جواب مجھ سے پہلے دے دیا، غور کیجئے! میں پشاور کا رہنے والا ہوں یہاں کا رہنے والا نہیں، یہ عورت بھی بلوچ ہے اور آپ بھی بلوچ ہیں، ہے بھی آپ کی رعایا لیکن کیا وجہ ہے کہ اس نے آپ سے ہاتھ پھیرنے کو نہیں کہا مجھ سے کہا ہے، کیا میرے ہاتھ سونے اور آپ کے ہاتھ چاندی کے ہیں؟

دیکھئے! اس عورت نے مجھے اہل العلم میں سے سمجھا علم کی عزت اس کے دل میں تھی اس لئے مجھ سے کہا اور آپ سے نہیں کہا، اللہ کا ارشاد ہے:

''''تم میں سے اللہ ایمانداروں کے اور ان کے جنہیں علم دیا گیا ہے، درجے بلند کرے گا۔''

علم کی عزت رہے گی یہ قدر و منزلت رہتی دنیا تک باقی رہے گی۔ غریب مولوی جس کے پاس پاؤ بھر آٹا بھی نہیں ہوتا لوگ اس کے پاس تو برکت اور دعا کے لئے آتے ہیں لیکن دوسروں کے پاس نہیں جاتے کیوں؟

اس لئے کہ خدا نے علماء کو خاص عزت دی ہے۔

(حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہ)

حق پسند

عبداللہ بن حسن عنبری ؒ دوسری صدی ہجری کے اکابر علماء میں سے ہیں، وہ بصرہ کے قاضی بھی رہے، ان کے شاگرد عبدالرحمٰن بن مہدی ؒ نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب درست نہیں دیا، شاگرد نے کہا:

''حضرت! شاید آپ سے غلطی ہوگئی، صحیح جواب یہ ہونا چاہئے'' بڑے علماء اپنی غلطی کی اصلاح سے نہیں شرماتے اور وہ بڑے ہوتے بھی اسی لئے ہیں، بڑا ہونا یہ نہیں کہ غلطی معلوم ہونے کے بعد بھی اسی پر ڈٹا رہا جائے، یہ بڑائی نہیں، ہٹ دھرمی کہلاتی ہے، عبداللہ بن حسن عنبری ؒ نے اپنے شاگرد کے صحیح جواب سننے کے بعد بہت ہی کارآمد جملہ ارشاد فرمایا:

''آپ چھوٹے ہیں لیکن بات آپ ہی کی درست ہے، میں بھی آپ ہی کے جواب کی طرف رجوع کرتا ہوں اس لئے کہ باطل میں ''سر'' اور ''رئیس'' بننے سے مجھے حق میں ''دم'' اور ''تابع'' بننا زیادہ محبوب ہے۔'' (رواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۶)

اپنے دوست سے کیسا تعلق ہے تمہارا؟

ایک اعرابی سے پوچھا گیا: اپنے دوست سے کیسا تعلق ہے تمہارا؟ تو وہ بولا: دوست ہے کہاں؟ بلکہ دوست جیسا بھی کہاں ہے؟ بلکہ دوست جیسے، کا جیسا بھی کہاں ہے؟ قسم خدا کی نفرتوں کی آگ وہی دہکاتے ہیں، جو دوستی کے دعوے کرتے ہیں اور نصیحت کا اظہار کرتے ہیں، جب کہ درحقیقت وہ دوستوں کی کھال میں دشمن ہوتے ہیں۔ (بحوالہ الشہاب الثاقب صفحہ نمبر ۳۸)

گناہوں سے بچنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے

دل کو اللہ نے اپنی اور صرف اپنی محبت کے لئے بنایا ہے، اس کے علاوہ اس میں کسی بھی چیز کی محبت کا وجود اللہ کو پسند نہیں ہے۔ عشق حقیقی صرف اللہ سے اور فکر صرف آخرت کی ہونی چاہئے جو ایسا نہیں کررہے وہ دنیا کے دھوکے میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ چند واقعات حضرت والا نے بیان فرمائے جنہیں پڑھ کر نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

بدایوں، یوپی کا ایک شہر تھا، جس کو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ مزاحاً فرمایا کرتے تھے کہ

بدایوں ہی تھا محاورہ ہے اردو کا، وہاں ایک شاعر گزرا ہے فانی بدایونی۔ ایک دن اس کی بیوی ناراض ہوگئی اور بولنا چھوڑ دیا تو اس ظالم کا شعر سنو تب پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیں کتنا ڈرنا چاہئے ایک بیوی کی ناراضگی سے ایک ظالم پر دنیاوی عشق میں کیا اثر مرتب ہوا اور اللہ کی نافرمانی ہم بے تحاشا کرتے ہیں اور نظر ادھر اُدھر مارتے ہیں مگر ہمارے قلب میں ذرا بھی زخم اور غم نہیں آتا۔ آہ نکلتی ہے ایسے وقت دوستو! دیکھو شاعر فانی بدایونی کیا کہتا ہے، کہ میری بیوی آج کل ناراض ہے اس کی تعبیر اس نے کیا کی......

ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبض کائنات
جب مزاج یار کچھ برہم نظر آیا مجھے

ساری دنیا ہی کی نبض ڈوب گئی کیونکہ میری بیوی آج کل ناراض ہے۔ سنا آپ نے اپنی ہی نبض کو ظالم کہتا کہ ڈوب گئی تو کچھ بات تھی لیکن کہہ رہا ہے ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبض کائنات یعنی میری بیوی ذرا سی ناراض ہوئی تو میری دنیا تلخ ہوگئی لیکن ظالم نے محبت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔ (بحوالہ مواعظ درد محبت جلد نمبر ۳ نور ہدایت اور اس کی علامات صفحہ نمبر ۲۸)

ٹوپی

مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نیاز مند نے کہا کہ حضور کم سے کم ٹوپی تو پہن لیا کیجئے۔ مولانا نے برہمی سے جواب دیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ارے میری ٹوپی تو اسی دن اتر گئی تھی جس دن دلی کے لال قلعے سے ہندوستان کا جھنڈا اترا تھا۔ اور وہاں انگریزوں نے اپنا جھنڈا گاڑا تھا۔ (بحوالہ خزینہ صفحہ نمبر ۲۸۵، از مولانا اسلم شیخوپوری صاحب)

استاذ کا ادب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں کسی بزرگ صحابی سے کوئی حدیث دریافت کرنے جایا کرتا تو ان کے مکان پر پہنچ کر آواز یا دستک دینے سے پرہیز کرتا اور دروازے کے باہر بیٹھ جاتا، تا کہ جب وہ خود ہی تشریف لائیں گے تو اپنا مدعا عرض کر دوں گا۔

وہ جب باہر تشریف لاتے اور مجھے دیکھتے تو فرماتے: ''اے ابن عم رسول اللہ! آپ

جب آئے تو آپ نے دروازہ پر دستک دے کر اطلاع کیوں نہ دی؟''

فرماتے: حق تعالیٰ نے پیغمبر کے پاس آنے والوں کو یہ ادب سکھایا ہے:

(ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم)

یعنی اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کی طرف نکل کر باہر آ جاتے تو بہتر تھا، لہٰذا میں نے چاہا کہ جس سے میں اس پیغمبر علیہ السلام کا علم حاصل کر رہا ہوں اس کا بھی اسی طرح ادب کروں۔ (بحوالہ تفسیر معارف القرآن جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۳۳۹ مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ضعیف حدیث

کسی بزرگ سے ایک بڈھے نے پوچھا کہ وتروں کے بعد سبحان الملک القدوس کہنا کیسا ہے ان بزرگ نے کہا کہ ہاں مسنون ہے حدیث سے ثابت ہے۔ کہنے لگا وہ حدیث تو ضعیف ہے۔ انہوں نے ظرافت سے کہا تم بھی تو ضعیف ہو تم بھی کہاں کے قوی ہو۔

(بحوالہ پرچھائیاں صفحہ نمبر ۹۷)

امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ

امام کسائی کا نام ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن عثمان بن فیروز کوفی ہے، قراء سبعہ میں سے ایک مشہور قاری ہے۔

امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے علم نحو کبر سنی میں حاصل کیا، واقعہ یہ ہوا تھا کہ ایک دن امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ پیدل چلتے چلتے تھک کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے: ''عییت'' یعنی میں تھک گیا۔

اس پر کسی نے اعتراض کیا اور کہا: آپ نے غلط لفظ ادا کیا۔

امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: کس طرح، کیا غلطی ہوئی؟

اس شخص نے جواب میں کہا کہ اگر آپ کو اظہار تھکان مطلوب تھا تو آپ کو کہنا چاہئے تھا: ''اعییت'' اور اگر انقطاع حیلہ کا اظہار مطلوب تھا تو ''عییت'' کہنا چاہئے تھا۔

معترض کی زبان سے یہ بات سن کر امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ بہت شرمندہ ہوئے اور علم نحو کی تحصیل میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ اس میں ماہر کامل ہوگئے۔

(بحوالہ حیاۃ الحیوان جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۹)

بیس ہزار کھجور کے درخت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرب کے ایک رئیس نے درخواست کی کہ مجھے بصرہ میں مکان بنوانا ہے۔ مجھے سالم کھجور کے بیس ہزار درخت تعمیر مکان کے سلسلہ میں درکار ہیں۔ ان کی بہم رسانی میں میری امداد فرمائی جائے۔ آپ نے درخواست کی پاپشت پر لکھوایا'' کیا تم بصرہ میں گھر بنانا چاہتے ہو، یا بصرہ کو اپنے گھر میں بسانا چاہتے ہو؟''

(بحوالہ مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۳۸۲، از مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتے ہیں

ایک عالم کے ایک دوست تھے، جو کسی مشکل میں پڑ گئے تو انہوں نے اپنے دوست کو لکھا:

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس لئے آزماتے ہیں، تاکہ وہ ان کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار کرے اور ان سے مدد طلب کرے اور ان کی دی ہوئی نعمتوں کا تجدید شکر کرے اور مصیبت میں اس سے فریاد کرے، کیونکہ دوام نعمت وعافیت انسان کو مغرور اور استراحت کا شکار بنا دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے اوپر ناز کرنے لگتا ہے اور اپنے رب کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے، شاعر کہتا ہے:

اللہ کی ذات سے بندہ ہو جائے گر غافل!
سرزنش سے بچنے کی کوشش ہوتی ہے لاحاصل!
شکر گر کرتا ہے، نعمت کو ہو حاصل دوام!
ناشکری کرنے والوں کا، عبرتناک ہے انجام!

(بحوالہ الفرج بعد الشدۃ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷)

حجاج کے قتل کرنے کی عادت

مدائنی نے اپنی کتاب ''الفرج بعد الشدۃ'' میں ذکر کیا ہے کہ:

حجاج کے قیدیوں میں سے ایک قیدی نے ہمیں بتایا کہ زاویہ والے دن میں ابن الاشعث کے ساتھیوں میں سے ایک قیدی تھا۔

حجاج بن یوسف نے عام قیدیوں کو قتل کرنا شروع کیا تو ہماری تھوڑی سی جماعت باقی رہ گئی۔ چنانچہ حجاج ایک آدمی کے پاس اس کی گردن اڑانے کے لئے آیا تو اس نے کہا: اے حجاج! خدا کی قسم! اگر ہم نے برا کام کیا ہے تو تم نے سزا دینے میں کون سی رعایت برتی ہے۔ اور اگر ہم نے ذلت کا کام کیا ہے تو تم نے کون سا معاف کر دیا۔

حجاج نے کہا: اسے چھوڑ دو، تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد حجاج نے اس سے کہا: مجھے بتاؤ تم نے یہ کیسے کہا؟

تو اس نے بات دہرا دی۔

حجاج نے کہا: اس نے مجھ سے سچ بولا ہے۔ خدا کی قسم! تف ہوان مردہ لاشوں پر، کیا ان میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ہم کو تنبیہ کرتا جیسا کہ ہمیں اس شخص نے اپنے بارے میں اور باقی قیدیوں کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔

حجاج نے کہا: ان سب کو رہا کر دو۔ (بحوالہ الفرج بعد الشدۃ والضیقۃ، صفحہ نمبر ۱۰۰)

خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر سے بارہ جنازے نکلے

علی بن قاسمؒ فرماتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے کہا: میں نے ان دنوں جب طاعون پھیلا ہوا تھا خواب میں دیکھا کہ لوگوں نے میرے گھر سے بارہ جنازے نکالے۔ میں اور میرے اہل وعیال بارہ افراد ہی تھے۔ پھر میرے گھر والے واقعی گیارہ کے گیارہ مر گئے اور میں بارہواں بچ گیا۔ میں بہت غمگین ہوا اور میرا دل گھبرانے لگا کہ اب میری باری ہے۔

میں گھر سے نکل گیا اور جب دوسرے دن گھر لوٹا تو میں نے دیکھا ایک چور جو چوری کرنے کے ارادے سے داخل ہوا وہ گھر میں ہی طاعون میں مبتلا ہو گیا اور مر گیا۔ میں نے خود اس کا جنازہ گھر سے نکالا۔ میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا، مجھ پر طاری خوفناک کیفیت زائل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے عافیت وسلامتی کا معاملہ فرمایا۔

(الفرج بعد الشدۃ والضیقۃ لابراہیم الحازمی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱)

امام کی تقلید نہ کرنے پر وبال

حدیث میں ہے کہ جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس کا آخرت میں سر گدھے کا ہو گا ایک محدث نے حدیث کو آزمایا، سر گدھے کا ہو گیا وہ منہ چھپا کر رکھتے تھے، اگر دنیا کے امام کی اتباع نہ کرے، سر گدھے کا ہو جائے، اگر حضور ﷺ کی اتباع نہ ہو جو امام الانبیاء ﷺ ہیں۔

(بحوالہ شوق تقریر صفحہ نمبر ۱۲۶)

بھولی بھالی

احسان دانش اردو کے ممتاز شاعر ہیں فرماتے ہیں شروع شروع میں میری اہلیہ دنیا کے رسم و رواج اور آئین و ضوابط سے صرف اتنی بہرہ مند تھی کہ ایک دفعہ نہ جانے کس بات پر میں نے تنبیہ کی مگر اس کی حاضر جوابی پر اس قدر غصہ آیا کہ میرے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا "میرے ساتھ تمہارا نباہ مشکل ہو گا، میرا پیچھا چھوڑو اور اپنی راہ لو۔"

اس نے میری برہمی سے بے پرواہ ہو کر لمحہ بھر کے توقف سے جواب دیا۔ "اچھا میں ابھی اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں گی، خدا رکھے میری ماں اور میرے بھائی موجود ہیں۔ آپ میرا مہر معاف کرا دیں۔" میرا یہ سننا تھا کہ غم و غصہ فرو ہو گیا، مسکراتا ہوا باہر نکل آیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس دور میں مجھے خدا نے کیسی شریک حیات عطا فرمائی ہے جو یہ بھی نہیں جانتی کہ مہر کی ادائیگی کس کا فرض ہے اور اس کی طلبی و معافی بیوی کی طرف سے ہوتی ہے یا شوہر کی طرف سے۔" (جہان دانش صفحہ نمبر: ۳۸۵)

کھانا اور پینا

ایک وکیل نے رمضان کے دنوں میں شاہ جیؒ سے بزعم خویش مذاق کرتے ہوئے کہا حضرت علماء تعبیر و تاویل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے فرمایا سہل ہے قلم و کاغذ لے کر لکھو ایسا مرد چاہئے جو اس وکیل کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا رہے یہ جوتے کھاتے جائیں اور غصے کو پیتے جائیں اس طرح کھاتے جائیں اور پیتے جائیں۔ فرمایا جاؤ اس طرح کھاتے پیتے رہو، روزہ بھی نہ ٹوٹے گا۔

(بحوالہ تجزیہ، از مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب مطبوعہ الصدف پبلشرز کراچی)

مجددین

پہلی صدی سے پندرھویں صدی تک

پہلی صدی میں: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

دوسری صدی میں: حضرت محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی میں: حضرت ابو العباس احمد بن شریح رحمۃ اللہ علیہ

چوتھی صدی میں: ابو بکر بن الخطیب باقلانی رحمۃ اللہ علیہ

پانچویں صدی میں: ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

چھٹی صدی میں: ابو عبد اللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ

ساتویں صدی میں: تقی الدین بن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ

آٹھویں صدی میں: زین الدین عراقی و شمس الدین جزری و سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ

نویں صدی میں: جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی و شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

دسویں صدی میں: شہاب الدین رملی و ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

گیارھویں صدی میں: حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

بارھویں صدی میں: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تیرھویں صدی میں: سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

چودھویں صدی میں: حضرت مولانا شاہ محمد الیاس اور حضرت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

پندرھویں صدی میں: مولانا ابرار الحق اور مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(بحوالہ نایاب تحفہ صفحہ نمبر ۱۰ مطبوعہ بیت العلم ٹرسٹ کراچی)

ابن سے جو مشہور ہیں

(۱) ابن عبدالمطلب: حضرت محمد ﷺ

"أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب."

(۲) ابن مریم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۳) ابن مسعود: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(۴) ابن عمر: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

دیار بکر کے جزیرہ ابن عمر کی طرف منسوب ہے اور یہ موصل کے قریب ہے، آپ کا آبائی وطن و مسکن ہے۔

(۵) ابن عباس: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(۶) ابن اسحاق: محمد ابن اسحاق صاحب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۷) ابن جریر: ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ

(۸) ابن کثیر: اسماعیل بن عمر بن کثیرؒ

(۹) ابن ابی حاتم: عبدالرحمٰن بن ابی حاتم

(۱۰) ابن جزری: محمد بن...... بن محمد بن جزری شافعیؒ

(۱۱) ابن یعیش: موفق الدین ابوالبقا یعیش بن علیؒ

(۱۲) ابن عقیل: محمد بن عقیل صاحب شرح الفیہؒ

(۱۳) ابن خلکان: امام شمس الدین احمد بن خلکانؒ

(۱۴) ابن سینا: ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن حسین بن سیناؒ

(۱۵) ابن الجوزی: جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ

(۱۶) ابن تیمیہ: تقی الدین ابوالعباس احمد بن الحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہؒ

(۱۷) ابن عبدالبر: جمال الدین یوسف بن عبدالبرؒ

(۱۸) ابن حاجب: ابوعمر عثمان بن عمر بن ابی بکرؒ

(۱۹) ابن درید: ابوبکر محمد الحسن بن درید الازدیؒ

(۲۰) ابن ندیم: محمد بن اسحاق بن الندیمؒ

(۲۱) ابن جنی: ابوالفتح عثمان بن جنی موصلیؒ

(۲۲) ابن درستویہ: ابومحمد عبداللہ بن جعفر الفارسیؒ

(۲۳) ابن خالویہ: ابوعبداللہ الحسن بن خالویہؒ

(۲۴) ابن السکیت: ابویوسف یعقوب بن السکیتؒ

(۲۵) ابن شمیل: ابوالحسن النضر بن شمیل التیمی النحویؒ

(۲۶) ابن فارس: ابوالحسین احمد بن فارس زکریاؒ

(۲۷) ابن قتیبہ: ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوریؒ

(۲۸) ابن الکلبی: ابوالمنذر ہشام بن ابی النصر محمد بن السائب الکلبیؒ

(۲۹) ابن القیم: شمس الدین ابوعبداللہ محمد بکر بن ایوب بن سعد الزرعیؒ

(۳۰) ابن عابدین: الشیخ محمد امین الشہیر بابن عابدینؒ

(۳۱) ابن رجب: زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن رجب حنبلیؒ

(۳۲) ابن الاعرابی: ابوعبداللہ محمد بن زیاد الکوفیؒ

(۳۳) ابن العربی: قاضی ابوبکر محمد بن العربی اندلسیؒ

(۳۴) ابن ابی شیبہ: محمد بن عثمان الکوفیؒ

(۳۵) ابن مردویہ: حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ الاصفہانیؒ

(۳۶) ابن ماجہ: ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینیؒ

(۳۷) ابن زریق: یحییٰ بن علی التنوخی المعریؒ

(۳۸) ابن الصلاح: تقی الدین ابوعمرو عثمان عبدالرحمٰن شہرزوریؒ

(۳۹) ابن حزم: ابومحمد علی بن احمد معروف بابن حزم الظاہریؒ

(۴۰) ابن حجر: ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ

(۴۱) ابن مکتوم: تاج الدین ابومحمد احمد بن عبدالقادرؒ

(۴۲) ابن عساکر: حافظ ابوالحسن علی بن حسنؒ

(۴۳) ابن بشکوال: ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوالؒ

(۴۳) ابن ہمام: کمال الدین محمد بن ہمامؒ

(۴۵) ابن حبان: محمد البستی بن حبانؒ

(۴۶) ابن الاثیر: عزالدین ابوالحسن علی بن الاثیرؒ

(۴۷) ابن الاثیر: ابی السعادات مبارک بن محمد بن الاثیر الجزریؒ

(۴۸) ابن الانباری: شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیمؒ

(۴۹) ابن نجیم: زین الدین ابراہیم مصریؒ

(۵۰) ابن السنی: ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوریؒ

(۵۱) ابن جریج: عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریجؒ

(۵۲) ابن سعد: ابوعبداللہ محمد بن سعد، صاحب طبقات بن سعدؒ

(۵۳) ابن جبیر: سعید بن جبیر کوفی شہیدؒ

(۵۳) ابن خلدون: عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون الحضرمیؒ

(۵۵) ابن المنذر: امام ابوبکر محمد بن ابراہیم النیسابوریؒ

(۵۶) ابن حازم: عبد بن حازم الخراسانیؒ

(۵۷) ابن فضالہ: علی بن فضالہ ابوالحسن مجاشعی النحویؒ

(۵۸) ابن الوقتؒ: اہل تصوف ابوالوقت کے بدلے میں بولتے ہیں۔

(۵۹) ابن آویؒ: لومڑی یعنی شغال

(۶۰) ابن عرسؒ: بالکسر بمعنی نیولا

(۶۱) ابن صبحؒ: بالکسر کنایہ از آفتاب

(۶۲) ابن العنبؒ: بالکسر کنایہ از شراب۔

(بحوالہ کتاب تحفۃ المعروف بہ کشف اللغات اردو صفحہ نمبر ۵۹ سے نمبر ۵۹ تک مطبوعہ بیت العلم ٹرسٹ کراچی۔)

تجلی طور کا نکتہ

اللہ کی تجلی کا طلب اک بندہ خدا کیوں نہ ہوتے جاندار چیزیں بھی اپنے رب قدوس کو جانتی ہیں اور اس کی عاشق ہیں۔ تجلی طور پر ایک عاشقانہ تفسیر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر طور پہاڑ پر جب تجلی نازل ہوئی تو تمام مفسرین کہتے ہیں کہ پہاڑ برداشت نہیں کر سکا، ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، لیکن مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک نکتہ اور بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا اور وہ یہ کہ یہ پہاڑ اللہ کے جلوؤں اور تجلیات کا عاشق تھا تو ٹکڑے ٹکڑے اس لئے ہوگیا کہ وہ تجلی میرے اندر بھی آجائے ورنہ تجلی اوپر ہی اوپر رہتی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر بھی پیش کرتا ہوں مثنوی کی اختر نے معارف مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے شرح لکھی ہے اور میری یہ شرح بڑے بڑے علماء کے زیر مطالعہ ہے تو مولانا رومی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں......

ابر برون کہ چر دنو رصمد ☆ پارہ شد تا در درونش ہم زند

جب طور کی ظاہری سطح پر اللہ تعالیٰ کی تجلی نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کی شان صمدیت کی تجلی جب پہاڑ کی ظاہری سطح پر ظاہر ہوئی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تاکہ میرے اللہ کا نور میرے اندر بھی داخل ہو جائے، عاشق تھا، یہ ظالم تھا تو پہاڑ، مگر ٹکڑے ہوگیا، گویا بزبان حال اس نے یہ مصرع پڑھ دیا۔

آجا میری آنکھوں میں سما جا مرے دل میں

(مولانا کی یہ شرح عاشقانہ ہے۔) (بحوالہ مواعظ درد محبت جلد نمبر ۳ مواعظ حضرت صفحہ نمبر ۱۰)

مجھے مشورہ ضرور دو

نوح بن مریم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ایک مجوسی پڑوسی سے انہوں نے مشورہ طلب کیا، وہ مجوسی کہنے لگا: سبحان اللہ! لوگ آپ سے فتوے طلب کرتے ہیں اور آپ مجھ سے مشورہ طلب کر رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا:

تمہیں مجھے مشورہ دینا پڑے گا، تو اس نے کہا: فارس کا بادشاہ کسریٰ دولت دیکھتا تھا اور روم کا بادشاہ قیصر خوبصورتی اور حسن و جمال کو فوقیت دیتا تھا، عرب کا بادشاہ حسب نسب اور اعلیٰ خاندان دیکھتا تھا، جب کہ آپ کے سردار محمد ﷺ دین کو فوقیت دیتے تھے، اب یہ فیصلہ آپ خود کرلیں کہ آپ ان میں سے کس کی اقتداء کرنا پسند کریں گے۔

(بحوالہ المستطرف صفحہ نمبر ۱۵۲)

صوفی کی تحقیق

صوفی صوف پہننے والا یعنی اون پہننے والا، اور اصطلاح میں صوفی اس کو کہتے ہیں جو اپنے دل کی طرف خیال رکھتا ہے اور غیر اللہ کے خیال سے دل کو صاف رکھتا ہے، یا پھر صوفی صوفہ کی طرف منسوب ہے۔

ایام جاہلیت میں ایک قوم تھی جو کعبہ شریف کی خدمت کیا کرتی تھی اور خدمت خلق بھی خدا کی خوشنودی کے واسطے کیا کرتی تھی، اس لئے اہل تصوف کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں، صوفی بمعنی مخلص۔ (بحوالہ غیاث اللغات صفحہ نمبر ۳۱۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے دوستوں کو یاد کرنا

کسی کسی رات کو ایسا ہوتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے کسی دوست کی یاد آجاتی تو وہ فرماتے کتنی طویل رات ہے یہ!

اور پھر فرض نماز سے فارغ ہو کر اس کے پاس جاتے اور جب دونوں ملتے تو ایک دوسرے کے گلے لگ جاتے۔ (بحوالہ کتاب الاخوان صفحہ نمبر ۱۳۲)

دعاؤں کے تیر بموں کی آگ بجھا دیتے ہیں

شیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''آیات الرحمٰن فی جہاد الافغان'' میں لکھتے ہیں کہ مجھے ارسلان نے بتایا: ایک مرتبہ جہاد افغانستان میں ہمیں روسی ٹینکوں نے گھیر لیا جن کی تعداد ایک سو بیس تھی اور ان کے پاس بہت سی گاڑیاں بھی تھیں۔ ہم نے ان کے ساتھ کافی مقابلہ کیا، لیکن جب ہمارے پاس ہتھیار کا رکھا ہوا ذخیرہ ختم ہو گیا اور ہمیں گرفتاری کا یقین ہو گیا تو ہم نے دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اچانک روسیوں پر ہر طرف سے بم اور میزائل پھینکے جانے لگے یہاں تک کہ روسی سارے بھاگ گئے، حالانکہ اس وقت اس علاقے میں ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا، شاید وہ فرشتے تھے۔

(بحوالہ آیات الرحمٰن فی جہاد الافغان صفحہ نمبر ۱۱۸)

مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا، انہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مسئلہ خلق قرآن میں امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑے مارنے کا واقعہ تاریخ اسلام کے مشہور واقعات میں سے ہے، امام اس آزمائش میں کامیاب ہوئے تو بعد میں کبھی کبھی فرماتے ''اللہ ابوالہیثم پر رحم فرمائیں، اللہ اس کی مغفرت فرمائیں، اللہ اس سے درگذر فرمائیں'' آپ کے بیٹے نے ان سے ایک دن پوچھا کہ'' یہ ابوالہیثم کون ہیں جن کے لئے آپ دعا کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا' آپ اسے جانتے ہیں؟'' کہا ''نہیں'' فرمایا ''جس دن مجھے کوڑے مارنے کے لئے نکالا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ پیچھے سے ایک آدمی میرے کپڑے کھینچ رہا ہے، میں نے مڑ کر دیکھا تو اس نے پوچھا' آپ مجھے جانتے ہیں؟'' میں نے کہا ''نہیں'' کہنے لگا ''میں مشہور جیب تراش اور ڈاکو ابوالہیثم ہوں، سرکاری ریکارڈ میں یہ بات محفوظ ہے کہ مجھے مختلف اوقات میں اٹھارہ ہزار کوڑے مارے گئے ہیں لیکن میں نے حقیر دنیا کی خاطر شیطان کی اطاعت پر پوری استقامت کا مظاہرہ کیا آپ تو دین کے ایک بلند ترین مقصد کے لئے قید ہوئے ہیں، اس لئے کوڑے کھاتے ہوئے دین کی خاطر رحمان کی اطاعت پر صبر و استقامت سے کام لیجئے گا۔''

اس کی اس بات سے امام احمد کا حوصلہ مزید مضبوط ہوا، معلوم نہیں ابوالہیثم کو اپنا یہ جملہ بعد میں یاد بھی رہا تھا کہ نہیں، لیکن امام احمد کو یاد رہا سب ذرا ذرا کہ زندگی کی ایک کٹھن منزل میں کسی کے جملے سے حوصلہ بلند ہوا تھا، ہر مومن کی شان یہی ہوتی ہے، وہ نیکی فراموش نہیں ہوتا، وہ احسان اور نیکی کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے، امام کی زندگی بھر جب بھی ماضی کے وہ لمحات یاد آتے تو دعاؤں کے پھول لے کر یادوں کی مزار پر نچھاور کر لیتے۔

دل کی چوٹیوں نے کبھی چین سے رہنے نہ دیا
جب سرد ہوا چلی، میں نے تجھے یاد کیا

(من قتیب الامام احمد بن حنبل لابن الجوزی صفحہ نمبر ۳۱۹، بحوالہ کتابوں کی درسگاہ میں صفحہ نمبر ۵۹، از علامہ ابن الحسن عباسی صاحب)

گنہگار زندگی ترک کرنے کا ایک سچا واقعہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے

پاس رہنے والوں کو توبہ کے ساتھ ہمت اور استقامت کی دولت بھی ملتی ہے، اہل علم وعمل کے ساتھ رہنے سے قدم قدم پر راہنمائی میسر آتی ہے اور انسان رشک ملائک بن جاتا ہے اس لئے حکم ہے۔

کونوا مع الصادقین

فرانس کے جزیرہ ری یونین میں میرا ایک دوست جو میرا خلیفہ بھی ہے اس کی ابتدائی زندگی میں گانے بجانے؟ کی عادت تھی اور اتنی مہارت تھی کہ پہاڑوں کے دامن میں جہاں بانسری بجادیتا تھا سارے انگریز سوجاتے تھے۔ ایسی تاثیر تھی لیکن جب اللہ نے اس کو اپنا بنایا، ہدایت کی توفیق دی تو اس نے تمام چنگ ورباب کوتوڑتاڑ کرزمین میں دفن کردیا اور اب اس کی حالت کیا عرض کروں۔ سر سے پیر تک صالح ہے۔ گول ٹوپی، لمبا کرتہ، اللہ والوں کی وضع اور الحمد للہ دل بھی اس کا اللہ والا بن گیا۔ اس کی باتیں سنئے تو آپ حیران رہ جائیں گے جیسے کوئی بہت بڑا عارف باللہ ہے لیکن غم اٹھایا کہ نہیں، اس کو غم تو اب تک ہے۔ کہتا ہے کہ اب بھی اگر کہیں گانے کی آواز آتی ہے تو، دل میں غم ہوتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ سن لوں لیکن نہیں سنتا۔

(بحوالہ حیات تقویٰ ص نمبر ۱۱)

بادشاہ کا خواب

ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سب دانت گر گئے ہیں۔ صبح ایک معبر سے تعبیر پوچھی۔ اس نے کہا کہ آپ کے لڑکے بالے اور ازواج سب آپ کے سامنے مریں گے۔ بادشاہ ناخوش ہوا اور اسے قید کردیا۔ پھر دوسرے شخص سے تعبیر پوچھی۔ اس نے کہا، آپ کی عمر سب اولاد ازواج سے زیادہ ہوگی۔ بادشاہ خوش ہوا اور انعام دیا۔ اور کہا مطلب دونوں کا ایک ہے۔ مگر تہذیب میں فرق ہے۔ پوچھا تو نے یہ دانش کہاں سے سیکھی۔ وہ بولا پہلے معبر سے۔

(بحوالہ مخزن اخلاق صفحہ نمبر ۳۸۳ از مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

آفت زدہ بادشاہاں

(۱) اسکندر: پیٹھ کبڑا تھا۔

(۲) نوشیروان: ایک آنکھ سے اندھا تھا۔

(۳) یزدجرد: برص والا تھا۔

(۴) نعمان بن منذر: سرخ آنکھ اور سرخ بالوں والا تھا۔

(۵) عبدالملک بن مروان: کندذہن تھا۔

(۶) یزید بن عبدالملک: لمبے دانتوں والا تھا۔

(۷) ہشام بن عبدالملک: بھینگا تھا۔

(۸) مروان الحمار: سرخ وسفید گربہ چشم تھا۔ (بحوالہ کتاب تحفہ صفحہ نمبر ۲۰۰ مطبوعہ مدینۃ العلم ارحت)

میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں

حبیب بن ضبیعۃ الضبعی سے مروی ہے، کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں اس شخص سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں''

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم نے اسے بتادیا ہے؟''

تو انہوں نے کہا: نہیں!

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اٹھو اور اسے یہ بات بتادو''

تو وہ اٹھے اور کہا: اے فلاں! میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں، تو اس شخص نے جواب دیا، جس کے لئے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرے۔

(بحوالہ داود ابوداؤد واحمد وابن حبان)

یاد

ایک دوست نے دوسرے دوست سے پوچھا کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ لوگ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں۔ دوسرے دوست نے جواب دیا۔ قرض لے لو۔ تم ہمیشہ یادر کھے جاؤ گے۔

(بحوالہ چھائیاں صفحہ نمبر ۳۹)

جب وہ دل میں سما جاتے ہیں

ایک عاشق اپنے محبوب سے ملتا ہے تو مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں کہ محب صادق ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے اسی طرح عشق حقیقی اس سے بھی کہیں زیادہ ذات بابرکات میں محو کر دیتا ہے اور بے خودی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ لوگ اس میں فراز بھی کرتے ہیں، چند واقعات اسی حقیقت کی وضاحت کے لئے۔

ایک مرتبہ ہمارے شیخ شاہ عبدالغنی صاحبؒ بیٹھے ہوئے تھے رات کے تین بجے کے اٹھے ہوئے تھے اور رات بھر ذکر و تلاوت کئے ہوئے تھے حضرت زمیندار تھے حضرت کا ایک کارندہ جو حضرت کی زمین داری کا کام سنبھالتا تھا ایک کاغذ پر دستخط کرانے کے لئے لایا پوچھا کیا بات ہے اس نے بتایا کہ کچھ سرکاری کاغذات جمع کرنے ہیں حضرت نے وہ کاغذ اور قلم لے لیا اور بہت دیر تک سوچتے رہے کہ میرا کیا نام ہے؟ نام ہی یاد نہیں آیا آخر میں پوچھا کہ میرا نام بتاؤ کیا ہے؟ ان کو ہنسی آ گئی کہ کوئی اپنا نام بھی دوسروں سے پوچھتا ہے حضرت نے زور سے ڈانٹ لگائی کہ جلدی سے میرا نام بتاؤ وہ خاص استغراق کی کیفیت تھی اس نے نام بتایا کہ حضرت آپ کا نام عبدالغنی ہے تب آپ نے دستخط کئے اور وہ کاغذ لے کر گیا یہ واقعہ اس کارندہ نے خود مجھے بتایا میرے علوم میرے بزرگوں کی صحبتوں سے زیادہ حاصل ہوئے ہیں۔

(بحوالہ مواعظ درد محبت جلد نمبر ۳ راہ مغفرت صفحہ نمبر ۱۰)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام

''موسیٰ'' یہ لفظ مرکب ہے ''مو'' اور ''سا'' سے ''مو'' بمعنی ''ماء'' اور ''سا'' بمعنی ''شجر''، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے جب تابوت میں رکھا تھا وہ لکڑی کا تھا، اور پانی میں ڈال دیا تھا، اس لئے ان کا نام موسیٰ پڑ گیا۔

''موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاھث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام۔''

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام نجیب بنت شمویل بن برکیا بن یشعان بن ابراہیم تھا، نیز موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام میں بھی اختلاف ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: نجیب تھا'' وقیل ناجیۃ وقیل یوخائل وھوالمشہور''۔

دادی کا نام ''سمیت بنت بتادم بن برکیاؑ'' تھا۔

حضرت عمران کی عمر جب ستر (۷۰) سال ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت عمران نے ایک سو سینتیس (۱۳۷) سال میں وفات پائی۔

(بحوالہ قاموس المجید جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۵)

أنا ربکم الاعلیٰ

کسی نے حضرت سلطان العارفین ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ بھوک کی اس قدر تعریف کیوں کرتے ہیں؟

فرمایا اگر فرعون بھوکا ہوتا تو انا ربکم الاعلیٰ نہ کہتا۔ (بحوالہ سلسلہ نقشبندیہ کی روشن کرنیں صفحہ نمبر ۱۲۹)

صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہدی کو بصرہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ تمہیں اس کام کے لئے حکم دیتے ہیں جو انہوں نے اپنی ذات اور فرشتوں کے لئے پسند فرمایا یعنی:

(ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی)

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو تمام رسولوں پر فضیلت دی ہے اسی طرح تم کو تمام امتوں میں افضل بنایا ہے۔

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہدی ہی نے سب سے پہلے اس آیت کریمہ کو خطبہ میں بیان کیا اور اس کے بعد تمام خطیبوں نے اپنے خطبوں میں اس کو ضروری قرار دیا۔

(بحوالہ تحفۃ الاوری صفحہ نمبر ۵۲)

پچھلا بھلا دیا جاتا تھا

ابو عبداللہ بن ہارون، جو بصرہ کی ایک مسجد میں امام تھے، کہتے ہیں: کئی سال تک قرآن حفظ کرتا رہا، جتنا یاد کر لیتا تھا وہاں پہنچ کر، پچھلا بھول جایا کرتا تھا، جیسے کہ میں نے وہ حصہ کبھی

سنائی نہ ہو، یہ چیز میرے لئے باعث اذیت تھی۔

میں نے حج کیا اور کعبہ کے پردوں سے چمٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ قرآن حفظ کرنے میں میری مدد فرمائیں۔

جب بصرہ واپس آیا، تو پابندی سے یاد کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ صرف چھ ماہ کے عرصہ میں میں نے حفظ کرلیا۔ (بحوالہ امیر المومنین، انیس الطالبین)

سلب توفیق توبہ کا ایک عبرتناک واقعہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبہم والی کیفیت ہوجاتی ہے کہ اور سب کچھ سمجھ آتا ہے لیکن توبہ اور اللہ سے ملنے والی بات سمجھ نہیں آتی واقعہ ذیل اس کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔ حضرت اقدس عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نے اپنے زمانے کا سچا واقعہ ارشاد فرمایا۔

ناظم آباد نمبر ۴ میں ایک خانساماں کا قصہ سناچکا ہوں وہ ہر وقت لڑکیوں کو چھیڑتا رہتا تھا جب مرنے لگا تو اس کے دوست نے کہا کہ بھیا اب تم توبہ کرلو۔ اس نے کہا کہ سب الفاظ میری زبان سے نکل رہے ہیں لیکن یہ لفظ جو تم کہہ رہے ہو یہ میرے منہ سے نہیں نکل رہا ہے۔ یہ اسی زمانے کا قصہ ہے پرانا نہیں ہے لفظ توبہ اس کے منہ سے نہیں نکلا بسکٹ، ڈبل روٹی، چائے لاؤ، ہسپتال لے چلو ڈاکٹر کو بلاؤ ساری دنیا کی لغت نکل رہی ہے، مگر اس کا دوست جب کہتا تھا کہ ایک دفعہ کہہ دو یا اللہ توبہ تو کہتا تھا یہ جو تم کہہ رہے ہو یہ میرے منہ سے نہیں نکل رہا ہے۔ یہ اسی زمانہ کا قصہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ بیس پچیس سال پہلے کا قصہ ہوگا۔ اس لئے دوستو! اللہ سے ڈرتے رہو ایسا نہ ہو کہ توفیق توبہ سلب ہوجائے۔

(بحوالہ تجلیات جذب حصہ چہارم صفحہ نمبر: ۲۲)

بخیل کے اوصاف

(۱) "رجل بخیل" یعنی اپنے مال میں بخل کرنے والا اور "مسیک" یعنی اپنے مال کو بہت روکنے

والا ہو۔

(۲) اس کے بعد "حلز" بخیل کا انتہائی درجہ ہے۔

(۳) ثم "لغز" یعنی تنگ دل اور سخت بخل ہو۔

(۴) اس کے بعد "شحیح" جب کہ شدت بخل کے ساتھ لالچی بھی ہو۔

(۵) اس کے بعد "فاحش" بخل میں سخت ہونا۔

(بحوالہ فقہ اللغات صفحہ نمبر ۱۳۲)

دین ودنیا

حضرت مولانا گنگوہیؒ اپنے سلسلہ کے ایک استاد سے نقل فرماتے تھے جس شخص کو دنیا کا بنانا ہو اور دین کھونا ہو اس کو طبیبوں کے سپرد کردو اور جس کو دین کا بنانا ہو اور دنیا سے کھونا ہو اسے صوفیہ کے سپرد کردو اور جس کو دونوں سے کھونا ہو اس کو شاعروں کے سپرد کردو۔ اس پر میں نے حضرت تھانویؒ سے عرض کیا کہ حضرت جس کو دونوں کا بنانا ہو، تو فرمایا کہ یہ ناممکن ہے۔ عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ☆ ایں خیال است ومحال است وجنون

(حکایات اولیاء صفحہ نمبر: ۲۷۰)

اکرام ضیف

حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ دیوبند گیا وہاں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر مہمان ہوا، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ خود گھر میں نہیں تھے۔ میں رات کو ایک کمرے میں سویا ہوا تھا، کروٹ جو بدلی تو آنکھ کھلی، دیکھا تو حضرت مدنی ایک چٹائی پر جو میری چارپائی کے بالکل قریب تھی لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے اینٹ رکھی ہوئی تھی، مجھے بہت شرم آئی، خیال آیا کہ حضرت کو جگانا اب مناسب نہیں ہے۔ ذرا دیر گزری تو دیکھا کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ نوافل میں مشغول ہیں، صبح ہوئی تو پوچھا کہ حضرت! یہ کیا غضب کیا؟

نیچے آرام کیوں فرمانے لگے؟

مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟

فرمایا کہ یہ اکرام ضیف ہے کیا آپ نے یہ حدیث نہیں پڑھی:

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ"

جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے۔ پھر فرمایا دیکھئے! آج مولوی پڑھتے تو ہیں مگر عمل نہیں کرتے، میں اپنے ساتھ ایک من کے قریب کوئٹہ کے عمدہ انگور لے کر گیا تھا وہ حضرت نے حاضرین مجلس میں تقسیم کر ڈالے۔ گھر سے خادمہ آئی کہنے لگی "سنا ہے افغانی صاحب انگور لائے ہیں گھر کے لئے بھی دے دیجئے" فرمایا "اب آئی ہو وہ تو تقسیم بھی ہو گئے" پھر کھانا کھانے کا وقت آیا تو ہاتھ دھلانے کے لئے خود لوٹا اٹھایا، میں نے عرض کیا' حضرت! یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں خود دھولوں گا" مگر وہ دھلانے پر مصر رہے، میں نے پھر عرض کیا "جناب! اس لڑائی سے کیا فائدہ؟ میری طبیعت مکدر ہوگی طبیعت پر بوجھ رہے گا کیا یہی اکرام ضیف ہے؟ اکرام ضیف تو یہ ہے کہ بوجھ نہ پڑے" فرمایا "شرعی حکم میں بوجھ ہو تو رہے، شرعی حکم اکرام ہے وہ میں بہر حال بجالاؤں گا خواہ بوجھ ہو یا نہ ہو" پھر میں نے کہا کہ رات حضرت نے آرام تو کیا نہیں؟ فرمایا "صرف آج رات نہیں گزشتہ نوراتوں میں ایک لمحہ بھی نہیں سو سکا" (واہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ! تجھ پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں) اللہ ہمیں ایسے نیک لوگوں کے نقش قدم پر چلائے، اللہ آپ کے علم میں برکت دے۔ (آمین) (مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ)

مشاہیر فن

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم نسب میں۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کام کی قوت میں۔

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیاء میں۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ میں۔

(۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرأت میں۔

(۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم فرائض میں۔

(۷) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت میں۔

(۸) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعظ میں۔

(۹) حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ قصص میں۔

(۱۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ تعبیر میں۔

(۱۱) حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ قرأت میں۔

(۱۲) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ میں۔

(۱۳) حضرت ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ مغازی میں۔

(۱۴) حضرت مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ تاویل میں۔

(۱۵) حضرت کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ قصص القرآن میں۔

(۱۶) حضرت خلیل بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علم عروض میں۔

(۱۷) حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ عبادت میں۔

(۱۸) حضرت امام سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ علم نحو میں۔

(۱۹) حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علم صرف میں۔

(۲۰) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ وحدیث میں۔

(۲۱) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ تعالیٰ غریب ومعروف باتوں میں۔

(۲۲) حضرت علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ علل میں۔

(۲۳) حضرت یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ رجال میں۔

(۲۴) ابوتمام شعر میں۔

(۲۵) حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سنت میں۔

(۲۶) امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث پرکھنے میں۔

(۲۷) حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں۔

(۲۸) حضرت محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ تعالیٰ اختلاف میں۔

(۲۹) امام جبائی اعتزال میں۔

(۳۰) امام اشعری علم کلام میں۔

(۳۱) حضرت محمد بن زکریا رازی رحمہ اللہ تعالیٰ علم طب میں۔

(۳۲) ابومعشر نجوم میں۔

(۳۳) ابراہیم کرمانی تعبیر میں۔

(۳۴) ابن نباتہ خطبوں میں۔

(۳۵) ابوالفرج اصفہانی سوال وجواب میں۔

(۳۶) ابوالقاسم طبرانی عوالی میں۔

(۳۷) ابن حزم ظاہر میں۔

(۳۸) ابوالحسن بکری جھوٹ میں۔

(۳۹) حریری مقامات میں۔ (۴۰) ابن مندہ وسعت سفر میں۔

(۴۱) متنبی شعر میں۔ (۴۲) موصلی گانے میں۔

(۴۳) صولی شطرنج میں۔ (۴۴) خطیب بغدادی تیز پڑھنے میں۔

(۴۵) علی بن ہلال لکھنے میں۔

(۴۶) عطار سلیمی خوف میں۔

(۴۷) قاضی الفاضل انشاء میں۔

(۴۸) حضرت امام اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ نوادر میں۔

(۴۹) اشعب طمع میں۔ (۵۰) معبد گانے میں۔

(۵۱) ابن سینا فلسفہ میں مشہور تھے۔

(۵۲) مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ میں۔

(۵۳) مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ مناظرے میں۔

(۵۴) مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں۔

(۵۵) مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ادب میں۔

(۵۶) مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ تعالیٰ عربی میں۔

(۵۷) مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ تقریر میں۔

(۵۸) شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث میں۔

(۵۹) مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر میں۔

(بحوالہ نایاب تحفہ المعروف بہ تحت لا دری صفحہ نمبر ۹۶ تا نمبر ۹۷ تک مطبوعہ بیت العلم ٹرسٹ کراچی)

اس کی بلند ہمتی کے بارے میں پوچھا تھا

یحییٰ بن خالد البرمکیؒ نے ایک دن اپنے بیٹے ابراہیم کو بلوایا، جو اپنے حسن جمال کی وجہ سے ''دینار بنی برمک'' کے نام سے پکارا جاتا تھا اور ساتھ میں اس کے اتالیق اور عالم اساتذہ کو بھی بلوایا اور ان سے کہا: میرے اس بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو وہ لوگ بولے: کہ ادب میں وہ فلاں مقام تک پہنچ گیا ہے، فلاں فلاں چیز میں نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے۔

تو یحییٰ بن خالدؒ نے کہا: میں نے یہ نہیں پوچھا، تو وہ لوگ کہنے لگے: اس کی اتنی جائیدادیں بن گئی ہیں اور ان کا محصول اتنا اتنا ہے، تو یحییٰ نے کہا: میں نے یہ بھی نہیں پوچھا، بلکہ میں نے تو اس کی بلند ہمتی کے بارے میں سوال کیا تھا، کیا لوگوں کے اوپر اس کے احسانات ہیں؟ کیا تم نے اسے لوگوں میں ہر دلعزیز اور محبوب شخصیت بنایا ہے؟

تو ان لوگوں نے کہا: نہیں،

تو یحییٰ بن خالدؒ نے کہا: بہت برے دوست اور ساتھی ہو تم قسم خدا کی اسے ان باتوں کی ان چیزوں سے زیادہ ضرورت ہے: جن کا تم لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے پانچ لاکھ درہم حاضر کرنے کا حکم دیا اور انہیں کن کن لوگوں میں تقسیم کیا، کسی کو پتہ نہیں چلا۔ (بحوالہ المحاسن والمساوی صفحہ نمبر ۲۰۰)

زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

عامر بن حطان خارجی تھا اور حجاج بن یوسف کے مخالفین میں سے تھا، حجاج نے اسے گرفتار کیا، جلاد سے کہا ''بدکار عورت کے اس بیٹے کی گردن اڑا دو'' عامر نے بڑے پروقار انداز میں سر اٹھا کر کہا:

''حجاج! تمہارے بڑوں نے تمہاری بڑی غلط تربیت کی ہے، موت کے بعد رہ کیا جاتا ہے، میں جواباً اسی طرح کی گالی تمہیں دوں تو مجھے کیا خوف ہوسکتا ہے لیکن گالی دینا بہادروں اور

شرفاء کے شایانِ شان نہیں۔"

یہ گالی کا باعث نجات جواب تھا، حجاج نے اس کا یہ جملہ سن کر شرمندگی سے سر جھکا لیا، پھر اس سے کہا "تمہارے ساتھ احسان کیا جا سکتا ہے؟" عامر نے کہا "کیوں نہیں" چنانچہ حجاج نے گھوڑا اور زاد راہ دے کر اسے اپنے علاقے کی طرف رخصت کیا، عامر وہاں پہنچا تو اس کے قبیلہ کے لوگوں نے کہا "آپ کو اللہ نے آزادی دی ہے، حجاج نے نہیں، بھرپور تیاری کے ساتھ ہمیں دوبارہ حجاج پر حملہ کرنا چاہئے" لیکن عامر نے کہا "حجاج نے مجھ پر احسان کیا ہے اور اس احسان نے میرے ہاتھ باندھ لئے ہیں، اب میں اس کے خلاف لڑنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔" (العقد الفرید لابن عبد ربہ صفحہ نمبر: ۵۵۹، بحوالہ کتابوں کی درس گاہ میں صفحہ نمبر ۹۵ از علامہ ابن الحسن عباسی صاحب)

ایک قیمتی نصیحت

ایک دن ایک شخص حضرت سلطان العارفین ابو یزید طیفور بن عیسٰی بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی تعلیم کیجئے کہ جس سے نجات ہو حضرت نے فرمایا کہ دو (۲) باتیں کرے۔ کافی ہے۔

(۱) اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تیرے حال سے آگاہ ہے جو کچھ تو کرتا ہے وہ دیکھتا ہے۔

(۲) دوم اللہ تعالیٰ تیرے ہر عمل سے بے نیاز ہے۔

ڈرتا ہوں سلسلہ ٹوٹ نہ جائے

عبداللہ بن سلمہؒ روایت کرتے ہیں: کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور بے اختیار رونے لگا، تو انہوں نے دریافت کیا: کیا بات ہے؟ کیوں رو رہے ہو؟ تو اس نے روتے ہوئے جواب دیا: قسم خدا کی میں اس لئے نہیں رو رہا کہ آپ کے اور میرے درمیان کوئی قرابت داری ہے، یا مجھے آپ سے کوئی دنیاوی غرض ہے، مگر میں آپ سے علم حاصل کیا کرتا تھا، ڈرتا ہوں کہیں یہ سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔

تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومت! جس کو علم اور ایمان کی سچی لگن اور طلب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطاء کرتے ہیں۔ (بحوالہ ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء)

حافظہ

عربی زبان کے مشہور ادیب و ماہر "اصمعیؒ" کے حافظہ کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں، جو علامہ ابن خلکانؒ نے "وفیات الاعیان" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ امیر حسن ابن سہیل نے ادیبوں کو جمع کیا جن میں اصمعی، ابو عبیدہ اور نصر بن علیؒ وغیرہ شامل تھے۔ ادیبوں کے ساتھ گفتگو شروع کرنے سے قبل، امیر نے مختلف ضروریات کے لئے دی گئی، پچاس درخواستوں پر اپنی صوابدید کے مطابق احکامات لکھ کر جاری کئے، پھر ادیبوں سے گفتگو شروع کی، محدثین کا تذکرہ چلا تو ابو عبیدہ، اصمعیؒ پر تعریض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ جناب! اس مجلس میں بھی موجود کچھ لوگ اسلاف جیسے حافظہ کا دعویٰ کرتے کہتے ہیں کہ...... "ایک بار کوئی کتاب پڑھنے کے بعد دوبارہ اس کے دیکھنے کی انہیں ضرورت نہیں پڑتی اور کوئی بات ایک مرتبہ ان کے ذہن میں داخل ہو جائے تو پھر کبھی نہیں نکلتی"...... اصمعیؒ نے کہا "جناب! ابو عبیدہ مجھ پر تعریض کر رہے ہیں لیکن واقعہ وہی ہے جیسا انہوں نے بیان کیا، ابھی آپ نے پچاس درخواستوں پر مختلف احکامات لکھے، قریب ہونے کی وجہ سے میں دیکھ رہا تھا اگر آپ چاہیں تو وہ تمام درخواستیں منگوا لیں، ہر درخواست میں جو کچھ لکھا ہو گا، میں تمام زبانی سنائے دیتا ہوں" چنانچہ اصمعی نے وہ تمام درخواستیں اور امیر کی طرف سے ان پر لکھے گئے احکامات سنانا شروع کئے، جب چالیس سے کچھ اوپر پہنچے تو نصر بن علی نے اصمعیؒ کو منع کیا کہ کہیں "نظر بد لگ جائے گی" تب اصمعیؒ رک گئے۔

(وفیات الاعیان جلد نمبر: ۳۵ صفحہ نمبر: ۳ بحوالہ کتابوں کی درس گاہ میں صفحہ نمبر ۱۰۲ از علامہ ابن الحسن عباسی صاحب)

ارشادات حضرت حکیم الامت مجدد ملت

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

(۱) بدنگاہی کے نقصانات

فرمایا کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نامحرم کو دیکھنے کا زیادہ تقاضا قلب میں ہو، اس کو ہم ایک دفعہ جی بھر کر دیکھ لیں تو تسکین ہو جائے گی، یہ محض غلط ہے وہ تسکین عارضی ہے۔

اس دیکھنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ دل کی گہرائی میں اتر جاتا ہے اس لئے محسوس نہیں ہوتا اور تسکین کا جوشبہ ہوتا ہے تو قصداً اس کا تصور کر کے مزہ لینا زہر قاتل، ذہزن دین ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

النظر سهم من سهام ابليس

ترجمہ: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

(۲) توبہ کا کمال

فرمایا کہ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جاوے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے۔ دیکھئے بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے۔

(۳) صحبت اولیاء

فرمایا جو شخص بخشش کا طالب ہو وہ اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھے۔ تمہارے اعمال میں ان کی صحبت سے برکت ہوگی۔ اہل اللہ کے دل روشن ہیں۔ پاس رہنے سے دل میں نور آتا ہے۔ جب نور آتا ہے ظلمت و تاریکی بھاگ جاتی ہے، شبہ جاتا رہتا ہے۔ ان کا دیکھ لینا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ (بحوالہ کمالات اشرفیہ فرمودات حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب)

اہل اللہ کے بعض واقعات وارشادات

خوف خدا سے نکلے ہوئے آنسو کتنے محبوب ہوتے ہیں کہ اللہ بعض اوقات ان کی قدر کرتے ہوئے بہانے والے کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ ایک تمثیل سے رحمت الٰہی کو خوب واضح فرمایا ہے۔

میں اپنے شیخ کے سر میں جب تیل کی مالش کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ اے اللہ آپ کی اس مشین میں تیل ڈال رہا ہوں تو اس سے جو طاقت آئے گی اور جہاں جہاں بیان میرے شیخ کا ہوگا اس میں میرا حصہ بھی لگا دینا اور میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ظہر سے عصر تک دو دو گھنٹہ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر تیل کی مالش کرتا تھا اور مالش کے بعد حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر دیکھتے تھے کہ تیل خشک ہو گیا تو

فرماتے تھے۔ ماشاء اللہ۔

کیا کہوں، اپنے بزرگوں کی ہر ادا یاد آتی ہے اب وہ باتیں یاد آتی ہیں، ایک دن حضرت شیخ پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ تلاوت کرتے ہوئے سرائے میر بخاری شریف پڑھانے جا رہے تھے اختر ساتھ تھا، حضرت راستہ میں کئی کئی پارے پڑھ لیتے تھے، راستہ میں اچانک تلاوت روک دی اور فرمایا کہ دیکھو یہاں بدبو آ رہی ہے، جہاں بدبو آئے وہاں تلاوت روک دو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لو۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدبودار مقام پر خدا کا نام لینے میں اندیشہ کفر ہے اور ایک دن راستہ میں تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اختر سنو گر دعا میں آنسو نکل آئے تو سمجھو قبول ہو گئی آنسو دعا کی قبولیت کی رسید ہے جیسے منی آرڈر کرتے ہو تو ڈاکخانہ والا ٹھپہ لگا کر رسید دیتا ہے اور فرمایا کہ میرے شیخ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے، آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی سے مل کر اپنے چہرے اور داڑھی پر پھیر لیتے تھے۔

(بحوالہ واقعات درد محبت صفحہ نمبر ۲۰۵ مطبوعہ عمر پبلشر لاہور)

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہارون الرشید کے زمانے میں پورے عالم اسلام کے قاضی القضاۃ تھے، ایک بار ان کے پاس خلیفہ ہارون الرشید اور ایک نصرانی کا مقدمہ آیا، امام نے فیصلہ نصرانی کے حق میں کیا، اس طرح کے درخشاں واقعات تاریخ اسلام کے ورق ورق پر بکھرے پڑے ہیں، لوگ اس کو ''دور ملوکیت'' کہتے ہیں، وہ کس قدر مبارک ''دور ملوکیت'' تھا کہ ایک طاقتور بادشاہ اور خلیفہ اپنی رعایا میں سے ایک غیر مسلم کے ساتھ عدالت کے کٹہرے میں فریق بن کر حاضر ہیں، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو فرمانے لگے:

> ''اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے زمانہ قضا میں مقدمات کے فیصلے میں کسی بھی فریق کی جانب داری نہیں کی، حتیٰ کہ دل میں کسی ایک فریق کی طرف میلان بھی نہیں ہوا، سوائے نصرانی اور ہارون الرشید کے

مقد ے ۔ کہ اس میں دل کا رجحان اور تمنا یہ تھی کہ حق ہارون الرشید کے ساتھ ہو اور فیصلہ حق کے مطابق اسی کے حق میں ہو لیکن فیصلہ دلائل سننے کے بعد ہارون الرشید کے خلاف کیا۔"

یہ فرما کر امام ابو یوسف رونے لگے اور اس قدر روئے کہ دل بھر آیا۔

(بحوالہ کتابوں کی درس گاہ میں صفحہ نمبر ۷۵۔ از ابن الحسن عباسی صاحب)

آٹھ دال

دنیا کا مدار آٹھ دال پر ہے:

(۱) دولت (۲) دین (۳) دنیا (۴) دینار
(۵) درہم (۶) دابتہ (۷) دسم (چربی) (۸) دیس (ملک)

(بحوالہ تاب تحفۃ المعروف بہ کمت لا ادری صفحہ نمبر ۱۲۵)

نیند رحمت اور نجات کا سبب ہے

شیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ جہاد افغانستان کا ایک دوسرا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن نے معرکہ ریجی (بکی) کے بارے میں بتایا: ہم کو روسی ٹینکوں نے گھیر لیا اور ٹینکوں اور توپوں کی تعداد ایک سو پچاس سے لے کر دو سو تک ہوگی، چنانچہ انہوں نے ہمارے اوپر اتنی شدید بمباری کی کہ جس کی وجہ سے دو تین دن تک ہم کوئی بات نہیں سن سکتے تھے۔ پھر معرکے کے درمیان ہی ہمیں نیند آ گئی اور ہم بے فکر ہو گئے، اتنے میں ایک مجاہد نے ایک ٹینک پر حملہ کر کے اسے آگ لگا دی، اس ٹینک کا ایک جلتا ہوا ٹکڑا ایک پرانی گاڑی پر جب گرا تو اس کے نتیجے میں سات گاڑیاں دھماکے سے اڑ گئیں اور ہمیں پانچ گاڑیاں بطور غنیمت حاصل ہوئیں۔

(بحوالہ آیات الرحمٰن فی جہاد الافغان صفحہ نمبر ۱۰۶)

معمّرین فی الجاهلیة والاسلام

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی۔
(۲) حضرت شیث علیہ السلام کی عمر نو سو سال تھی۔

(۳) ان کے بیٹے مہلائیل کی عمر آٹھ سو پچانوے سال تھی۔
(۴) اور ان کے بیٹے حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر تین سو پچانوے سال تھی۔
(۵) ان کے بیٹے ہود کی عمر نو سو باسٹھ سال تھی۔
(۶) اور ان کے بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما چودہ سو پچاس سال تھی۔
(۷) حضرت لقمان علیہ السلام کی عمر تین ہزار پانچ سو سال تھی۔
(۸) اکثم بن صیفی کی عمر تین سو ساٹھ سال تھی اور انہوں نے اسلام کو پایا۔
(۹) اسطیح کی عمر سات سو سال تھی۔
(۱۰) قیس بن ساعدہ الایادی کی عمر سات سو سال تھی اور یہ حکمائے عرب میں سے تھے۔
(۱۱) لبید بن ربیعہ شاعر نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔
(۱۲) درید بن صمہ کی عمر ایک سو ستر سال تھی اور انہوں نے اسلام کو پایا لیکن اسلام کو قبول نہیں کیا۔
(۱۳) عدی بن حاتم طائی کی عمر دو سو بیس سال تھی۔
(۱۴) زہیر بن جنادہ کی عمر بھی دو سو بیس سال تھی۔
(۱۵) ذوالاصابع العذری کی عمر دو سو بیس سال تھی اور یہ زمانہ جاہلیت میں حکمائے عرب میں سے تھا۔
(۱۶) عمرو بن معد یکرب الزبیدی اور عبدالمسیح بن نفیلہ نے تین سو بیس سال کی عمر پائی اور اسلام کو بھی پایا۔ (بحوالہ المستطرف فی کل فن مستظرف۔ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۳)

دوستی وہی جو مصیبت کے وقت کام آئے

محمد بن خلف التیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوست وہ نہیں کہ شہد ٹپکائے جس کی زباں!
دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے!
جب ضرورت پڑے تو اس کی دولت ہو میری!
اور میری دولت ہو اس کی جو اس کے کام آئے!

خوشحالی کی دوستی پر نہ کرنا اعتبار!
کہ دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے!

(بحوالہ العزائم صفحہ نمبر ۹۷)

تفسیر موضح القرآن

تفسیر موضح القرآن ایک مشہور تفسیر ہے۔

اصل میں "موضح قرآن" اس تفسیر کا تاریخی نام ہے، بحساب ابجد اس کا عدد (۱۲۰۵) ہے۔

یہ تفسیر شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲۰۵ھ میں ہی لکھی ہے، اس لئے اس کو موضح قرآن کہتے ہیں۔ (بحوالہ طلبہ کے لئے نایاب تحفہ صفحہ نمبر ۳۳، مطبوعہ بیت العلم ٹرسٹ کراچی)

قرآن کا نور

ہمارے شیخ حضرت مولانا مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ قریبی زمانہ میں ایک صاحب حسن الافغانی گزرے ہیں، قرآن مجید نہیں پڑھا تھا، عالم نہیں تھے مگر عارف اور بندہ مومن تھے۔ ایک طالب علم نے قرآن مجید اور اس کی تفسیر جلالین یا بیضاوی شریف کی عبارت دونوں ہم وزن ایک لہجہ میں شروع کردیں، امتحان لینا مقصود تھا چنانچہ وہ ہر ہر حرف کے سننے میں امتیاز کرتے یہ جملہ قرآن مجید کا ہے یا نہیں؟ بظاہر ایک ہی لہجہ اور ایک ہی قرأت تھی مگر انہیں اندازہ ہوتا کہ یہ جملہ بیضاوی کی عبارت اور یہ جملہ کلام الٰہی ہے پھر انہوں نے فرمایا:

قرآن مجید کے الفاظ ادا ہوتے وقت عرش سے اسفل السافلین تک روشنی کی ایک چمک پیدا ہوجاتی ہے جو مجھے محسوس ہوتی ہے اور جب دوسرے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں تو وہ روشنی ختم ہوجاتی ہے۔

(شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شدت محبت کی ایک جھلک

آہ! نبی کا یہ اعلان ان مفلس و نادار و بے نوا عاشقوں کے لئے کتنا بڑا انعام ہے چنانچہ

جب مکہ فتح ہوگیا تو صحابہ کو وسوسہ آنا شروع ہوا کہ اب حضور ﷺ اور مکہ شریف کے اصحاب ومہاجرین جب اپنے وطن جائیں گے تو پھر شاید واپس آنا مشکل ہے کیونکہ وطن کی محبت ایک طبعی بات ہے ممکن ہے کہ طبعی تقاضوں سے مدینہ کی طرف واپسی کا پھر ارادہ نہ ہو جب مکہ فتح ہوگیا اور مکہ مکرمہ پر اسلام کا جھنڈا لگ گیا تو مدینہ کے صحابہؓ نے حضور ﷺ سے ایک گزارش کی کہ ہمارے دل کو کچھ ایسے وساوس پریشان کر رہے ہیں کہ ہمارا پیارا نبی ﷺ جن کے لئے ہم نے جان دی مال دیا اولاد کو یتیم کیا بیویوں کو بیوہ کیا، ہم نے ایک ایک دن میں ستر ستر شہادتیں احد کے دامن میں قبول کیں تو ایسا نہ ہو کہ ہمارا نبی اور نبی کے مکہ والے ساتھی، کہیں اب مکہ شریف کی محبت کی وجہ سے، کہیں مدینہ شریف واپس نہ ہوں اور مکہ ہی میں قیام ہوجائے اور مدینہ والوں کو گاہے بگاہے اللہ کا رسول ملے اور مکہ والوں کو ہر وقت ملے۔

یہ ہمارے دلوں میں ایک خیال آرہا ہے اور پھر جوش میں ایک جملہ بھی کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سے ہماری جانیں لے لیجئے! ہماری اولاد آپ پر قربان ہوجائے، ہمارے مال و دولت سب آپ پر قربان، پوری کائنات ہم آپ پر فدا کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر اے خدا کے رسول ﷺ آپ سے بڑھ کر ہمارے قلب میں اور کوئی عزیز اور عظیم دولت نہیں ﷺ اس لئے ہم آپ پر انتہائی بخیل ہیں ہم سے بڑھ کر آپ کی ذات پر کوئی بخیل بھی نہیں ملے گا ہم آپ کو مکہ والوں کو نہیں دے سکتے۔ آپ ہمیں اتنے پیارے ہیں کہ آپ پر سخاوت کی ہمیں طاقت نہیں ہے، ہم آپ کی ذات کے معاملہ میں نہایت کنجوس ہیں لفظ کنجوس کا اس سے بہتر استعمال شاید ہی دنیا میں کہیں ہوا ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ کون اتنے قبیح لفظ کو اتنے حسین معنوں میں استعمال کرسکتا تھا آپ ﷺ کے آنسو بہہ پڑے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اے مدینہ والو! ایسا خیال مت کرو! میں نے حکم الٰہی سے ہجرت کی ہے بغیر خدا کے حکم کے ہم دوبارہ مکہ نہیں آسکتے میرا مرنا جینا تمہارے ہی ساتھ ہوگا۔"

(بحوالہ ہم کس کو ملتے ہیں اور ہم کو کون پاتا ہے، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب، صفحہ نمبر ۲۷)

نکتہ آفرینی

"دہلی میں ایک صاحب کی اہلیہ تھیں جو بار بار اپنے میکے جاتیں۔ شوہر نے صورت حال

سے تنگ آ کر ایک دن کہا کہ اگر آئندہ تم اپنے باپ کے گھر گئیں تو تمہارے پر طلاق۔ اتفاقاً اس عورت کے والد کا انتقال ہوگیا۔ اب اگر یہ گھر جائے تو طلاق واقع ہو۔ نہ جائے تو یہ ایک اور مصیبت، شوہر شاہ (عبدالعزیز) صاحبؒ سے مسئلہ پوچھنے آیا۔ اس وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی بھی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں موجود تھے۔ شاہ صاحبؒ نے مسئلہ سن کر فرمایا کہ اگر تمہاری اہلیہ اپنے گھر گئیں تو طلاق ضرور پڑ جائے گی۔ شوہر یہ جواب سن کر رونے پیٹنے لگا۔ قاضی صاحبؒ نے بڑے ادب کے ساتھ عرض کیا کہ حضرت میرا تو خیال یہ ہے کہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ باپ کی وفات کے بعد وہ باپ کا گھر رہا ہی نہیں بلکہ بھائیوں کا گھر ہوگیا جب کہ وقوع طلاق کی شرط باپ کے گھر جانا تھا۔ شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے باوجودیکہ استاذ تھے اپنے شاگرد کے اس اختلاف ونکتہ آفرینی کو بہت سراہا اور دل سے قبول کیا"۔

(مولانا محمد انظر شاہ کشمیری بحوالہ نقش دوام)

ڈاڑھ اور کان کے درد کا نبوی علاج

جو شخص ہر چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ، کہے تو ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی بھی محسوس نہ کریگا۔ (حصن حصین)

تین جنتی ایک تیر

ایک تیر کی وجہ سے تین آدمی جنت میں داخل ہونگے۔

۱) تیر بنانے والا ۲) تیر پھینکنے والا

۳) لاکر دینے والا (جامع الترمذی شریف صفحہ نمبر ۲۹۳)

مادرزاد حافظہ لڑکی

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ میرا خود دیکھا ہوا ہے جس زمانہ میں میرا قیام مدرسہ راندیریہ رنگون میں تھا تو ہندوستان سے ایک شخص رنگون آیا اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی جس کی عمر چار سال سے زیادہ نہیں تھی اس نے کہا یہ لڑکی حافظ قرآن ہے اور

بغیر پڑھے پڑھائے پیدائشی حافظ ہے آپ جہاں سے چاہیں ایک آیت اس کے سامنے پڑھ دیں یہ اس سے آگے دس بارہ آیتیں پڑھ دے گی چنانچہ رنگون میں بہت مقامات پر اس کا امتحان لیا گیا تو جیسا کہا تھا ویسا ہی دیکھا گیا رنگون کے لوگوں نے اس لڑکی کو بہت سا انعام دیا اس کے باپ کی آمدنی اسی لڑکی کے اس کمال ہی سے تھی میں نے اس سے کہا اسکو آمدنی کا ذریعہ مت بناؤ مجھے اندیشہ ہے کہ اسطرح یہ لڑکی زیادہ نہ جئے گی چنانچہ میرا خیال صحیح نکلا۔ اگلے سال میں نے سن لیا کہ اس بچی کا انتقال ہوگیا ہے۔ (بحوالہ بیادوا اقعات قرآن نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۲۸)

اللہ کے پسندیدہ کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (آسانی سے ادا ہو جاتے ہیں) مگر روز قیامت) میزان (ترازو) میں بھاری ہوں گے۔ رحمٰن کو پیارے ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(بحوالہ تفسیر مظہری جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۲۱ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

عورت کا خوشبو لگا کر مرد کے پاس سے گزرنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (غیر محرم کو دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے قریب سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے۔ یعنی (ایسی ایسی کہہ کر) زانیہ مراد لیا۔

(بحوالہ الترغیب والترہیب جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳)

گناہ

جو گناہ ہمیں بھول جائے اس کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ معاف ہوگیا ہے حالانکہ ایسا نہیں اللہ کے ہاں لکھا ہوا ہے۔ (بحوالہ شوق تقریر صفحہ نمبر ۴۰)

قرآن کریم کے ۵۵ نام

کلام اللہ کا مشہور نام قرآن ہے اس کے علاوہ ۵۵ نام اور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا مثلاً۔

کتاب	مبین	قرآن	کریم	کلام
نور	هدی	رحمة	فرقان	شفاء
موعظة	مکرم	ذکر	مبارک	علی
حکمة	حکیم	مهین	حبل	مرفوع
قیم	قول	فصل	نباعظیم	صحف
متشابة	تنزیل	روح	حق	عربی
بصائر	بیان	علم	مثانی	حادی
عجب	تذکرة	مطهر	صدق	عدل
امر	منادی	بشری	مجید	زبور
بشیر	نذیر	عزیز	بلاغ	قصص
وحی	شفاء لمافی الصدور		صراط المستقیم	
	أحسن الحديث		عروة الوثقی	

(حقیقت طالب العلم اور تاریخی مضامین، صفحہ نمبر:۳۴)

جاہل کو عالم کی تقلید واجب ہے

تفسیر قرطبی میں فرمایا کہ اس آیت (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷) سے معلوم ہوا کہ جاہل آدمی جس کو احکام شریعت معلوم نہ ہوں اس پر عالم کی تقلید واجب ہے کہ عالم سے دریافت کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔

(تفسیر معارف القرآن جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۷، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب)

کسی زمانے میں کھجور کی گٹھلی جیسے گیہوں کے دانے ہوتے تھے

مسند امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ زیاد کے زمانہ میں ایک تھیلی پائی گئی تھی جس میں کھجور کی بڑی گٹھلی جیسے گیہوں کے دانے تھے اور اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ اس زمانہ میں

اگتے تھے جس میں عدل وانصاف کو کام میں لایا جاتا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۶)

چوری اور شیطانی اثرات سے حفاظت

سونے سے پہلے اکیس مرتبہ بسم اللہ پڑھے تو چوری، شیطانی اثرات اور اچانک موت سے محفوظ رہیگا۔ (بحوالہ خزانہ اعمال، صفحہ نمبر:۱۳)

میانہ روی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو یہود کی طرح دوڑنے سے بھی منع کیا جاتا تھا اور نصاریٰ کی طرح بہت آہستہ چلنے سے بھی۔
اور حکم یہ تھا کہ ان دونوں چالوں کی درمیانی چال اختیار کرو۔

(تفسیر معارف القرآن، جلد:۷، صفحہ:۳۹، سورۃ لقمان، آیت:۱۹)

تین چیزوں سے فرشتے گھر میں نہیں داخل ہوتے

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تین چیزیں ہوں۔
۱) تصویر ۲) کتا ۳) جنبی

(سنن ابوداؤد شریف صفحہ نمبر ۲۱۹)

برائے حفظ وحافظہ

سورۃ الم نشرح لکھ کر پانی میں گھول کر پلانا حفظ قرآن اور تحصیل علم کے لئے خاص ہے۔

(خزانہ اعمال)

اقوال حضرت عمر فاروقؓ

۱) ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک عورت ہے۔
۲) قبل اس کے کہ بزرگ بنو، علم حاصل کرو۔
۳) اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس چیز کو انسان کی طبیعت چاہے کھائے۔
۴) جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔

(اقوال زریں کا انسائیکلوپیڈیا، صفحہ نمبر:۹۰)

ختم نبوت کے جانثار

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسیلمہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) نے قید کرلیا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کردیا۔

مسیلمہ کذاب ان سے دریافت کرتا کہ "کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟"

وہ فرماتے: "بے شک"۔

پھر پوچھتا: "اس کی بھی گواہی دیتے ہو کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔"

وہ فرماتے: "ہرگز نہیں"۔

یہ جواب سن کر وہ نہایت مشتعل ہوکر ان کا ایک عضو کاٹ دیتا۔ اسی طرح بار بار پوچھتا رہا۔ اور حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھوٹے نبی کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اپنے جسم کے اعضاء نچھاور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ شہید ہوگئے مگر یہ گوارا نہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکلے۔

(حیاۃ الصحابہ، مولانا محمد یوسف کاندھلوی)

ابوالکلام آزادؒ اپنی زلیخا کی قبر پر

مولانا ابوالکلام آزادؒ "آزادیٔ ہند" میں اپنی رہائی کے ضمن میں اپنی مرحومہ بیگم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہوڑہ سٹیشن پر اور پلیٹ فارم پر انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ میں بڑی مشکل سے اپنے ڈبے سے باہر نکلا، اور کار میں سوار ہوا، جس وقت کار پل پر سے گزر رہی تھی، مجھے گزرا ہوا زمانہ یاد آنے لگا۔ تین سال پیچھے کا وہ دن یاد آیا۔ جب میں ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسوں میں شرکت کرنے کی غرض سے بمبئی کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔

میری بیوی گھر کے دروازے تک مجھے رخصت کرنے آئی تھیں۔ اب تین سال کے بعد واپس آ رہا تھا۔ مگر وہ قبر کی آغوش میں تھیں اور میرا گھر خالی تھا۔ مجھے ورڈس ورتھ" کا یہ شعر یاد آیا۔

ترجمہ : مگر وہ اب اپنی قبر میں ہے، اور ہائے! میری دنیا کیسی بدل گئی ہے!"

میں نے اپنے ساتھیوں سے کار واپس کرنے کیلئے کہا، کیونکہ گھر جانے سے پہلے میں ان کی قبر پر جانا چاہتا تھا، میری کار ہاروں سے لدی ہوئی تھی، میں نے ان میں سے ایک ہار لیکر قبر پر چڑھایا اور خاموشی کے ساتھ فاتحہ پڑھی۔

"آئینہ ابوالکلام" میں تحریر ہے کہ:

"وہ اپنی چاہنے والی کے مرقد پر آنسوؤں کے موتی نچھاور کئے بغیر نہ رہ سکے، وفور رقت کو تھامنا ان کے بس میں نہ رہا، اور بہت دیر تک وہ سر جھکائے روتے رہے۔"

(دیباچہ غبار خاطر مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور)

وجود باری تعالیٰ پر اکبر مرحومؒ نے شاعرانہ انداز میں کیا خوب کہا ہے

تمہاری بحثوں سے میرے شبہے خدا کی ہستی سے کم نہ ہوتے
مگر یہ بات آ گئی سمجھ میں خدا نہ ہوتا تو ہم نہ ہوتے

خدا ہی نے بنایا تجھکو خدا نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا
خدا کی ہستی ہے مجھ سے ثابت خدا نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا

خدا کے باب میں یہ غور کیا ہے
خدا کیا ہے؟ خدا ہے اور کیا ہے

بڑھاتے کیوں ہو تم لفظوں کو آگے
بساط ذہن پر یہ جور کیا ہے

کیوں خدا کے باب میں بحثوں کی اتنی دھوم ہے
ہست میں شک نہیں اور چیست نا معلوم ہے

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

(بحوالہ انتخاب لاجواب)

حالت مرض کی دعا

جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر مرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخشے جاویں گے۔

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین.

(اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ نمبر ۵۷۸)

سفارش پر کچھ معاوضہ لینا حرام ہے

جس سفارش پر کوئی معاوضہ لیا جائے وہ رشوت ہے۔ حدیث میں اس کو سخت حرام فرمایا ہے۔ اس میں ہر طرح کی رشوت داخل ہے۔ خواہ وہ مالی ہو یا یہ کہ اس کا کام کرنے کے عوض اپنا کوئی کام اس سے لیا جائے۔ (تفسیر معارف القرآن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۹۹ تا صفحہ نمبر ۵۰۰ تک)

ذکر خواب کے تین آداب

۱) الحمد للہ کہے
۲) اس کی تعریف ثناء کرے
۳) اس کی تعبیر کے لئے کسی عالم خیر خواہ سے ذکر کرے جو اس فن سے واقف ہو۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۳۷۰)

فرشتے خادم قرآن کی قبر کی زیارت کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! قرآن سیکھتا اور لوگوں کو سکھاتا رہ یہاں تک کہ اسی شغل میں تیری موت آجائے کیونکہ اگر اسی شغل میں تیری موت آجائے گی تو فرشتے تیری قبر کی زیارت اسی طرح کرنے آئیں گے جس طرح اہل ایمان کعبۃ اللہ کی زیارت کرنے آتے ہیں۔ (کنز المعانی شرح الشاطبیہ للجعبری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھ نصیحتیں

۱) جو آدمی زیادہ ہنستا ہے، اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔
۲) جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔
۳) جو باتیں زیادہ کرتا ہے،، اسکی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔
۴) جسکی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اسکی حیا کم ہو جاتی ہے۔
۵) جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اسکی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے۔
۶) جس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

(حیاۃ الصحابہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۲۲)

ہر کام میں اعتدال ہونا چاہئے

ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہوا تو دیکھا وہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہ اونچی آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے پوچھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں جس سے مصروف مناجات تھا وہ میری آواز سن رہا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میرا مقصد سوتوں کو جگانا اور شیطان کو بھگانا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اپنی آواز کو قدرے بلند کرو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اپنی آواز کو کچھ پست رکھو۔

(تعمیر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۹۸۷)

بصارتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ عرض کیا اے نائب رسول خدا! ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں چمن تھا۔ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لبریز تھا یہ ختم کیوں آپ کے زمانے میں، یہ جھگڑے بڑھ گئے میری عقل اس مسئلہ

میں ہوگئی ہے گم۔ کہنے لگے یہ بھی پوچھنے کی کوئی بات ہے ان کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر ہو تم۔

(ماخذ خطبات دین پوری حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب)

لوح محفوظ پانچ سو سال کے راستے کی چیز ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پاس لوح محفوظ ہے جو پانچسو سال کے راستے کی چیز ہے۔ سفید موتی کی ہے۔ یاقوت کے دو پتھروں کے درمیان تریسٹھ بار اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماتا ہے۔ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔ ام الکتاب اسی کے پاس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رات کی تین ساعتیں باقی رہنے پر ذکر محفوظ کھولا جاتا ہے پہلی ساعت میں اس پر نظر ڈالی جاتی ہے جسے اس کے سوا کوئی اور نہیں دیکھتا بس جو چاہتا ہے مٹاتا ہے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۱)

اچھے اور بد اخلاق

ہمارے اچھے اخلاق سے تبلیغ کی عزت ہوگی اور ہماری بد اخلاقی کی وجہ سے تبلیغ کی بد نامی ہوگی۔ (بحوالہ شوق فقیر صفحہ نمبر ۲۳ فرمودات حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب)

ذہن اور حافظ کے لئے

سات سو چھیاسی ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پانی پر دم کر کے طلوع آفتاب کے وقت پئیں تو ذہن کھل جائیگا اور حافظ قوی ہو جائیگا۔ (بحوالہ خزانہ اعمال)

آج کل ضبطِ تولید کے نام سے جو دوائیں یا معالجات کئے جاتے ہیں شرعاً جائز نہیں ہیں

کوئی ایسی صوت اختیار کرنا جس سے حمل قرار نہ پائے جیسے آج کل دنیا میں ضبط تولید کے نام سے اسکی سینکڑوں صورتیں رائج ہوگئی ہیں۔ اسکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وأد خفی فرمایا ہے یعنی خفیہ طور سے بچہ کو زندہ در گور کرنا۔ (کمارواہ مسلم عن جدامہ بنت وھب)

سعادت مندی کی پانچ علامات

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آدمی کی سعادت مندی کی پانچ باتیں ہیں:

۱) اس کی بیوی اس کے موافق ہو۔
۲) اس کی اولاد نیک ہو۔
۳) اس کے دوست متقی ہو۔
۴) اس کا ہمسایہ نیک ہو۔
۵) اس کی روزی اپنے شہر میں ہو۔ (بحوالہ تنبیہ المغترین اردو ترجمہ اخلاق سلف صفحہ نمبر ۸۰)

امام ابوحنیفہؒ کی گریہ وزاری

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے تاجر، فقہ حنفی کے بانی، سینکڑوں تلامذہ کے استاد اور ہزاروں انسانوں کے مرجع تھے لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی ان کی عبادت اور عمل کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ کوئی پارسا نہیں دیکھا۔ اسد بن عمرؒ کا قول ہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ شب کی نماز میں ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ ان کے گریہ وزاری کی آواز سن کر پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا تھا ان کا یہ بھی قول ہے کہ یہ روایت محفوظ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے جس مقام پر وفات پائی وہاں سات ہزار کلام مجید ختم کئے تھے۔ (بحوالہ انتخاب لاجواب)

برائے حفظ وحافظہ

جن کا حافظہ کمزور ہو تو وہ سات دن تک ان آیات کریمہ کو روٹی کے ٹکڑوں پر لکھ کر کھالیا کریں اس طرح کہ ہفتہ کو یہ آیت لکھ کر کھائے۔ فتعالی اللہ الملک الحق اتوار کے روز یہ لکھے رب زدنی علما۔ پیر کے روز یہ لکھے سنقرئک فلا تنسی منگل کے روز یہ لکھے انہ یعلم الجھر وما یخفی بدھ کے روز یہ لکھے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ جمعرات کے روز یہ لکھے ان علینا جمعہ وقرانہ جمعہ کو یہ لکھے فاذا قرانہ فاتبع قرانہ صبح کے وقت باوضو لکھ کر کھلائیں ان شاء

اللہ حافظہ قوی ہوگا۔ (فلاح دارین، بحوالہ خزانہ اعمال)

دوستی کا معیار

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں نظر آئے تو میں نے معافی چاہتے ہوئے عرض کیا خدا کی محبت نے مجھے آپ ﷺ سے محبت کرنے کی مہلت نہ دی" تو حضور ﷺ نے جواب دیا" اے ابوسعید مبارک ہو جس شخص نے اللہ کو دوست رکھا اس نے مجھے بھی دوست رکھا"۔ (مکارم الاخلاق)

غیر اللہ کو رب کہنا جائز نہیں ہے

لفظ" رب" اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ایسے الفاظ موہم شرک اور مشرکین کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے الفاظ استعمال کرنا بھی ممنوع کر دیا گیا۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ کوئی غلام اپنے آقا کو" رب" نہ کہے اور کوئی آقا اپنے غلام کو بندہ نہ کہے۔

(تفسیر معارف القرآن، جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۳ سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۲)

دل کی بیماری کے لئے مجرب نسخہ

دل پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ کر دم کریں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ بہت مرتبہ آزمایا گیا ہے۔ (خزانہ اعمال)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا عجیب واقعہ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے قبل اسلام اور قبل ظہور نبوت شام کی طرف تجارت کے لئے سفر فرمایا، شام سے قریب ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر آپ نے بحیرا راہب سے معلوم کی اس راہب نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا خواب سچا کرے گا آپ کی قوم سے ایک نبی مبعوث ہوگا آپ ان کی حیات میں ان کے وزیر ہوں گے

اور بعد وفات ان کے خلیفہ ہوں گے پس اس خواب کو صدیق اکبرؓ نے چھپایا کسی سے ظاہر نہیں کیا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اور اعلان نبوت سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جو دعوٰی فرمایا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی دلیل وہ خواب ہے جو تم نے شام میں دیکھا تھا بس غلبہ خوشی سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معانقہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کا بوسہ لیا۔ (خصائص کبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۹، منقول معرفت، صفحہ نمبر ۱۰۷، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب)

آسان حساب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا اللھم حاسبنی حسابا یسیرا (اے اللہ میرا حساب آسان فرما) میں نے عرض کیا: حضرت آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے اور اس سے درگزر کی جائے (یعنی کوئی پوچھ گچھ اور جرح نہ کی جائے) بات یہ ہے کہ جس کے حساب میں اس دن جرح کی جائیگی اے عائشہ! (اس کی خیر نہیں) وہ ہلاک ہو جائیگا۔ (معارف الحدیث جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۰)

خوشحالی چاہنے والی بیوی کو ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ام الدرداء سے روایت ہے کہ میں نے ابوالدرداء سے کہا کہ: کیا بات ہے تم مال و منصب کیوں نہیں طلب کرتے جس طرح کے فلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تمہارے آگے ایک بڑی دشوار گذار گھاٹی ہے اس کو گراں بار اور زیادہ بوجھ والے آسانی سے پار نہ کر سکیں گے اسلئے میں بھی پسند کرتا ہوں، کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔ (اس وجہ سے میں اپنے لئے مال و منصب طلب نہیں کرتا)۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

خواص سورۃ والضحیٰ (حصول ملازمت کے لئے)

سورۃ والضحیٰ کو عاملین نے پرتاثیر مانا ہے اس میں نو مقام پر کاف آیا ہے آپ نماز فجر کے بعد وہیں بیٹھیں یہ سورۃ پاک اس طرح پڑھیں کہ جب کاف آئے تو یا کریم نو مرتبہ پڑھیں یہ عمل صرف نو ایام کریں ملازمت ملے گی اگر خدانخواستہ ملازمت نہ ملی تو یہ عمل اٹھارہ مرتبہ پڑھیں اگر پھر بھی حاجت پوری نہ ہو تو ستائیس مرتبہ پڑھیں اور ہر کاف پر ستائیس مرتبہ یا کریم پڑھیں بفضلِ خدا شرطیہ ملازمت مل جائیگی۔ (شرعی علاج) (بحوالہ خزانہ اعمال صفحہ نمبر ۱۱)

دل کی بیماری کو دور کرنے کا نبوی نسخہ

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو ان کے ہاتھ کی ٹھنڈک میری ساری چھاتی میں پھیل گئی پھر فرمایا کہ اسے دل کا دورہ پڑا ہے اسے حارث بن کلدہ کے پاس لے جاؤ جو ثقیف میں مطب کرتا ہے حکیم کو چاہئے کہ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ کر اسے کھلا دے۔

فائدہ: کھجور کے فوائد کے بارے میں یہ حدیث بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ طب کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی مریض کے دل کے دورہ کی تشخیص کی گئی۔

(مسند احمد۔ ابونعیم۔ ابوداؤد)

تین نیندیں اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں

۱) ذکر اللہ کی مجلس میں سونا ۲) فجر کے بعد اور عشاء سے پہلے سونا

۳) فرض نماز میں سونا (بحوالہ تبلیغ یا تعین کار نبوت ہے)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حاسدوں نے سخت مار پیٹ کی، خلیفہ وقت سزا دینا چاہتا تھا حضرت امام مالک نے سواری پر سوار ہو کر شہر میں اعلان کیا میں نے ان سب کو معاف کیا کسی کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔ (اسلاف کے واقعات صفحہ نمبر ۱۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تقویٰ وصلہ رحمی سے عمر میں زیادتی، روزی میں برکت اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ (بحوالہ تقویٰ کے ثمرات)

گناہگاروں کو تین چیزوں کی ضرورت ہے

۱) ایک تو خدا تعالیٰ کی معافی کی تاکہ عذاب سے نجات پائے۔

۲) دوسرے پردہ پوشی کی تاکہ رسوائی سے بچے۔

۳) تیسرے عصمت کی تاکہ وہ دوبارہ گناہ میں مبتلا نہ ہوں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ نمبر ۳۸۵)

بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی

ڈاکٹر محمد اسلم جناب مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے، کہنے لگے مجھے پانچ منٹ میں تبلیغ سمجھائیں، میں فوج میں ڈاکٹر ہوں، مولانا نے فرمایا پانچ منٹ میں ڈاکٹری سمجھاؤ پھر میں پانچ منٹ میں تبلیغ سمجھاؤں گا۔ (بحوالہ شوق فقیر صفحہ نمبر ۱۳۰)

لڑکا خوبصورت کیسے ہو اسکی تدبیر

اگر عورت حمل کے زمانے میں خربوزہ بکثرت استعمال کرے تو لڑکا خوبصورت اور تندرست پیدا ہوگا۔ (طب نبوی صفحہ نمبر ۸۶)

جامع دعا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، دعائیں تو آپ نے بہت سی بتادی ہیں، اور ساری یاد رہتی نہیں، کوئی ایسی مختصر دعا بتادیجئے، جو سب دعاؤں کو شامل ہو جائے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم انا نسئلک من خیر ما سئلک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ

وسلم و نعوذبک من شر ما استعاذمنه نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و انت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.

(جامع الترمذی شریف)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص فضیلت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واحد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے ماں باپ اولاد سب مسلمان ہوئے روح المعانی میں ہے کہ یہ خصوصیت صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ (معارف القرآن فی تفسیر رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی ....الخ)

شکر کرنے والا فقیر کامیاب ہو گیا

لئن شکرتم لا زیدنکم

مسند احمد میں روایت ہے کہ ایک سائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور دی اس فقیر نے منہ بگاڑا، ناراض ہوا اور کھجور نہ لی۔ دوسرا فقیر آیا اس نے بھی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کھجور اس کو دی اس نے قبول کر لی اور بہت شکر ادا کیا اچھے جملے کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مزید ۲۰ درھم دیدیے اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ۴۰ درہم رکھے تھے وہ بھی دلوا دئے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تین برتنوں کا انتظام

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتنوں کا انتظام فرماتی تھی۔

۱) وضو کے پانی کا برتن ۲) مسواک کا برتن

۳) پینے کے پانی کا برتن (سنن ابن ماجہ شریف صفحہ نمبر ۳۰)

چار ماہ کے بعد اسقاطِ حمل قتل کے حکم میں ہے

بچوں کو زندہ دفن کر دینا یا قتل کر دینا، سخت گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے اور چار ماہ کے بعد کسی

حمل کو گرانا بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ چوتھے مہینہ میں حمل میں روح پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ انسان کے حکم میں ہوتا ہے اسی طرح جو شخص کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائے اور اس سے بچہ ساقط ہو جائے تو باجماعِ امت مارنے والے پر اسکی دیت میں غرہ یعنی ایک غلام یا اسکی قیمت واجب ہوتی ہے۔ اور بطن سے باہر آنے کے وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو پوری دیت بڑے آدمی کے برابر واجب ہوتی ہے اور چار ماہ سے پہلے اسقاط حمل بھی بدونِ اضطراری حالت کے حرام ہے مگر پہلی صورت کی نسبت کم ہے کیونکہ اس میں کسی زندہ انسان کا قتل صریح نہیں ہے۔ (معارف القرآن جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۶۸۳)

تلاوت قرآن اور ایصالِ ثواب

جمہور ائمہ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جس طرح دعا اور صدقہ کا ثواب دوسرے کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تلاوت قرآن اور ہر نفلی عبادت کا ثواب دوسرے شخص کو بخشا جا سکتا ہے اور وہ اس کو ملے گا (صرف اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کا اختلاف ہے) قرطبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ احادیث کثیرہ اس پر شاہد ہیں کہ مومن کو دوسرے شخص کی طرف سے عمل صالح کا ثواب پہنچتا ہے تفسیر مظہری میں اس جگہ ان احادیث کو جمع کر دیا ہے جس سے ایصال ثواب کا فائدہ دوسرے کو پہنچنا ثابت ہوتا ہے۔ (معارف القرآن ج نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۱۹)

ایک دیہاتی چرخہ کاتنے والی عورت کی وجود باری تعالیٰ پر عجیب عقلی دلیل

ایک بڑھیا سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل پوچھی۔ تو اس نے کہا۔ میری دلیل میرا چرخہ ہے۔ جب میں اسکو چلاتی ہوں تو چلتا ہے۔ اور جب اسکو چھوڑ دیتی ہوں تو ٹھہر جاتا ہے۔ جب یہ چھوٹا سا چرخہ بغیر چلائے چل نہیں سکتا۔ اتنا بڑا آسمان بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے۔ اس بوڑھیا سے پوچھا گیا کہ خدا ایک ہے یا دو۔ اس نے کہا خدا ایک ہے۔ پوچھا گیا دلیل پیش کرو۔ کہنے لگی یہی میرا چرخہ چونکہ میں اسکو تنہا چلاتی ہوں۔ اگر کوئی دوسری عورت میرے ساتھ بیٹھ کر چرخہ چلائے تو دو حال سے خالی نہیں۔ چلانے میں میری

موافقت کرے گی یا مخالفت اگر موافقت کریگی۔ تو رفتار تیز ہو جائیگی۔ سوت کے تار ٹوٹ جائینگے اور اگر مخالفت کریگی۔ تو چرخہ برباد ہو کر رہ جائیگا۔ اسی طرح اگر خدا ایک نہ ہو بلکہ دو یا زیادہ ہوں۔ تو پھر زمین وآسمان کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔

(فائدہ) قرآن مجید میں اسی مضمون کو سورۃ انبیاء میں کس خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا﴾۔

ترجمہ:

اگر دونوں (زمین وآسمان) میں خدا ہوتے سوائے اللہ کے تو دونوں خراب ہو جاتے۔

(بحوالہ انتخاب لاجواب جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۳)

ذکرِ الٰہی کی پانچ خوبیاں

ذکر کے اندر پانچ خوبیاں ہیں:

۱) اللہ کی رضامندی ۲) فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہونا۔

۳) شیطان سے حفاظت ۴) رقتِ قلب

۵) گناہوں سے پرہیز کی قوت کا پیدا ہونا (بحوالہ تنبیہ الغافلین از ابوالیث ثمرقندی)

اصحاب بدر کی مشابہت اصحاب طالوت سے تین طرح

اصحاب بدر کی مشابہت اصحاب طالوت سے تین طرح سے ہے:

۱) تعداد میں وہ بھی تین سو تیرہ / ۳۱۳ یہ بھی تین سو تیرہ / ۳۱۳ ہے۔

۲) اصحاب بدر قلیل کثیر پر غالب آئے یہ بھی قلیل تھے کثیر پر غالب آئے۔

۳) انہوں نے بھی اللہ کی مدد و نصرت پر بھروسہ کیا تھا انہوں نے بھی بھروسہ کیا تھا۔

(بحوالہ ذخیرہ معلومات صفحہ نمبر ۹۱)

سب سے پیارے جملے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پیارے چار جملے ہیں:

۱) سبحان اللہ ۲) الحمدللہ ۳) لا الہ الا اللہ

۴) اللہ اکبر (بحوالہ تفسیر مظہری جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۲۱ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

تین صحابہؓ کی جنت (خود) مشتاق ہے

۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲) حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تفسیر مظہری جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۵۲۳ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب)

روزی میں برکت کیلئے نبوی نسخہ

گھر میں داخل ہو کر سلام کرے چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ (حصن حصین)

تین شخصوں سے قلم اٹھا دیا گیا

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رفع القلم عن ثلاثۃ:

۱) سونے والے سے ۲) بچے سے ۳) مجنون سے

(سنن ابوداؤد شریف صفحہ نمبر ۶۵۵)

افضل عورت کی علامات

جب ایک اعرابی سے عورتوں کے متعلق سوال کیا گیا اور وہ عورتوں کے بارے میں خوب جانتا تھا اس نے کہا کہ تمام عورتوں سے افضل وہ عورت ہے جب کھڑی ہو جائے تمام عورتوں سے بلند ہو۔ جب بیٹھ جائے تو تمام عورتوں سے بڑی ہو سچ بولے جب بھی بولے جب غصہ آئے تو برداشت کرے جب ہنسے تو صرف مسکرائے جب کوئی چیز بنائے تو سخاوت کرے اپنے شوہر کی مطیع ہو اپنے گھر میں رہے قوم میں عزت والی ہو تکبر والی نہ ہو بچوں سے محبت کرنے والی

ہو غرض اس کا ہر معاملہ قابل تعریف ہو۔ (بحوالہ صفحات نیرات من حیاۃ الصحابیات عربی)

بچوں کی بدتمیزی کا سبب اور اسکا علاج

بچوں کی بدتمیزی اور نافرمانی کا سبب عموماً والدین کے گناہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ درست کریں اور تین بار سورۃ فاتحہ پانی پر دم کر کے بچے کو پلایا کریں۔

(آپ کے مسائل جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۴۰۹)

تین عورتوں سے شادی

جنت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی دنیا کی تین عورتوں سے ہوگی۔

۱) مریم بنت عمران ۲) آسیہ: فرعون کی بیوی

۳) کلثوم: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ بہن جس نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے دودھ پلانے والیوں کی طرف راہنمائی کی۔ (حاشیہ تفسیر جلالین جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳۲۷)

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کو خلیفہ کوڑے لگواتا۔ امام صاحب ہر روز معاف کر دیتے پوچھا گیا کیوں معاف کر دیتے ہیں فرمایا میری وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اُمتی کو قیامت میں عذاب ہو اس میں میرا کیا فائدہ ہے۔ (اسلاف کے حیرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۹۳)

پانچ چیزوں کے جوابات

حضرت شفیق بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سات سو علماء سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا۔ تمام نے ایک ہی جواب دیا:

۱) میں نے پوچھا عاقل کون ہے؟ سب نے یہی جواب دیا کہ عاقل وہ شخص ہے جو دنیا سے محبت نہیں رکھتا۔

۲) میں نے پوچھا دانا اور ہوشیار کون شخص ہے؟ جواب ملا: جس کو دنیا دھوکا نہ دے سکے

۳) میں نے پوچھا غنی کون ہے۔؟ جواب آیا: جو اپنے لیے اللہ پاک کی تقسیم پر راضی ہو جائے۔

۴) میں نے پوچھا فقیہ کون ہے۔؟ جواب ملا: جو زیادہ کی طلب نہیں رکھتا۔

۵) میں نے پوچھا بخیل کون ہے۔؟ جواب ارشاد ہوا: جو شخص اپنے مال سے اللہ پاک کا حق ادا نہیں کرتا۔ (حبیب العالمین)

دیہاتی عورت نے راز کی حفاظت اور چغل خوری سے بچنے کی اپنے بیٹے کو نصیحت کی

شعبی نے کہا میں نے ایک دیہاتی عورت سے سنا اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہی تھی۔ اے بیٹا! اپنے راز کی حفاظت کر اور چغل خوری سے بچ اس لئے کہ چغل خوری محبت کو بگاڑ دیتی ہے اور کینہ پیدا کرتی ہے۔ (انتخاب لاجواب)

مداھن شہداء میں شامل نہ ہوگا

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم دیکھتے ہو کہ کوئی آدمی لوگوں کی عزت و آبرو کو مجروح کرتا ہے اور تم اس کو نہ روکتے ہو نہ کوئی برا مانتے ہو۔ ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم اس کی بدزبانی سے ڈرتے ہیں کہ ہم کچھ بولیں گے تو وہ ہماری بھی عزت و آبرو پر حملہ کرے گا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو تم لوگ شہداء نہیں ہو سکتے۔ ابن اثیر نے یہ روایت نقل کر کے اس کا مطلب یہ بتلایا کہ ایسی مداہنت کرنے والے ان شہداء میں شامل نہیں ہونگے جو قیامت کے روز انبیاء سابقین کی امتوں کے مقابلہ میں شہادت دینگے۔ (بحوالہ سیرت فاروق اعظم)

خبردار

(۱) مال و اولاد تیری قبر میں جانے کو نہیں۔

(۲) تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں۔

(۳) جز عمل قبر میں کوئی کل تیرا یار نہیں۔

(۴) کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبردار نہیں۔ (ماہنامہ حیا، کراچی)

قرآن میں طب

عیسائیوں کے ایک طبیب نے حسین بن علی واقدی سے سوال کیا کہ تمہاری کتاب قرآن میں علم طب کی کوئی بات بیان نہیں کی گئی حالانکہ علم کی دو قسمیں ہیں علم الابدان اور علم الادیان۔ حسین نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے پورا علم طب ایک چھوٹے سے جملے میں فرمایا ہے۔ طبیب نے کہا وہ کونسی آیت ہے۔ انہوں نے کہا "کلوا واشربوا ولا تسرفوا"

ترجمہ:

"کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو (یعنی کھانے پینے میں اعتدال قائم کرو)"

پھر طبیب نے پوچھا کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بارے میں کچھ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پورے طب کو سمیٹ دیا ہے اور فرمایا ہے۔

"المعدة بیت الدؤ الحمیة راس کل دواء و اعط کل بدن ماعودته"

یعنی معدہ امراض کا گھر ہے اور پرہیز سب سے بڑی دوا ہے اور بدن کو وہ چیز دو جسکا تم نے اسے عادی بنا دیا ہے۔ یہ سنکر عیسائی طبیب نے کہا کہ تمہاری کتاب اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جالینوس کی ضرورت باقی نہیں چھوڑی۔ (بحوالہ طشت جواہر)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وجود باری تعالیٰ پر پیش کردہ عقلی دلیل

ہارون الرشید نے ایک مرتبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ زمین و آسمان کا کوئی خالق ہے۔ اس پر کوئی دلیل پیش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تمام انسان نوعیت کے اعتبار سے متحد ہیں۔ ہر شخص کے پاس کان، آنکھ، ناک اور دوسرے حواس ایک ہی جیسے ہیں لیکن صورتوں، آوازوں، اور زبانوں کا اختلاف اللہ جل شانہ کے وجود پر بہت بڑی دلیل ہے۔ یعنی سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے اور تمام روئے زمین پر پھیلائے سب کی جدا جدا

بولیاں کر دیں۔ ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جا کر زبان کے اعتبار سے محض اجنبی اور بیگانہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر دیکھو شروع دنیا سے لے کر آج تک کتنے بیشمار آدمی پیدا ہوئے مگر کوئی دو آدمی ایسے نہ ملیں گے جن کا لب ولہجہ، تلفظ اور طرز تکلم بالکل یکساں ہو۔ جس طرح ہر آدمی کی شکل وصورت اور رنگت وغیرہ دوسرے سے الگ ہے۔ اسی طرح آواز اور لب ولہجہ ایک دوسرے سے جدا ہے۔ ابتدائے عالم سے لیکر اب تک نئی نئی صورتیں اور بولنے کے نئے نئے طور نکلتے چلے آتے ہیں۔ حقیقت میں اتنا بڑا نشان حق تعالیٰ کی قدرت عظیمہ کا مظہر ہے۔ جسکو ہم صانع عالم اور خلاق کائنات کہتے ہیں۔ گویا آپ نے سورۃ روم کی آیت سے استدلال فرمایا: (واختلاف السنتكم و الوانكم.

ترجمہ: اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا (سورۃ روم آیت ۲۲)

(بحوالہ انتخاب لاجواب جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۰)

حمد باری تعالیٰ

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت رواں کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزم عطا کون ہے
اولیاء تیرے محتاج اے رب کل، تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
بے خبر بھی وہی مبتدا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک وتر، فہم وادراک کی زد میں ہیں سب مگر
ماسوا ایک اس ذات بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورا کون ہے
انبیاء، اولیاء، اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تابعین وصحابہؓ پہ جب آ بنی

گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اھل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تو فضل باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

(حضرت پیر نصیر الدین نصیر صاحب گولڑہ شریف)

گناہوں سے بچنے کا آسان نسخہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

چھ گناہ ایسے ہیں کہ ان سے بچنے سے بفضلہٖ تعالیٰ قریب تمام گناہوں سے نجات ہو جاتی ہے۔

۱) غیبت کرنا ۲) ظلم کرنا، خواہ مالی یا جانی یا زبانی ہو۔
۳) اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ۴) غصہ کرنا
۵) غیر محرم عورت یا مرد سے کسی قسم کا علاقہ رکھنا ۶) مشتبہ یا حرام طعام کھانا۔

یہ چھ معاصی ہیں جن سے اکثر معاصی پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے ترک سے انشاء اللہ تعالیٰ اوروں کا ترک بہت سہل ہو جائیگا بلکہ امید ہے کہ خود بخود متروک ہو جاوینگے۔ اللھم وفقنا

(بحوالہ تحرزات اعمال صفحہ نمبر ۸)

شاگرد پر استاد کا اتباع لازم ہے

تحصیل علم کا ادب یہی ہے کہ شاگرد اپنے استاد کی تعظیم و تکریم اور اتباع کرے اگرچہ شاگرد اپنے استاد سے افضل و اعلیٰ بھی ہو۔

(تفسیر معارف القرآن، جلد نمبر: ۵، صفحہ نمبر: ۶۰، سورۃ کہف، آیت: ۶۰)

تین شخصوں کی مدد اللہ کے ذمے

تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ کے ذمے ہے:

۱) مجاہد فی سبیل اللہ ۲) مکاتب ۳) نکاح کرنے والا

(جامع الترمذی شریف صفحہ نمبر ۲۹۵)

فاروقؓ کو مانگا ہے محمد ﷺ نے خدا سے

خالی ہے ترا دل ادب و شرم و حیاء سے
ناداں تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے

اے دشمن فاروقؓ تجھے اتنی بھی خبر ہے
فاروقؓ کو مانگا ہے محمد ﷺ نے خدا سے

(اسلامی اشعار کا حسین گلدستہ صفحہ نمبر ۱۰۲، مولف مولانا رحنواز خان)

تین چیزوں سے پناہ مانگو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

اے اللہ غافل دوست بُرے پڑوسی تکالیف دہ بیوی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(بحوالہ تحیہ المعتزین، اردو ترجمہ اخلاق سلف صفحہ نمبر ۸۰)

چار چیزیں شقاوت سے ہیں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چار چیزیں شقاوت سے ہیں:

۱) کثرتِ عیال ۲) قلتِ مال ۳) برا پڑوسی
۴) خائن عورت (بحوالہ تحیہ المعتزین اردو ترجمہ اخلاق سلف صفحہ نمبر ۹۷)

قرآن مجید سے متعلق چار چیزیں

۱) آسمانی کتابیں چار ہیں۔ توریت انجیل، زبور اور قرآن حکیم
۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد قرآن مجید میں صرف چار بار آیا ہے۔
۳) قرآن کے خزانے کی کنجی، بسم اللہ الرحمن الرحیم میں بھی چار ہی کلمے ہیں۔
۴) قرآن چار مضامین میں بند ہے۔ عقائد، احکام، قصص، امثال
۵) قرآن میں چار مقصودی مسائل ہیں۔ توحید، رسالت، صداق قرآن، آخرت
۶) قرآن میں چار جماعتوں کا تذکرہ ہے۔ مؤمنین، منافقین، مشرکین، اھل کتاب

۷) قرآن میں هدایت کے چار درجے ہیں، هدایت، استقامت، انابت الی اللہ، رابط علی القلب

۸) قرآن میں گمراہی کے چار درجے ہیں۔ شک، اضلال، جدال، مہر جباریت

۹) قرآن میں کفر کی چار قسمیں ہیں۔ کفر تکذیب، کفر اعراض، کفر نفاق، کفر ارتداد

۱۰) قرآن مجید میں شرک کی چار قسمیں ہیں۔ شرک فی العلم، شرک فی التصرف، شرک فی الدعا، شرک فی عبادۃ الصالحین

۱۱) قرآن کی ہر سورۃ میں چار چیزیں ہیں۔ امتیاز سورت، ربط سورت، دعویٰ سورت، تقسیم سورت

۱۲) قرآن میں شرک فعلی کی چار قسمیں ہیں۔ تحریمۃ اللہ۔ تحریمۃ غیر اللہ۔ نیازات اللہ نیازات غیر اللہ۔

۱۳) قرآن میں عذاب کی چار وجوہات ہیں۔ استہزاء بالرسل، اخراج بالرسل، معجزہ کا انکار، اہل حق سے مقابلہ۔ (خطبات حکیم الاسلام جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۵۷)

دور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱) ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳) ابوزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴) ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵) زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶) عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷) تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸) عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹) ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بحوالہ اسلام میں صحابہؓ کرام کی آئینی حیثیت)

تین چیزوں کے بغیر ایمان کی حلاوت نہیں ملتی

۱) حلم (بردباری) جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو رفع کر سکے۔
۲) تقویٰ (پرہیزگاری) جس کے ذریعے حرام سے بچ سکے

۳) حسن خلق جس کے ذریعے لوگوں کی مدارات کرے (بحوالہ تبلیغ یا یقین کا رنبوت ہے)

علم حکمت میں وہ غیر محدود بھی

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم حکمت میں وہ غیر محدود بھی
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہاء
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہوا ہے قاسم
میرا آقا ہے وہ، میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

(اسلامی اشعار کا حسین گلدستہ صفحہ نمبر ۸۷ مؤلف مولانا رب نواز خان)

ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کے سپاہی نے جوتے مارے بعد میں اسکو معلوم ہوا کہ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں اس نے معافی چاہی فرمایا دوسرا جوتا مارنے سے پہلے پہلے معاف کر دیتا تھا، اکابر کے حالات سے تاریخ بھری ہوئی ہے۔

(بحوالہ اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے صفحہ نمبر ۱۱)

تین چیزوں سے انکار نہیں کرنا چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما

یا تین چیزوں سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔

۱) تکیہ ۲) تیل ۳) دودھ

(جامع الترمذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۲)

ننگے سر کی شہادت قبول نہیں

اسلام بلند اخلاق و کردار کی تعلیم دیتا ہے اور گھٹیا اخلاق و معاشرت سے منع کرتا ہے ننگے سر بازاروں اور گلیوں میں نکلنا اسلام کی نظر میں ایک ایسا عیب ہے جو انسانی مروت و شرافت کے خلاف ہے اسلئے حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اسلامی عدالت ایسے شخص کی شہادت قبول نہیں کریگی مسلمانوں میں ننگے سر پھرنے کا رواج انگریزی تہذیب و معاشرت کی نقالی سے پیدا ہوا ہے ورنہ اسلامی معاشرت میں ننگے سر پھرنے کو عیب تصور کیا جاتا ہے۔

(فتاوی رحیمیہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۲۲) ☆ (آپ کے مسائل جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دعوت کے میدان میں حالت کا اُتار چڑھاؤ

۱) کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قاب قوسین کی وسعتوں میں پہنچایا گیا

۲) اور کبھی ابوجہل کی جفاؤں کا نشانہ بننے کیلئے بھیجا گیا

۳) کبھی شاہد اور بشیر کا لقب دیا گیا

۴) اور کبھی شاعر مجنون اور ساحر کے آوازے سنوائے گئے

۵) کبھی لو لا ک لما خلقت الافلاک (اگر تمہاری قدر و منزلت منظور نہ ہوتی تو ہم عالم کو پیدا نہ کرتے) کے خطاب سے نوازا گیا۔

۶) اور کبھی ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا (اگر ہم چاہیں تو تمہاری طرح ہر ہر گاؤں میں ایک پیغمبر بھیج دیں) فرما دیا گیا۔

۷) کبھی تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کے حجرے کے دروازے پر ڈال دی گئی۔

۸) اور کبھی ایک مٹھی جو کے لئے ابوشحمہ یہودی کے دروازے پر لے جایا گیا۔

(مکتوبات مدنی صفحہ نمبر ۵۳۳)

سورۃ انعام کی ایک خاص فضیلت

بعض روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ یہ سورۃ جس مریض پر پڑھی جائے تو اللہ تعالی اس کو شفا دیتا ہے۔ (یعنی سورۃ انعام) (معارف القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۱۲)

آقا کی بیداری

حضرت شیخ حمید الدین ناگوریؒ نے ایک لونڈی خریدی، جب رات ہوئی تو اسے فرمایا کہ ہمارا بستر درست کردو تا کہ ہم سو جائیں۔

لونڈی نے کہا اے میرے آقا کیا آپ کا بھی کوئی آقا و مولی ہے؟

شیخ نے جواب دیا: ہاں۔

لونڈی نے پھر پوچھا کیا آپ کا مولی بھی سوتا ہے؟

شیخ نے کہا نہیں۔

تو لونڈی نے کہا پھر آپ کو حیا نہیں آتی جب آپ کا آقا بیدار ہے تو آپ کیوں سوتے ہو۔ (بحوالہ احیاء العلوم امام غزالیؒ)

نا اہل کو کوئی عہدہ سپرد کرنا

ایک حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہو پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کے مد میں بغیر اہلیت معلوم کیے ہوئے دیدیا اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اسکا فرض مقبول ہے نہ نفل، یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔ (جمع الفوائد صفحہ نمبر ۳۲۵)

جمعہ کی نماز کے بعد گناہ معاف کروانے کا ایک نبوی نسخہ

جو آدمی جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے گا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہوں گے اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ صفحہ نمبر ۲۲۳)

خدا کے ساتھ رضا

ایک آدمی ایک درویش کے پاس گیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں کچھ عرصہ آپ کی صحبت میں گزاروں۔ اس بزرگ نے دریافت کیا کہ جب میں مرجاؤں گا تو تم کس کے ساتھ رہو گے۔ اس نے جواب دیا: خدا کے ساتھ رہوں گا۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ یہ سمجھ لو کہ میں معدوم ہوں اس لئے ابھی سے خدا کے ساتھ ہو جاؤ۔ (بحوالہ اولیاء اللہ کے اخلاق)

شاعر مشرق کا ایک خوبصورت جواب

ایک دفعہ اُن (علامہ اقبال) کی طبیعت ذرا شگفتہ تھی، یعنی باتیں کرنے کے موڈ میں تھے۔ میں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کے سوال کیا ڈاکٹر صاحب آپ شعر کیسے کہتے ہیں؟

فرمایا: ”ایک مرتبہ فارمن کرسچن کالج لاہور کا سالانہ اجلاس ہو رہا تھا، کالج کے پرنسپل” ڈاکٹر لوکس“ نے مجھے اس میں دعوت شرکت دی۔ اجلاس کا پروگرام ختم ہونے کے بعد چائے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ ہم لوگ چائے پینے بیٹھے، تو ڈاکٹر لوکس میرے پاس آئے اور کہنے لگے،” چائے پی کر چلے نہ جانا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے“۔

ہم لوگ چائے پی چکے، تو ڈاکٹر لوکس آئے اور مجھے اپنے ساتھ ایک گوشے میں لے گئے اور کہنے لگے، اقبال،” مجھے بتاؤ کہ تمہارے پیغمبر پر قرآن کریم کا مفہوم نازل ہوا تھا، اور چونکہ انہیں صرف عربی زبان آتی تھی، انہوں نے قرآن کریم کو عربی میں منتقل کر دیا، یا یہ عبارت ہی اسی طرح تھی۔“

میں نے کہا: ”یہ عبارت ہی اتری تھی“۔

ڈاکٹر لوکس نے حیران ہو کر کہا،” اقبال تم جیسا پڑھا لکھا آدمی اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یہ عبارت ہی اسی طرح اتری ہے؟“

میں نے کہا،” ڈاکٹر لوکس یقیناً میرا تجربہ ہے، مجھ پر شعر پورا اترتا ہے تو پیغمبر پر عبارت پوری کیوں نہیں اتری ہو گی“۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ” جب شعر کہنے کی کیفیت مجھ پر

طاری ہوتی ہے تو یہ سمجھ لو کہ ایک ماہی گیر نے مچھلیاں پکڑنے کے لئے جال ڈالا ہے، مچھلیاں اس کثرت سے جال کی طرف کھنچے چلی آرہی ہیں کہ ماہی گیر پریشان ہو گیا ہے، سوچتا ہے کہ اتنی مچھلیوں میں سے کسے پکڑوں اور کسے چھوڑ دوں“۔ (روزگار فقیر، از سید وحید الدین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت علیؓ اپنے زمانہ خلافت میں رات کے وقت گلیوں میں پھر رہے تھے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا مسجدیں بقعہ نور بنی ہوئی تھیں۔ بے ساختہ حضرت علیؓ کی زبان سے نکلا:

”خدا عمرؓ کی قبر کو بھی ایسا ہی روشن کرے جیسا کہ وہ خدا کے گھر کو روشن کر گئے“۔

(بحوالہ مناقب صحابہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں منقول ہے کہ شیطان نے آپ سے کہا کہ کیا تمہارا عقیدہ ہے کہ تم کو وہی پیش آتا ہے جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا' بے شک۔ اس نے کہا' اچھا ذرا اس پہاڑ سے اپنے کو گرا کر دیکھو۔ اگر خدا نے تمہارے لئے سلامتی مقدر کر دی ہے تو پھر تم سلامت ہی رہو گے۔ آپ نے فرمایا' اے ملعون اللہ عزوجل ہی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے بندوں کا امتحان لے۔ بندے کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا امتحان لے۔

(مخزن اخلاق)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اولیاء کرام کی عادت ہوتی ہے کہ زبان سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ترکیب سے مرض زائل کرتے ہیں اس پر ایک حکایت یاد آ گئی۔:

” دو شخص (ایک سفر میں) راستہ میں ساتھی بن گئے، کھانے کا وقت آیا، ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ اتفاقاً ایک مسافر بھی آ گیا اس کو بھی بلا کر کھانے میں شریک کیا تینوں نے مل کر روٹیاں کھائیں جب دو مسافر اُن سے علیحدہ ہوئے تو اس نے ان کے احسان کے صلہ میں آٹھ درہم دیئے کہ تم آپس میں ان کو تقسیم کر لینا۔ تقسیم میں

دونوں ساتھیوں میں اختلاف ہوا، پانچ والے نے کہا کہ بھائی تیری تین روٹیاں تھیں، تین درہم تو لے اور میری پانچ تھیں، پانچ مجھ کو دیدے، تین والے نے کہا کہ نہیں آدھا آدھا تقسیم ہونا چاہئے اس لیے کہ دونوں عدد قریب قریب ہیں۔

یہ قصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت نے دونوں کو سمجھایا کہ صلح کر لو۔ مگر وہ صلح پر راضی نہ ہوئے اور حساب سے درہم دینے کی درخواست کی۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین روٹیوں والے کو فرمایا کہ ایک درہم تم لے لو اور سات اس کو دے دو۔ حساب کرنے والے سن کر بہت حیران ہوئے کہ یہ کیسا فیصلہ ہے لیکن پورا قصہ سننے کے بعد معلوم ہوگا کہ یہ عین انصاف ہے اس لیے کہ کل روٹیاں آٹھ اور تین آدمیوں نے کھائیں اور کمی بیشی کا اندازہ ناممکن ہے اس لیے یوں کہا جائے گا کہ تینوں نے برابر کھائیں تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ ہر ایک نے کتنا کھایا پس ہر ایک روٹی کے تین تین ٹکڑے کرلو تو کل چوبیس ٹکڑے ہوئے پس ہر ایک شخص نے آٹھ ٹکڑے کھائے سو تین والے کے تو (۹) ٹکڑے ہوئے جس میں سے آٹھ تو اس نے خود کھائے اور ایک بچا ہوا مسافر نے کھایا اور پانچ والے کے پندرہ ٹکڑے ہوئے جس میں سے آٹھ تو اس نے خود کھائے اور ایک بچا ہوا مسافر نے کھایا اور پانچ والے کے پندرہ ٹکڑے ہوئے جس میں سے آٹھ اس نے کھائے اور سات ٹکڑے مسافر نے کھائے بس یہی تقسیم درہموں میں بھی ہونی چاہئے کہ سات درہم پانچ روٹیوں والے کو اور ایک درہم تین روٹیوں والے کو ملنے چاہئیں۔

اس قسم کے بہت سے قصے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذہانت اور سمجھداری پر دلالت کرتے ہیں لیکن زیادہ تر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھے پڑھے کم تھے مگر دیکھ لیجئے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا فضیلت ہے تو یہ سب کچھ ایک ذات پاک کی صحبت کی برکت ہے اسی صحبت کے بارے میں حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

مقام امن و مئے بےغش و رفیق شفیق

گرت دام میسر شود زہے توفیق

(امن کی جگہ، اور (عشق الٰہی کی) خالص شراب اور مہربان ساتھی (شیخ طریقت)۔ اگر

تجھے ہمیشہ میسر آجائیں تو زہے نصیب) (امثال عبرت صفحہ نمبر ۳۰۱)

کیسے کرتے

مرغا ہر ایک دانے کے لیے اپنے سر کو جھکاتا ہے اگر ہمیں بھی ہر لقمہ پر سر جھکانے کا پابند کیا جاتا تو کیسے کرتے اللہ نے مہربانی کی۔ (فرمودات حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی)

دم جھاڑ کر کے رقم لینا جائز ہے

صحیح بخاری شریف میں فضائل قرآن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے ایک جگہ اترے ہوئے تھے ناگاہ ایک لونڈی آئی اور کہا کہ یہاں کے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے ہمارے آدمی یہاں موجود نہیں۔ آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو جھاڑ پھونک کردے۔ ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر اس کے ساتھ ہولیا ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ کچھ دم جھاڑ بھی جانتا ہے اس نے وہاں جاکر کچھ پڑھ کر دم کیا خدا کے فضل سے وہ بالکل اچھا ہوگیا۔ تیس ۳۰ بکریاں اس نے دی اور ہماری مہمانی کے لیے دودھ بھی بہت سارا بھیجا جب وہ واپس آئے تو ہم نے کہا کہ کیا تم کو اس کا علم یاد تھا اس نے کہا میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے ہم نے کہا اس آئے ہوئے مال کو نہ چھیڑو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھ لو مدینہ منورہ میں آکر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ پڑھ کر دم کرنے کی سورت ہے اس مال کے حصے کردو میرا بھی ایک حصہ لگانا۔ (مسلم بخاری ابوداؤد تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۰)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وجود باری تعالیٰ پر پیش کردہ عقلی دلیل

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وجود باری تعالیٰ پر دلیل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ توت کا سبز پتا ریشم کا کیڑا کھائے تو اس سے ریشم نکلتا ہے۔ اگر ہرن کھائے تو اس سے کستوری بنتی ہے۔ اگر بھیڑ، بکری، اونٹ کھائیں تو اس سے مینگنیاں نکلتی ہیں۔ توت کے پتے کی طبعیت اور خاصیت ایک ہے۔ لیکن اس سے الگ الگ چیزوں کا پیدا کرنا صرف قادر مطلق اور خالق

کائنات کا کام ہے۔ (بحوالہ انتخاب لاجواب)

نیک بختی کی چار علامات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار باتیں آدمی کی نیک بختی کی علامت ہیں:

۱) اس کی بیوی نیک ہو ۲) اولاد فرمانبردار اور صالح ہو۔
۳) اس کے شرکاء اور ساتھی نیک ہو ۴) اس کا رزق اپنے وطن میں ہو۔

(قندیل باب انمول جواہر)

نماز کی برکت

عطاء ارزق کو ان کی بیوی نے دو درہم دیے تا کہ اسکا آٹا خرید کرلادیں جب آپ بازار کو چلے تو راستہ میں ایک غلام کو دیکھا کھڑا رو رہا ہے جب اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ مجھے مولی نے دو درہم دیئے تھے سودے کیلئے وہ کھو گئے اب وہ مجھے ماریگا۔ حضرت نے دونوں درہم اسے دیدیئے اور شام تک نماز میں مشغول رہے اور منتظر تھا کہ کچھ ملے کچھ میسر نہ ہوا۔ جب شام ہوئی تو اپنے ایک دوست بڑھئی کی دوکان پر بیٹھ گئے اس نے کہا یہ کھورا لے جاؤ تندور گرم کرنے کی ضرورت ہو تو کام آیگا اور کچھ میرے پاس نہیں جو آپ کی خدمت کروں آپ وہ کھورا ایک تھیلہ میں ڈال کر گھر تشریف لے گئے اور دروازے ہی سے وہ تھیلہ گھر میں پھینک کر مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھ کر بہت دیر تک بیٹھے رہے تا کہ گھر والے سو جائیں اور ان سے مخاصمت نہ کریں پھر گھر آئے تو دیکھا کہ وہ لوگ روٹی پکا رہے تھے فرمایا تمہیں آٹا کہاں سے ملا کہنے لگے وہی ہے جو آپ تھیلے میں لائے تھے ہمیشہ اسی شخص سے خرید کرلایا کیجئے جس سے آج خریدا ہے فرمایا ان شاء اللہ ایسا ہی کرونگا۔ (روض الریاحین صفحہ نمبر ۲۶۰۔ ۵۵ یے ھ)۔

ایک مقولہ

حنف بن قیسؒ فرماتے ہیں:

۱) حاسد کو کبھی راحت حاصل نہیں ہوتی۔ ۲) بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی۔

۳) تنگ دل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ ۴) جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی۔
۵) خائن قابل اعتماد ہوتا۔ ۶) بداخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی

(قندیل باب انمول جواہر)

بندروں کا نظم وضبط

قائداعظم کے اے۔ ڈی۔ سی لیفٹیننٹ مظہر احمد بیان کرتے ہیں۔ ایک دن قائداعظم فرمانے لگے:

”شملے کے قیام کے دوران میں پیدل سیر کرتے ہوئے ”کوہ جیکو“ چلا گیا۔ میری جیب میں کچھ ”پی نٹ“ تھے جو میں نے بندروں کے سامنے ڈال دیئے، مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا، کہ بندروں نے پھلیوں کی خاطر آپس میں کوئی چھین جھپٹ نہ کی اور خاموش کھڑے رہے، پھر ایک بڑا موٹا سا بندر درخت پر سے اترا اور پھلیوں کی طرف بڑھا، اسے دیکھ کر سب بندر خاموش ہو گئے اور اپنے سردار کے راستے سے ہٹ گئے، اور جب تک اس نے پھلیاں نہ کھالیں، کسی اور نے انہیں منہ سے نہ لگایا“

قائداعظم فرمانے لگے! ”تم نے دیکھا کہ بندر تک نظم وضبط کے قائل ہیں“۔

(محمد علی جناح از اکبر بولاجو)

جنات کی شرارت سے بچنے کا نبوی نسخہ

ابن ابی حاتم میں ہے کہ ایک بیمار شخص جسے کوئی جن ستا رہا تھا، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا تو آپ نے مذکورہ آیت پڑھ کر اس کے کان میں دم کیا۔

﴿افحسبتم انما خلقنکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون فتعلی الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الکریم ومن ید ع مع الله الها آخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکفرون وقل رب اغفر و ارحم وانت خیر الراحمین.﴾

وہ اچھا ہو گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا عبداللہ تم

نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا، آپ نے بتلایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ آیتیں اس کے کان میں پڑھ کر اسے جلا دیا واللہ ان آیتوں کو اگر کوئی با ایمان بالیقین شخص کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۰۷)

تین چیزیں رحمت سے دور ہیں

جس مجلس میں تین باتیں ہوں گی اس سے رحمت دور ہو جائے گی

۱) دنیا کا تذکرہ ۲) ہنسی ۳) غیبت

یحیٰی بن معاذؒ فرماتے ہیں اگر تیرے اندر ایمان کی تین عادتیں ہوں گی تو تیرا شمار محسنین میں ہوگا۔

۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا

۲) اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو رنجیدہ بھی نہ کر

۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو برائی بھی نہ کر (بحوالہ مخزن اخلاق)

راتوں کو اللہ کیلئے جاگنے والوں کا جنت میں بے حساب داخلہ

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ (زندہ کئے جانے کے بعد) ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع کئے جائینگے۔ (یعنی سب میدان حشر میں جمع ہو جائینگے) پھر اللہ کا منادی پکاریگا کہ کہاں ہیں وہ بندے جن کے پہلو راتوں کو بستروں سے الگ رہتے تھے (یعنی بستر چھوڑ کر جو راتوں کو تہجد پڑھتے تھے) وہ اس پکار پر کھڑے ہو جائینگے اور ان کی تعداد زیادہ نہ ہوگی پھر وہ اللہ کے حکم سے بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائینگے اس کے بعد باقی تمام لوگوں کے لیئے حکم ہوگا کہ وہ حساب کے لئے حاضر ہوں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

سب سے بہتر انسان

کسی نے کہا ہے سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے اندر پانچ باتیں ہوں:

۱) پروردگار کی عبادت کرنے والا ہو

۲) مخلوق کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند ہو۔

۳) لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں

۴) لوگوں کے پاس جو مال و دولت ہے اس سے ناامید ہو۔

۵) موت کے لئے تیار ہو۔ (بحوالہ قندیل، صفحہ ۱۱۰)

مسلمانوں کا زوال اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے

ایک یورپین کے دماغ میں جو تصویر ہے وہ بالکل مسخ شدہ اور بگڑی ہوئی ہے۔ قرآن کے صفحات میں میں نے جو دیکھا تھا اس کو کوئی عالمی مادی گیر پختہ نظریہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ یہاں معبود کا ایک ٹھوس تصور تھا جو مظاہر فطرت کے عاقلانہ طور پر قبول کرنے کے حق میں ہے۔ یہاں حسی محرکات اور عقل روحانی تقاضوں اور اجتماعی تقاضوں کے درمیان ایک خوش گوار امتزاج اور ہم آہنگی ملتی ہے۔ یہ بات میرے سامنے کھل کر آ گئی تھی کہ مسلمانوں کا زوال اسلام میں کسی قسم کے نقص کی وجہ سے نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات پر ان کے عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔

درحقیقت وہ اسلام ہی تھا جس نے اولین مسلمانوں کو تہذیب و تمدن کی بلند سے بلند تر چوٹی پر پہنچا دیا تھا، اس نے ان کی ساری صلاحیتوں کو خدا کی تخلیق اور کائنات کو سمجھنے کی شعوری فکر اور اس کے ساتھ ہی اس کے ارادے اور مشیت کو سمجھنے پر لگا دیا تھا۔ اسلام کبھی ان سے اس بات کا طالب نہیں ہوا کہ وہ مشکل اور ناقابل فہم عقائد کو قبول کریں اور نہ کسی ایسے غیر عقلی ادعا (Dogma) کا اس کے پیغام و دعوت میں کوئی وجود ہے، اسی طرح علم و تحقیق جو مسلمانوں کی تاریخ کی خصوصیت تھی، ایمان کے خلاف نہیں تھی بلکہ ایمان کے لیے مددگار اور معاون ثابت ہوئی تھی۔ (نومسلم محمد اسد از طوفان سے ساحل تک)

محبوب

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت کی کہ تقسیم اموال میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مجھے کم درجہ پر کیوں رکھا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو جو علم و تقویٰ کے لحاظ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے، جواب دیا: فآثرت حب النبی صلی اللہ علیہ

وسلم علی حبی۔ یعنی، میں نے آنحضرت کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔

(سیرت فاروق اعظم صفحہ نمبر ۹۳)

حکمران کے گھر میں عسرت

سلطان نورالدین زنگی عالی مرتبت حکمران تھے۔ صرف اپنی جائیداد سے کھاتے پہنتے تھے جو انہوں نے مال غنیمت میں سے اپنے حصے کو فروخت کر کے حاصل کی تھی۔

ایک مرتبہ سلطان نورالدین زنگی کی اہلیہ نے ان سے تنگی کی شکایت کی تو انہوں نے اپنی تین دکانیں خرچ کے لئے دے دیں جو حمص میں ان کی ملکیت تھیں، جن کی سالانہ آمدنی بیس دینار تھی۔ جب بیوی نے رقم کو کم سمجھا تو انہوں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں اور جو تم میرے پاس دیکھتی ہو وہ سب مسلمانوں کا ہے، میں محض خزانچی ہوں، اس امانت میں خیانت کر کے جہنم میں نہیں جانا چاہتا۔ (اسلاف کے ایمان افروز واقعات، صفحہ نمبر ۱۱۹)

شان تواضع

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ بانی دارالعلوم کی سادگی، کا یہ عالم تھا کہ الا نچے کا پاجامہ پہنتے، ایک موٹی لکڑی گنواروں کی طرح ہاتھ میں رکھ کر راستے میں چلتے، کئی کئی دن تک مجلس میں باتیں نہ کرتے جب تک ضرورت اور مجبوری نہ ہوتی۔ شان تواضع کا یہ عالم و حکمت میں کتنی اونچی شان تھی!

ایک دفعہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کہیں تشریف لے گئے اور بڑی معرکۃ الآراء تقریر فرمائی مگر اپنا نام نہ ظاہر ہونے دیا۔ تقریر کے بعد لوگوں نے ان سے مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ کے متعلق پوچھا اور حالات دریافت کرنے لگے تو فرمایا "ہاں! وضو اور نماز کے مسائل جانتا ہے۔"

تو بایں ہم کمالات وہبیہ اور علوم دینیہ کے شان یہ تھی۔

(ماہنامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ)

عبیداللہ بن عدی کا سفر طلب فی الحدیث

خطیب بغدادی نے عبیداللہ بن عدیؒ سے جو کبار تابعین میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ مجھے

ایک حدیث کی بابت پتہ چلا کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہے ساتھ ہی خدشہ گزرا کہ کہیں خدانخواستہ ان کا انتقال ہو گیا تو پھر کسی اور سے حدیث معلوم نہ ہو سکے گی بس فوراً سفر شروع کر دیا اور آپ کی خدمت میں کوفہ پہنچ کر دم لیا۔ (فتح الباری جلد اول صفحہ نمبر ۱۵۹)

دل چار قسم کے ہیں

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل چار قسم کے ہیں:

۱) ایک تو صاف دل جو روشن چراغ کی طرح چمک رہا ہو۔

۲) دوسرے وہ دل جو غبار آلود ہیں۔ ۳) تیسرے وہ دل جو الٹے ہیں۔

۴) چوتھے وہ دل جو مخلوط ہیں۔

پہلا دل تو مومن کا ہے جو پوری طرح نورانی ہے۔ دوسرا کافر کا دل ہے جس پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ تیسرا دل خالص منافقوں کا ہے جو جانتا ہے اور انکار کرتا ہے۔ چوتھا دل اس منافق کا ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں جمع ہیں ایمان کی مثال اس سبزے کی طرح ہے جو پاکیزہ پانی سے بڑھ رہا ہو اور نفاق کی مثال اس پھوڑے کی طرح ہے جس میں پیپ اور خون بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اب جو مادہ بڑھ جائے وہ دوسرے پر غالب آ جاتا ہے۔

اس حدیث کی اسناد بہت ہی عمدہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۹)

قلب کا علاج

عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قلب کا علاج پانچ چیزوں میں ہے:

۱) بزرگوں کی صحبت ۲) تلاوت قرآن

۳) حرام مال سے پرہیز ۴) اخیر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھنا

۵) صبح صادق کے وقت عاجزی کے ساتھ دعا مانگنا۔ (محبوب العارفین)

موت کا ذائقہ بہت کڑوا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ آپ تازہ مردہ کو زندہ کرتے ہیں کسی پرانے مردہ کو زندہ کر کے دکھائیے۔ اس کے مطالبہ پر آپ نے سام بن نوح علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے زندہ کیا۔ جب وہ قبر سے اٹھے تو سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

یہ سفیدی کیسی ہے؟ آپ کے زمانہ میں تو بڑھاپا تھا ہی نہیں۔ کہا کہ میں نے جو آواز سنی تو یہ سمجھا کہ قیامت آ گئی اس کے خوف سے بال سفید ہو گئے۔ معلوم کیا کہ آپ کا انتقال کب ہوا تھا؟ چار ہزار سال پہلے لیکن ابھی تک موت کا ذائقہ ختم نہیں ہوا۔

(بحوالہ موت کا منظر، خواجہ محمد اسلام)

حضرت یحییٰ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی امانت داری

یحییٰ اندلسی (اندلس جو کسی وقت میں علم وفن کا خصوصیت سے علم وحدیث کا مرکز تھا حافظ ابن عبد البرؒ اور علامہ حمیدیؒ اور شیخ اکبرؒ جیسی شخصیتیں وہاں کی مٹی سے پیدا ہوئیں) حدیث پاک کا درس دیتے تھے اور بے شمار اشخاص ان سے استفادہ کرتے تھے ایک دن حضرت یحییٰؒ نے پڑھانے کی طویل چھٹی کر دی، طلباء نے معلوم کیا کہ حضرت اتنی لمبی چھٹی جس کی مدت بھی متعین نہیں کس بناء پر کی گئی، فرمایا مجھے افریقہ کے آخری کنارے پر قیروان جانا ہے، عرض کیا کہ حضرت کیوں، وہاں تو جانا بڑا ہی مشکل ہے بڑے بڑے بند ہیں، اور زہریلے جانور، فرمایا کہ ایک بقال یعنی لالہ کے میری طرف ساڑھے تین آنے یعنی ایک درہم ہے۔ ان کے ادا کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت ایک درہم ہی تو ہے فرمایا مجھے ایک حدیث پہنچی ہے۔ اور پھر اپنی سند کے ساتھ حدیث پڑھی کہ ایک لاکھ ایک لاکھ ایک لاکھ ایک لاکھ ایک لاکھ ایک لاکھ یعنی چھ لاکھ کا نفلی صدقہ کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا ایک درہم حق والے کا ادا کرنے کا ثواب ہے۔ اللہ عز اسمہ ہمیں بھی حقوق ادا کرنے والا بنائے اور جن لوگوں نے حقوق ادا کئے ہیں ان کے صدقہ اور طفیل میں ہمیں بھی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنا دے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

(اسلام میں امانت داری کی حیثیت اور مقام صفحہ نمبر ۳۰، وعظ: حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب)

فقیر کی دنیا

حضرت معروف کرخیؒ موسم بہار کے آتے ہی کبیدہ خاطر اور مغموم ہو جایا کرتے تھے اور فرماتے کہ موسم بہار آیا اور لوگ پھر کھیل کود میں لگ جائیں گے، اس کے بعد فرمایا کہ ایک صاحب حال فقیر کسی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک بارش ہونے لگی تو اس فقیر کے دل میں نماز

کے دوران ہی اپنے خالی کمرے کا خیال آ گیا۔ اسی وقت مسجد کی ایک سمت سے (غیبی) آواز آئی کہ اے درویش! تیری یہ نماز ہم پر کوئی احسان مندی نہیں ہے، تو اپنی لطافت اپنے گھر بھیج رہا ہے اور کثافت ہمارے حضور پیش کر رہا ہے۔ (بحوالہ بیت الطالبین)

منتظر رہے

(۱) منتظر رہے ظلم کرنے والا اپنی ہلاکت کا،
(۲) زیادہ کھانے والا بیماری کا،
(۳) چغل خوری کرنے والا ذلت وخواری کا،
(۴) اوباش کو دوست بنانے والا اپنی بربادی کا،
(۵) ماں باپ کا نافرمان اپنی اولاد کی نافرمانی کا،
(۶) پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا جلدی خدا کے قہر وعذاب کا۔

(بحوالہ انمول موتی، صفحہ: ۹۱)

باپ کی صداقت کی برکت سے بیٹوں کی ظالم حجاج کے ظلم سے رہائی

ربعی بن خراش اپنی سچائی اور راستبازی کی وجہ سے مشہور تھے ان کے دولڑکے حجاج بن یوسف کے باغیوں میں نامزد تھے ان کی گرفتاری کا عام اعلان تھا اور ہر طرف ان کی تلاش ہو رہی تھی لیکن وہ مل نہیں رہے تھے کسی نے حجاج کو مشورہ دیا کہ ان کے والد نہایت راست گو آدمی ہیں ان کو بلا کر ان کے لڑکوں کے متعلق دریافت کیجئے وہ بالکل صحیح بتا دیں گے چنانچہ حجاج کے سپاہی ان کے پاس آئے اور پوچھا تمہارے دونوں لڑکے کہاں ہیں جواب دیا وہ دونوں گھر میں موجود ہیں جب یہ خبر صداقت اثر حجاج تک پہنچی تو وہ ان کی صداقت بیانی اور راست گفتاری سے بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا ہم نے تیری سچائی کی وجہ سے دونوں کو معاف کر دیا ہے۔

(بحوالہ معدۃ الصفوۃ صفحہ نمبر ۱۹ جلد نمبر: ۳)

چار چیزوں کی قدر چار ہی آدمی جانتے ہیں

۱) جوانی کی قدر بوڑھا ہی جانتا ہے۔ ۲) عافیت کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے۔

۳) صحت کی قدر بیمار ہی جانتا ہے۔ ۴) زندگی کی قدر مردہ ہی جان سکتا ہے۔

(بحوالہ قندیل باب انمول جواہر)

جاہل کی چھ علامتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے کہ جاہل چھ باتوں سے پہچانا جاتا ہے:

۱) بے موقع غصہ (جاہل آدمی، انسان، جانور بلکہ بے جان چیز پر بھی غصہ کرتا ہے)

۲) غیر مفید گفتگو (سمجھدار آدمی کبھی فضول باتیں نہیں کرتا، یہ صرف جاہل کا کام ہے)

۳) بے موقع دینا (کسی کو کچھ دینا جس سے اُخروی یا دنیوی فائدہ نہ ہو جہالت ہے)

۴) ہر ایک سے راز کھول دینا (راز کی بات ہر کسی سے کہہ دینا نقصان سے خالی نہیں)

۵) ہر کسی پر بھروسہ کر لینا (ہر کسی پر بھروسہ کرنے والا ہمیشہ پچھتاتا ہے)

۶) دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا (لباسِ خضر میں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں۔ دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر، سب سے اہم اور بڑا دشمن ابلیس ہے اگر اس کو پہچاننے اور اس سے بچنے کی کوشش نہیں کی گئی تو ہلاکت یقینی ہے۔ (بحوالہ اقوالِ زریں کا انسائیکلوپیڈیا)

ریاکار کی چار علامتیں

ریاکار کی چار علامتیں ہیں:

۱) تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے۔

۲) لوگوں کے سامنے پورے نشاط اور چستی سے کرتا ہے۔

۳) جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔

۴) جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کر دیتا ہے۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین)

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو چودہ چیزوں میں اولیت کا شرف

حضرت علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چودہ چیزوں میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔

۱) ختنہ کرنا ۲) مہمان نوازی کرنا ۳) موئے زیرِ ناف صاف کرنا

۴) ناخن کاٹنا ۵) مونچھیں کاٹنا ۶) سفید بال آنا

۷) ثرید بنانا ۸) تلوار چلانا ۹) مسواک کرنا

۱۰) پانی سے استنجاء کرنا ۱۱) شلوار پہننا ۱۳) منبر بنوانا

۱۴) لاٹھی استعمال کرنا (بحوالہ الجامع الاحکام القرآن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۸)

قیامت کی گھڑی

قیامت کی گھڑی یوں آئے گی کہ ایک شخص نے دودھ پینے کے لیے برتن منہ سے لگایا ہوگا مگر دودھ اس کے منہ میں نہ گیا ہوگا۔

دو شخص کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور ابھی سودا طے نہ ہوا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ (صحیح مسلم)

معلّٰی بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا نماز میں انتہائی انہماک اور خشوع و توجہ الی اللہ

معلّٰی بن منصور رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تعلیم پائی اور نمایاں مرتبہ حاصل کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے احادیث سنی تھیں نماز میں خشوع و خضوع کی عجیب کیفیت طاری رہتی تھی امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے دفعتہً بھڑوں کا ایک چھتہ ان کے سر پر آ گرا مگر یہ پیکرِ وقار اسی طرح اپنی نماز میں مصروف رہا کیا مجال کہ ذرا توجہ ہٹ جائے یا پائے ثبات کو حرکت ہو جائے آخر اسی حالت میں نماز ختم کی جب فارغ ہوئے تو اور لوگوں نے آکر دیکھا سر بہت زیادہ پھول چکا تھا۔ (ابن ماجہ، صفحہ نمبر ۱۰۱)

اکلِ حلال کی تاثیر

محمد بن صالح ؒ طرطوسی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل ؒ سے پوچھا دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں۔ امام صاحب ؒ نے اپنے اصحاب کی طرف نگاہ دوڑائی۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں ان سے بات کی پھر کچھ دیر تک سر نیچے کئے رکھا اور پھر فرمایا:

''برخوردار! اکل حلال سے دل نرم ہوتے ہیں۔'' (بحوالہ آسان رزق)

مُلک و مال کے چیتھڑوں میں کوئی کامیابی نہیں

مرنے سے پہلے پہلے اس بات کو دل میں اتار لے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے میں استعمال ہونے میں کامیابی ہے اور ملک و مال کے چیتھڑوں میں کوئی کامیابی نہیں، اس کو اپنے پر کھول لے کیونکہ تیرے مرتے ہی تو قبر میں جب جائے گا تو پہلا سوال یہ ہوگا کہ بتا تیرا پالنے والا کون ہے؟ اگر اس پر محنت کی تھی کہ دوکان سے پلتا ہوں، اپنی محنت سے پلتا ہوں، پیسے سے پلتا ہوں تو قبر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا رب خدا ہے، جو دل میں نہیں تو زبان پر کیسے آئے چاہے تو کروڑ مرتبہ روز پڑھ لیا کر کہ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ (حضرت جیؒ کی یادگار تقریریں ۱۴)

کسی بزرگ نے فرمایا: چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں

۱) درود وسلام میں بخل کرنے والا ۲) اذان کا جواب نہ دینے والا

۳) نمازوں کے بعد اپنے تمام مومنین کے لیے دعا نہ کرنے والا

۴) نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا (حبیب العالمین)

میت پر رونے والی کا عذاب

نوحہ کرنے والی نے اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کر لی، تو اسے قیامت کے دن گندھک کُرتا اور کھجلی کا دوپٹہ پہنایا جائے گا۔ مسلم میں بھی یہ حدیث ہے۔ اور روایت میں ہے کہ وہ جنت دوزخ کے درمیان کھڑی کی جائے گی، گندھک کا کُرتا ہوگا اور منہ پر آگ کھیل رہی ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۸۵)

دنیا کا مال

ایک دفعہ فدک سے غلہ کے چار اونٹ آئے، چونکہ لینے والا کوئی باقی نہ رہا تھا اس واسطے وہ غلہ شام تک تقسیم نہ ہو سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو فرمایا:

''جب تک یہ دنیا کا مال باقی ہے میں گھر نہیں جا سکتا۔'' چنانچہ رات بھر مسجد میں بسر فرمائی صبح کے وقت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطلاع دی، حضرت وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے خدا کا شکر ادا کیا اور گھر تشریف لے گئے۔ (قندیل باب اصول جواہر)

حضرت لقمان علیہ السلام کا مقولہ

حضرت لقمانؑ سے کسی نے معلوم کیا کہ آپ نے اتنا بلند مقام ومرتبہ کیسے حاصل کیا؟ فرمایا سچائی، امانت داری، لغویات سے پرہیز کے ذریعہ۔ (قندیل باب اصول جواہر)

اللہ کے تین محبوب بندے

۱) اللہ تعالیٰ متقی سے محبت اور جوان متقی سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔

۲) اللہ تعالیٰ سخی کو پسند اور فقیر سخی کو بہت زیادہ پسند فرماتا ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ کو متواضع محبوب اور مالدار متواضع بہت زیادہ محبوب ہے۔

(بحوالہ حبیب العالمین)

تفاسیر

علماء مفسرین نے قرآن کریم کے لفظ لفظ کی تحقیق اور وضاحت فرمائی۔ تیرویں صدی ہجری میں تفاسیر کی تعداد گیارہ سو اکسٹھ (۱۱۶۱) تھی۔

تفسیر روح اللہ	۲۰۰۰ جلد (قلمی)	الشیخ ابن حبیب اللہؒ
تفسیر روح الامین	۳۰۰۰ جلد (قلمی)	الشیخ روح الامینؒ
تفسیر انوار الفجر	۸۰ جلد	از قاضی ابو بکر بن العربیؒ ۵۴۳ھ
تفسیر علائی	۱۰۰۰ جلد	از شیخ محمد بن عبد الرحمنؒ بکاری ۵۳۶ھ
تفسیر الشیر ازی	لاکھ اشعار میں	از شیخ ابو محمد عبد الوہابؒ ۵۰۰ھ
تفسیر الافوی	۱۲۰ جلد	از شیخ محمد بن علیؒ ۳۸۸ھ
تفسیر الاستغنا	۱۰۰۰ جلد	از شیخ ابو بکرؒ ۸۰۸ھ
تفسیر ابن جریر	۳ ہزار ورق	از شیخ امام ابن جریرؒ ۳۱۰ھ

(بحوالہ حقیقت طالب العلم اور تاریخی مضامین صفحہ نمبر ۳۶)

تراجم

مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے۔

نام	تعداد	نام	تعداد
انگریزی	۱۸	پنجابی	۴
یونانی	۱۶	پشتو	۱
اٹالین	۹	تلنگی	۱
ہنگری	۲	قدیم اردو	۱
البانی	۱	اسپرانتو	۱
ڈنمارک	۲	جرمنی	۱۶
آسٹریا	۳	پولینڈ	۱
بوہمی	۲	اسپین	۷
سویڈن	۳	ہالینڈ	۵
بنگالی	۶	عبرانی	۱
جاوری	۱	رومانی	۱
ہندی	۱	روسی	۱
فارسی	۹	چین	۴
سرائیکی	۲	گجراتی	۴
فرانسیسی	۷	سندھی	۱
لاطینی	۲	ترکی	۴
پرتگالی	۱	مرہٹی	۱
سروی	۱	جدید اردو	۳۹
انڈیا چائنا	۱		
ارمنی	۳		
جاپانی	۱		
بلغاری	۲		
افغانی	۱		

ایک واقعہ عجیبہ

تفسیر قرطبی میں اس جگہ ایک واقعہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقل کیا جس سے ان چاروں چیزوں کے مفہوم کا فرق اور وضاحت ہو جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز مسجد نبوی میں کھڑے تھے اچانک ایک رومی دہقانی آدمی بالکل آپ کے برابر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا:

"أنا أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا رسول الله"

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا بات ہے تو کہا میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا اسکا کوئی سبب ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ بات یہ ہے کہ میں نے تورات، انجیل، زبور اور انبیاء سابقین کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر حال میں ایک مسلمان قیدی قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا وہ سنی تو معلوم ہوا کہ اس چھوٹی سی آیت نے تمام کتب قدیمہ کو اپنے اندر سمو لیا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے؟

تو اس رومی دہقان نے یہی آیت مذکورہ (یعنی سورۃ النور آیت ۵۲)

تلاوت کی اور اسکے ساتھ اسکی تفسیر بھی عجیب و غریب اس طرح بیان کیا کہ من یطع اللہ فرائض الٰہیہ کے متعلق ہے۔ ورسولہ سنت نبوی کے متعلق ہے ویخش اللہ گزشتہ عمر کے متعلق ہے و یتقہ آئندہ باقی عمر کے متعلق ہے۔

جب انسان ان چار چیزوں کا عامل ہو جائے تو اسکو اولٰئک ھم الفآئزون کی بشارت ہے اور فائز وہ شخص ہے جو جہنم سے نجات پائے اور جنت میں اس کو ٹھکانا ملے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے کلام میں اسکی تصدیق موجود

ہے آپ) نے فرمایا ہے اوتیت جوامع الکلم یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے جامع کلمات عطا فرمائے ہیں جن کے الفاظ مختصر اور معانی نہایت وسیع ہیں۔ (قرطبی)

(معارف القرآن جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۴۳۲ سورۃ النور: آیت ۵۲)

عمل کا قلعہ

تین چیزیں عمل کے لئے بمنزلہ قلعہ کے ہیں:

۱) یہ خیال کرے کہ عمل کی توفیق اللہ کی جانب سے ہے (تاکہ تکبر وغرور پیدا نہ ہو)

۲) ہر عمل کو اللہ کی رضا کے لئے کرے (تاکہ نفس کی خواہش ٹوٹ جائے)۔

۳) عمل کا ثواب اور بدلہ صرف اللہ سے طلب کرے (تاکہ قلب سے ریا اور طمع نکل جائے)۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین)

حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک واقعہ

حضرت لقمان ایک روز بھری مجلس میں لوگوں کو حکمت کی باتیں سنا رہے تھے ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا تم وہی نہیں جو میرے ساتھ فلاں جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے، لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں میں وہی ہوں، اس شخص نے پوچھا کہ پھر آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا کہ خلق خدا آپ کی تعظیم کرتی ہے اور آپ کے کلمات سننے کے لیے دور دور سے جمع ہوتی ہے، لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا سبب میرے دو کام ہیں ایک ہمیشہ سچ بولنا دوسرے فضول باتوں سے اجتناب کرنا۔ (معارف القرآن جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۳۵ سورۃ لقمان: آیت ۱۲)

بنی اسرائیل کے ایک شخص 'کفل' کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اور ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سے زائد سنی ہے وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفل بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جو کسی گناہ سے پرہیز نہ کرتا تھا' اسکے پاس ایک عورت آئی اسنے اسکو ساٹھ دینار (گنیاں) دیں اور فعل حرام پر اسکو راضی کرلیا۔ جب وہ مباشرت کے لیے بیٹھ گیا تو یہ عورت کانپنے اور رونے لگی اس نے کہا کہ رونے کی کیا

بات ہے کیا میں نے تم پر کوئی جبر اور زبردستی کی ہے۔؟ اس نے کہا نہیں جبر تو نہیں کیا، لیکن یہ ایسا گناہ ہے جو میں نے کبھی عمر بھر نہیں کیا اور اسوقت مجھے اپنی ضرورت نے مجبور کر دیا اس لیے اس پر آمادہ ہوگئی یہ سنکر وہ شخص اسی حالت میں عورت سے الگ ہو کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ جاؤ یہ دینار بھی تمہارے ہیں اور اب سے کفل کبھی کوئی گناہ نہیں کریگا، اتفاق یہ ہوا کہ اسی رات میں کفل کا انتقال ہو گیا اور صبح اسکے دروازے پر غیب سے یہ تحریر لکھی ہوئی دیکھیں گئی۔ غفر اللہ للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ (تفسیر معارف القرآن سورۃ الانبیاء: آیت ۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کن کن وقتوں میں درود شریف پڑھنا بہتر ہے

۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت۔

۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھتے وقت۔

۳) میت کو قبر میں رکھتے وقت۔

۴) بیت اللہ شریف دیکھتے وقت۔

۵) جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۶) گھر میں داخل ہوتے وقت۔

۷) دعا مانگنے کی ابتداء اور انتہاء میں۔

۸) رنج وغم اور پریشانی کے وقت۔

۹) بازار سے نکلتے وقت۔

۱۰) مجلس سے اٹھنے سے پہلے بھی پڑھنا چاہیئے۔

(بحوالہ القول البدیع اور فضائل درود شریف حضرت الشیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

واقعہ فاروق اعظم وجبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز سورۃ طور پڑھی جب اس آیت پر پہنچے تو ایک آہ سرد بھری، جس کے بعد بیس روز تک بیمار رہے، لوگ عیادت کو آتے، مگر یہ کسی کو

معلوم نہ ہو سکا کہ بیماری کیا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہونے سے پہلے ایک مرتبہ مدینہ طیبہ اس لیے آیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق گفتگو کروں، میں پہنچا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھ رہے تھے اور آواز مسجد سے باہر تک پہنچ رہی تھی۔ جب یہ آیت پڑھی ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اچانک میری یہ حالت ہوئی کہ گویا میرا دل خوف سے پھٹ جائے گا۔ میں نے فوراً اسلام قبول کیا، مجھے اس وقت یہ محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس جگہ سے ہٹ نہیں سکوں گا، کہ مجھ پر عذاب آجائے گا۔

(قرطبی) (معارف القرآن جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۱۸۰ سورۃ طور: آیت: ۷)

دشمنانِ اسلام کی گواہی

ایک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارن پور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا۔ اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ قرآن مجید ہے پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کیا ہے استاد نے کہا ہاں! اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ۔ اور قرآن میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے۔ چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا۔ جس کی عمر تیرا یا چودہ سال کی تھی۔ اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا۔ جب اسے کامل یقین ہو گیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو متعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لیے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے۔ کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میسر نہیں ہے۔ محض ایک بچے کے سینے سے پورے قرآن کا صحت الفاظ اور ضبط اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے۔ (بائبل سے قرآن تک از حضرت مولانا کیرانوی)

شہد میں شفا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ نے اپنے بھائی کی بیماری کا حال بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شہد پلانے کا مشورہ دیا، دوسرے دن پھر آ کر اس نے

بتلایا کہ بیماری بدستور ہے، آپ نے پھر وہی مشورہ دیا، تیسرے دن جب اس نے پھر کہا اب بھی کوئی فرق نہیں تو آپ نے فرمایا: صدق اللہ وکذب بطن اخیک "یعنی اللہ کا قول بلا ریب سچا ہے "تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے" مراد یہ ہے کہ دوا کا قصور نہیں، مریض کے مزاج خاص کی وجہ سے جلدی اثر ظاہر نہیں ہوا، اس کے بعد پھر پلایا تو بیمار تندرست ہو گیا۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۶۳ سورۃ نحل: آیت: ۶۹)

یاد رکھنے کے قابل ایک حکایت

بعض ائمہ مجتہدین کے سامنے کسی شخص نے حجاج بن یوسف پر کوئی الزام لگایا حجاج بن یوسف اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا ظالم اور انتہائی بدنام شخص ہے، جس نے ہزاروں صحابہؓ و تابعینؒ کو ناحق قتل کیا ہے اس لیے عام طور پر اس کو برا کہنے کی برائی لوگوں کے ذہن میں نہیں رہتی جس بزرگ کے سامنے یہ الزام حجاج بن یوسف پر لگایا گیا انہوں نے الزام لگانے والے سے پوچھا کہ اگر اللہ تعالیٰ حجاج بن یوسف ظالم سے ہزاروں مقتولین بے گناہ کا انتقام لے گا تو یاد رکھو کہ جو شخص حجاج پر کوئی ظلم کرتا ہے اس کو بھی انتقام سے نہیں چھوڑا جائے گا حجاج کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی لیں گے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کوئی جنبہ داری نہیں ہے کہ برے اور گناہ گار بندوں پر دوسروں کو آزاد چھوڑ دیں اور وہ جو چاہیں الزام و اتہام لگا دیا کریں۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۴۷۸ سورۃ بنی اسرائیل: آیت: ۳۳)

ابلیس پانچ خصائل کی وجہ سے بد بخت ہوا، حضرت آدم علیہ السلام پانچ خصائل کی وجہ سے نیک بخت ہوئے

ابو محمد سروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ابلیس پانچ خصائل کی وجہ سے بد بخت ہوا۔

۱) ابلیس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا۔

۲) ابلیس گناہ پر نادم بھی نہ ہوا۔

۳) ابلیس نے اپنے نفس کو ملامت نہیں کیا۔

۴) ابلیس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔

۵) ابلیس نے نہ استغفار و توبہ کی۔

نیز فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس کے برعکس کیا اور پانچ خصائل کے باعث نیک بخت ہو گئے۔

۱) حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔

۲) حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے گناہ پر ندامت ہوئی۔

۳) حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے نفس کو ملامت کیا۔

۴) حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوئے۔

(۵) حضرت آدم علیہ السلام جلدی توبہ کی طرف متوجہ ہوئے

(تنبیہ المغترین اردو ترجمہ: اخلاق سلف صفحہ نمبر ۵۳)

چور کے لئے دعا

حضرت ربیع خثیم ؒ مشہور محدث اور ولی اللہ ہیں' عبادت و زہد میں اپنی نظیر آپ تھے، ایک مرتبہ ان کا ایک گھوڑا چوری ہو گیا، لوگوں نے کہا کہ چور کے لئے بددعا کر دیجئے۔ حضرت ربیع نے فرمایا: ''نہیں میں اس کے لیے یہ دعا کر رہا ہوں کہ اگر وہ مالدار ہے تو اللہ اس کے دل کی اصلاح کر دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے خوشحالی عطا فرمائے۔''

(بحوالہ اولیاء اللہ کے اخلاق)

قرآن مقروء

قرآن لفظ اور معنی ہر دو کا نام ہے۔ مگر ان دونوں میں سے اولیت اور اولویت کا درجہ لفظِ قرآن کو حاصل ہے جس کی بے شمار دلیلیں ہیں مثلاً ارشاد خداوندی: فاذا قرانہ فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہ میں تفسیر توضیح معانی کو دوسرے نمبر پر ذکر فرمایا گیا ہے۔

ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں کہ'' قرآن کثرت سے پڑھنا چاہئے تا کہ قلب، محمدی نسبت پیدا کرے اس نسبت محمدیہ کی تولید کے لیے یہ ضروری نہیں کہ قرآن کے معنی بھی آتے ہوں خلوص دل کے ساتھ محض قرائت بھی کافی ہے''۔ قرآن کی تلاوت کو اوقات سحر سے جو خاص نسبت ہے وہ ظاہر ہے''۔ (مکاتیب اقبال)

تین عقلمند اور قیافہ شناس آدمی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دنیا میں تین آدمی بڑے عقل مند اور قیافہ شناس ثابت ہوئے:

۱) عزیز مصر جس نے ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے کمالات کو اپنے قیافہ سے معلوم کر کے بیوی کو یہ ہدایت دی (اکرمی مثواہ) کہ وہ یوسف علیہ اسلام کی بود و باش کا اچھا انتظام کرے۔

۲) شعیب علیہ السلام کی وہ صاحبزادی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنے والد سے کہا:

﴿یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین﴾

''یعنی ابا جان ان کو ملازم رکھ لیجئے اس لیے کہ بہترین ملازم وہ شخص ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی''۔

۳) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے بعد فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے لیے منتخب فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر عربی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۷۳)

باپ بیٹے کو کس طرح حکم دے؟

علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاریؒ نے لکھا ہے کہ ہر باپ کو یہ چاہئے کہ جب وہ اپنے بیٹے کو کوئی حکم دے تو صریح حکم کے الفاظ استعمال کرنے کے بجائے یوں کہے:

''بیٹے اگر تم فلاں کام کر لو تو اچھا ہے''۔

کیونکہ اگر صراحتاً حکم دیا اور مثلاً یہ کہا کہ:

''ایسا کرو''

اور پھر بیٹا کسی وجہ سے نہ کر سکا تو وہ نافرمانی کے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوگا۔ پہلی صورت میں یہ اندیشہ نہیں۔ (تراشے، از شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

صلح کا بدلہ صلح

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو آگ کی پرستش کرتے دیکھا اور اس سے کہا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو خدا تعالیٰ کی پرستش کی طرف متوجہ ہو؟

وہ بولا کہ اگر میں تائب ہو جاؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں! اس نے کہا آپ مجھ پر اسلام پیش کیجئے۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور اتنا رویا کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو اسے ہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے رب! جیسا اس کے ساتھ آپ نے معاملہ کیا ہے، میرے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیجئے۔

ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ کیا نہیں معلوم کہ جو ہم سے صلح کرتا ہے ہم اس سے صلح کر لیتے ہیں اور جو ہمارا قرب چاہتا ہے ہم اسے اقرب بنا لیتے ہیں؟ ہم نے اس کو موحدین کا مرتبہ دیا اور مقربین کے مقام پر اسے پہنچا دیا۔ (احسن الحکایات مولف۔ مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب)

حضرت یوسف علیہ السلام کا عوام الناس سے احسان ہمدردی

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے زمانہ حکومت میں عوام کی راحت رسانی کے وہ کام کئے جن کی نظیر ملنا مشکل ہے، جب تعبیر خواب کے مطابق سات سال خوش حالی کے گذر گئے اور قحط شروع ہوا تو یوسف علیہ السلام نے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا، لوگوں نے کہا کہ ملک مصر کے سارے خزانے آپ کے قبضہ میں ہیں اور آپ بھوکے رہتے ہیں، تو فرمایا کہ میں یہ اس لیے کرتا ہوں تا کہ عام لوگوں کی بھوک کا احساس میرے دل سے غائب نہ ہو، اور شاہی باورچیوں کو بھی حکم دیدیا کہ دن میں صرف ایک مرتبہ دوپہر کو کھانا پکا کرے، تا کہ شاہی محل کے سب افراد بھی عوام کی بھوک میں کچھ حصہ لے سکیں۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۹۳، سورۂ یوسف آیت نمبر ۵۵)

دشمن کی خبر نہیں

حضرت رابعہ بصریؒ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ ابلیس کو اپنا دشمن سمجھتی ہیں؟ فرمایا، نہیں! لوگوں نے پوچھا، کیوں؟

فرمایا میں دوست کے خیال میں اتنی مشغول ہوں کہ مجھے دشمن کی خبر نہیں ہے۔

(بحوالہ عورت کی اسلامی زندگی)

ابن لبان پانچ سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے

علامہ ابن لبانؒ کہتے ہیں کہ میں پانچ سال کی عمر میں پورے قرآن کا حافظ ہو گیا تھا۔ اور میں نے تمام قرآن صرف ایک برس میں حفظ کر لیا تھا۔ اور جب مجھے ابو بکر بن مقریؒ کے پاس بغرض تعلیم چار سال کی عمر میں حاضر کیا گیا تو بعض لوگوں نے مجھ سے استاد مذکورہ سے خواندہ حصہ کے سیکھنے کا ارادہ کیا اس پر بعض حضرات نے کہا کہ ابھی ان کی عمر چھوٹی ہے تو مجھ سے ابن مقریؒ نے امتحاناً فرمایا کہ سورۃ کفرون سناؤ۔؟

میں نے یہ سورۃ سنادی پھر فرمایا سورۃ تکویر پڑھو؟

میں نے وہ بھی سنادی۔ پھر ایک اور شخص نے کہا کہ سورۃ مرسلات سناؤ۔؟

میں نے وہ بھی صحیح صحیح سنادی اور پھر ابن مقریؒ نے فرمایا کہ اس سے قرآن حاصل کرو اور ذمہ داری مجھ پر ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم)

تین چیزیں اعمال کو برباد کر دیتی ہیں

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین اعمال (یعنی ان کی نورانیت اور ثواب کو ضائع کر دیتی ہیں:

۱) جھوٹ ۲) چغلی ۳) کسی کے ستر کو دیکھنا

یہ چیزیں برائی کی جڑ کو سیراب کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کی جڑ کو۔ (رحمۃ للعالمین)

لومڑی نے بت پر پیشاب کر دیا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل بت کی پرستش کیا کرتے تھے اور سفر وحضر میں کہیں اس کو چھوڑتے نہ تھے۔ ایک روز سفر میں قضائے حاجت کے لئے گئے اور بت سے کہتے گئے کہ اے ذرا میرے اسباب کی حفاظت کرنا۔ جب وہ چلے گئے تو ایک لومڑی آئی اور بت پر پیشاب کر دیا اور ابوذر جو لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ بھیگا ہوا

ہے۔ کہنے لگے کہ بارش تو ہوئی نہیں یہ بھیگ کہاں سے گیا۔ اس کے بعد ہی لومڑی پر نظر پڑی تب تو انہوں نے آسمان کو دیکھ کر شعر پڑھنا شروع کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ کیا ایسا بھی اللہ ہوتا ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کر دیں سچ تو یہ ہے کہ لومڑی جیسی چیز جس پر پیشاب کرے وہ نہایت ذلیل ہے۔ اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو بچالیتا۔ ایسے خدا سے بھلا کیا بھلائی مل سکتی ہے جس کا خود مطلب حاصل نہ ہو سکے۔ ساری زمین میں جتنے بت ہیں، میں سب سے بیزار ہوتا ہوں اور اس خدا پر ایمان لاتا ہوں جو نہایت غلبہ والا ہے۔ (بحوالہ اصول جواہر، صفحہ:۱۱۶)

قیامت کے دن حافظ کی سفارش

ابن ابی شیبہ اور ابن الضریسؒ نے مجاہدؒ سے ان کا یہ قول روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کریم اپنے حافظ کی سفارش کرے گا کہے گا:

اے پروردگار! آپ نے مجھے اس کے سینے میں محفوظ کیا تو میں نے اس کو رات بھر جگایا اور بہت سی لذتوں سے اس کو محروم کر دیا اور ہر مزدور کو اس کی مزدوری کا بدلہ ملتا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی بدلہ دیجئے۔ اس پر حافظ قرآن کو کہا جائیگا کہ اپنا ہاتھ پھیلا وہ پھیلائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا اور خوشنودی سے بھر دیں گے۔ اور پھر اس پر کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گے اس کے بعد حافظ قرآن سے کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ پس ہر آیت کے بدلہ میں اس کو ایک درجہ کی بلندی نیز ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی کی زیادتی عطاء کی جائیگی۔ (الدرالمنثور)

ڈاکٹر گبن کا اعتراف

"قرآن کی نسبت بحر اٹلانٹک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ یہ پارلیمنٹ کی روح ہے، قانونِ اساسی ہے، اور صرف اصول مذہب ہی کے لیے نہیں، بلکہ احکام تعزیرات کے لیے اور قوانین کے لئے بھی ہے جن پر نظام کا مدار ہے، جن سے نوع انسان کی زندگی وابستہ ہے، جن کو حیات انسانی کی ترتیب و تنسیق سے گہرا تعلق ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سب پر حاوی ہے، یہ شریعت ایسے دانشمندانہ اصول اور اس قسم کے قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی"۔

(معارف القرآن جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۹۳، سورۃ بقرہ، آیت: ۲۳)

شیطان کا منادی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابلیس زمین پر آنے لگا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

اے پروردگار تو مجھے زمین پر بھیج رہا ہے اور راندۂ درگاہ کر رہا ہے میرے لئے کوئی گھر بھی بنادے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرا گھر حمام ہے

اس نے عرض کیا، میرے لیے کوئی بیٹھک (مجلس) بھی بنادے

فرمایا: بازار اور راستے (تیری بیٹھک ہیں)

عرض کیا میرے لئے کھانا بھی مقرر فرمادے "تیرا کھانا ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔

عرض کیا میرے پینے کیلئے بھی کوئی چیز مقرر کردیجئے۔ فرمایا: ہر نشہ آور چیز (تیرا مشروب ہے)

عرض کیا مجھے اپنی طرف بلانے کا کوئی ذریعہ بھی عنایت فرمادے۔

فرمایا: باجے، تاشے (تیرے منادی ہیں)

عرض کیا میرے لئے قرآن (بار بار پڑھی جانے والی چیز) بھی بنادے۔

فرمایا: (گندے) شعر (تیرا قرآن ہے)

عرض کیا کچھ لکھنے کے لئے بھی دے دے۔

فرمایا: جھوٹ (تیرا کلام ہے)۔ عرض کیا میرے لئے جال بھی بنادے، فرمایا: عورتیں (تیرا جال ہیں) (ندائے منبر و محراب جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۹، جامع الاحادیث جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۸)

حضرت نانوتویؒ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (بانی دارالعلوم دیوبند) نے جب پہلا حج کیا تو کراچی کے راستے سے کیا تھا۔ اس زمانے میں اسٹیمر نہیں تھی۔ بادبانی جہاز تھے۔ بادبان باندھ دیا گیا تو کشتی چل رہی ہے۔ ہوا جب مخالف چلی تو لنگر ڈال دیئے جس سے کشتی کھڑی ہو جاتی

تھی۔ پانچ پانچ چھ چھ مہینے میں جدہ پہنچتے تھے۔ تو حضرت بھی بادبانی جہاز میں سوار ہوئے اور رمضان شریف آ گیا۔ گویا شعبان میں چلے تھے کشتی کے اندر رمضان آ گیا اور اتفاق سے کوئی حافظ نہیں۔ تراویح الم ترکیف سے ہوئی۔ تو حضرت کو بڑی غیرت آئی۔ کہ اڑھائی تین سو آدمی جہاز میں موجود اور تراویح میں قرآن کریم نہ سنایا جائے۔ ایک بھی حافظ نہیں۔ بس الم ترکیف سے سورتیں یاد ہیں۔ اسی دن قرآن یاد کرنے بیٹھے۔ روز ایک سپارہ حفظ کرتے رات کو تراویح میں سنا دیتے۔ (تحفہ حفاظ)

میمون بن مہران کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سوال

ایک مرتبہ میمون بن مہران نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ہم ایک ایسے ملک میں آباد ہیں جہاں اہل کتاب زیادہ رہتے ہیں۔ تو کیا ہم ان کی عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اور ان کا ذبیحہ کھا سکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جواب میں یہ دونوں آیتیں پڑھ کر سنا دیں۔ ایک وہ جس میں مشرکات کے نکاح کو حرام فرمایا ہے۔ دوسری آیت مائدہ جس میں اہل کتاب کی عورتوں کی حلت بیان کی ہے۔

میمون بن مہران نے کہا یہ دونوں آیتیں تو میں بھی قرآن میں پڑھتا ہوں اور جانتا ہوں۔ میرا سوال تو یہ ہے کہ ان دونوں کے پیش نظر میرے لیے حکم شرعی کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر یہی دونوں آیتیں پڑھ کر سنا دیں۔ اور اپنی طرف سے کچھ نہیں فرمایا۔ جس کا مطلب علماء اُمت نے یہ قرار دیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہونے پر بھی اطمینان نہیں تھا۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۲ سورۃ مائدہ: آیت ۵)

اُمت میں پھوٹ ڈالنے والی باتیں

یاد رکھو! میری قوم اور میرا علاقہ اور میری برادری یہ سب امت کو توڑنے والی باتیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو یہ باتیں اتنی ناپسند ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بڑے

صحابی سے اس بارے میں جو غلطی ہوئی، اس کے نتیجے میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دنیا ہی میں خمیازہ بھگتنا پڑا۔

روایات میں ہے کہ ان کو جنات نے قتل کر دیا تھا اور مدینہ میں یہ آواز سنائی دی تھی اور بولنے والا کوئی نظر نہ آیا تھا۔

''ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہلاک کر دیا، ہم نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جو ٹھیک اس کے دل پر لگا''۔

اس واقعہ نے مثال قائم کر دی اور سبق دیا کہ اچھے سے اچھا آدمی بھی اگر قومیت یا علاقہ کی بنیاد پر امت بنے کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا۔

اس لیے میں کہتا ہوں کہ صرف کلمہ اور تسبیح سے امت نہیں بنے گی۔ امت معاملات اور معاشرت کی اصلاح سے اور سب کا حق ادا کرنے اور سب کا اکرام کرنے سے بنے گی، بلکہ جب بنے گی جب کہ دوسروں کے لیے اپنا حق اور اپنا مفاد قربان کیا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب کچھ قربان کر کے اور اپنے اوپر تکلیفیں جھیل کے اس امت کو امت بنایا تھا۔

(تذکرہ حضرت جی صفحہ نمبر ۱۵۳)

وہ ہمارا نہیں

ایک بزرگ جو کبھی دائیں بائیں جانب مڑ کر نہ دیکھتے تھے ایک دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ انہیں کسی نے آواز دی اور پکارا انہوں نے مڑ کر دیکھنا چاہا کہ کون پکار رہا ہے تو اچانک فضا سے آواز آئی جو ہمارے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ کرے وہ ہمارا نہیں۔

(فضائل حج شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ)

اجماع کی حجیت پر امام شافعی کا واقعہ

حضرت امام شافعیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا اجماع امت کے حجت ہونے کی دلیل قرآن مجید میں ہے؟ آپ نے قرآن سے دلیل معلوم کرنے کے لیے تین روز تک مسلسل

تلاوت قرآن کو معمول بنایا، ہر روز دن میں تین مرتبہ اور رات میں تین مرتبہ پورا قرآن ختم کرتے تھے، بالآخر سورۃ نساء کی آیت ۱۱۵ ذہن میں آئی، اور اس کو علماء کے سامنے بیان کیا تو سب نے اقرار کیا کہ اجماع کی حجت پر یہ دلیل کافی ہے۔

(معارف القرآن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۲۷، سورۃ النساء، آیت: ۱۱۵)

ایک کم سن بچے نے سورۃ ملک سنادی

ایک خاتون حافظہ، عالمہ اور قاریہ تھیں اس کی شادی ہوئی اللہ نے اس کو بیٹا عطا کیا تو اس نے اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کی پھر ایک مرتبہ اس نے اپنے میاں کو بھیجا۔ بیٹا ساتھ تھا کہا کہ جائیں اور اس بچے کو کہا کہ حضرت صاحب کو تم نے سبق سنانا ہے۔ اور شرط لگائی کہ حضرت صاحب کے سامنے تم نے کھڑے ہو کر سبق سنانا ہے اس کا خاوند بیٹے کو لے کر آیا کہ بچا اتنا چھوٹا تھا کہ ابھی پوری طرح کھڑا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم نے اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کی مگر وہ تو بے چارا توازن بھی برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔ گرنے لگتا تھا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ یہ بیٹھ کر سنا دے۔ اس نے کہا کہ نہیں اس کی امی نے کہا تھا کہ حضرت صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر سنانا ہے۔ عجیب بات تھی یہ کیسے کھڑا ہو۔ چنانچہ ہم نے اس کی ترکیب یہ نکالی اس بچے کو دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑا کیا اور دونوں طرف تکیے رکھ دیئے۔ بچے نے دونوں ہاتھ تکیے پر رکھے۔ سہارے کے ساتھ کھڑا ہوا۔ میرا خیال تھا کہ بچہ بسم اللہ پڑھے گا۔ جب اس نے پڑھنا شروع کیا۔ تو ہم حیران رہ گئے۔ اس نے تبارک الذی سے سبق شروع کیا اس نے پور سورۃ ملک سنا دی۔

جب پوچھا گیا تو ماں نے بتایا کہ میرے دل کی تمنا تھی۔ یہ چھوٹا سا تھا بولنا بھی نہیں جانتا تھا میں اس کے سامنے سورۃ ملک پڑھتی تھی روزانہ رات کو سوتے وقت سوۃ ملک پڑھنا میرا معمول بن گیا۔ اس نے الفاظ **Pick up** کرنے شروع کر دیئے اتنی چھوٹی عمر میں اللہ نے اس کو سورۃ ملک کا حافظ بنادیا۔ (از بیانات حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ)

دھوکہ کی سزا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت کے زمانہ میں ایک شخص کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا

کہ وہ درہم کو کاٹ رہا تھا، موصوف نے اس کو کوڑوں کی سزا دی اور سر مونڈھوا کر شہر میں گشت کرایا۔ (تفسیر قرطبی) (معارف القرآن جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر: ۲۶۵، سورۃ ہود، آیت نمبر: ۹۵)

ہارون الرشید کے دربار میں ایک مناظرہ

علامہ آلوسیؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک نصرانی طبیب نے حضرت علی بن الحسین واقدی سے مناظرہ کیا، اور ان سے کہا کہ تمہاری کتاب میں ایسا لفظ موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا جزو ہیں، اور دلیل میں یہ آیت پڑھ دی، جس میں "روح منہ" کے الفاظ ہیں۔

علامہ واقدی نے ان کے جواب میں ایک دوسری آیت پڑھ دی وسخر لکم مافی السموات ومافی الارض جمیعا منہ (اس آیت میں کہا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی اللہ سے ہے، اور منہ کے ذریعے سے سب چیزوں کی نسبت اللہ کی طرف کر دی گئی ہے) اور فرمایا کہ "روح منہ" کا اگر مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا جزو ہیں، تو اس آیت کا مطلب پھر یہ ہوگا کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ بھی اللہ کا جزو ہے؟ یہ جواب سن کر نصرانی طبیب لاجواب ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

(معارف القرآن جلد ۲ صفحہ نمبر ۶۱۷، سورۃ النساء، آیت نمبر: ۱۷۱)

توکل کی حقیقت پر ایک واقعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک واقعہ میں آیت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے بارے میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے:

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا مقدمہ آیا آپ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا، یہ فیصلہ جس شخص کے خلاف تھا اس نے فیصلہ نہایت سکون سے سنا اور یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ حسبی اللہ ونعم الوکیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا:

ان اللہ یلوم علی العجز و لکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی اللہ و نعم الوکیل.

''یعنی اللہ تعالیٰ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کو ناپسند کرتا ہے بلکہ تم کو چاہئے کہ تمام ذرائع اختیار کرو پھر بھی عاجز ہو جاؤ اس وقت کہو حسبی اللہ و نعم الوکیل.''

(معارف القرآن جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۳، سورۃ آل عمران: آیت ۱۷۳)

خیر القرون میں تعارف کا طریقہ

فرمایا: خیر القرون میں تعارف اعمال کے اعتبار سے کرایا جاتا تھا کہ یہ تہجد گذار ہیں، یہ قائم اللیل ہیں، یہ صائم النہار ہیں۔ (تذکرہ مولانا یوسف ؒ ص ۶۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر کبھی نہانا چاہتے تو دروازہ بند کر کے نہاتے اور کپڑے اتارنے میں اس قدر شرماتے تھے کہ اپنی پشت سیدھی نہ کر سکتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''جنت میں ہر ایک نبی کا رفیق ساتھ ہوگا، اور میرا رفیق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے''۔ (سیرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواریں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے نام یہ تھے۔

۱) القلعي: جو صحرا کے ایک گاؤں قلع سے آئی تھی۔ ۲) صیف. ماثور

۳) الصمصار ۴) العصب

۵) الوسوب ۶) القضیب

۷) ذو الفقار۔ یہ تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت کر دی تھی۔ (سیرت الرسولؐ صفحہ نمبر ۹۹)

آیت قرآن پر گریہ و دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے حضرت قاسم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک دن

علی الصبح میں نے حضرت عائشہ کے ہاں حاضری دی تو وہ کھڑی نماز میں مصروف تھیں اور یہ آیت تلاوت کر رہی تھیں۔

فمن اللہ علینا و وقانا عذاب السموم.

''سو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا''

وہ اس آیت کو بار بار دہراتی جاتی تھیں اور دعا اور گریہ بھی کر رہی تھیں میں انتظار میں کھڑا رہا اور کھڑے کھڑے اکتا گیا اس لئے اپنے کسی کام سے بازار روانہ ہو گیا۔ لوٹ کر آیا تو وہ اسی حال میں کھڑے نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں۔ (صفۃ الصفوۃ لابن جوزی ۳۱/۲)

انسان کا معاملہ عجیب و غریب ہے

محمد بن مطرفؒ کے واسطے سے اللہ کا قول نقل کیا گیا ہے:

انسان کا معاملہ عجیب و غریب ہے، گناہ کرتا ہے پھر مجھ سے معافی مانگتا ہے، میں اس کو معاف کر دیتا ہوں، پھر گناہ کرتا ہے اور معافی مانگتا ہے، میں پھر معاف کر دیتا ہوں، نہ وہ گناہ چھوڑتا ہے نہ میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے، اے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس کو معاف کر دیا۔

(گناہ کبیرہ کے نقصانات، صفحہ نمبر ۹۱)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحمدل تھے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحمدل تھے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور سوال کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا) تو اس سے آپ وعدہ کر لیتے (کہ جب کچھ آئے گا تو تمہیں ضرور دوں گا) اور اگر کچھ پاس ہوتا تو اسی وقت اسے دے دیتے ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہو گئی ایک دیہاتی نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو پکڑ لیا اور کہا کہ میری تھوڑی سی ضرورت باقی رہ گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میں اسے بھول جاؤں گا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب اس کی ضرورت سے فارغ ہوئے تو پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ (حیاۃ الصحابہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۰)

نصیحت خضر علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو فرمایا کچھ نصیحت کر دیجیے۔ فرمایا: موسیٰ کسی کے سامنے لجاجت نہ کرنا، بلا ضرورت ہرگز کہیں نہ جانا، تعجب خیز بات کے علاوہ کبھی نہ ہنسنا، خطاء کار کو اس کی خطاء پر عار نہ دلانا ورنہ وہ آپ کی خطا پر مطعون کرے گا۔ (بحوالہ حیات خضر علیہ السلام)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر ہندوستانی راجاؤں کا اسلام قبول کرنا

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے راجاؤں کو سات خطوط لکھے اور ان کو اسلام اور اطاعت کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کو اپنی سلطنتوں پر باقی رکھا جائے گا اور ان کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں۔ ان کے اخلاق و کردار کی خبریں وہاں پہلے ہی پہنچ چکی تھیں اس لئے انہوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے نام عربوں ہی کے نام پر رکھے۔ (تاریخ دعوت و عزیمت جلد نمبر ا صفحہ نمبر: ۳۹)

ایک بزرگ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ کا گزر ایک عابد زاہد کے پاس ہوا، جو ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان کے ایک طرف قبرستان تھا اور دوسرے طرف گھروں کا کوڑا کباڑ وغیرہ تھا، گذرنے والے بزرگ نے کہا کہ دنیا کے دو خزانے تمہارے سامنے ہیں ایک انسانوں کا خزانہ جس کو قبرستان کہتے ہیں، دوسرا مال و دولت کا خزانہ جو فضلات اور گندگی کی صورت میں ہے، یہ دونوں خزانے عبرت کے لیے کافی ہیں۔

(معارف القرآن جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۶۷، سورۃ آل عمران: آیت نمبر: ۱۹۱)

ان چیزوں سے ہمارے مقاصد حل نہیں ہونگے

محنت اور کوشش کا اصل میدان کیا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زراعت، تجارت، ملازمت

وغیرہ محنت کے میدان ہیں، اسی طرح اجتماعی مقاصد کو حل کرنے کے لیے لوگ جن چیزوں پر انحصار کرتے ہیں وہ الیکشن اور حکومت پر اثر ڈالنے اور اس پر قبضہ کرنے کی دوسری کوششیں ہیں مگر یہ چیزیں مثل بجلی کے بلب اور پنکھے کے ہیں بلب اور پنکھے پر عمل کر کے ہم نہ انہیں روشن کر سکتے ہیں اور نہ انہیں چلا سکتے ہیں بلکہ اس کے لیے بجلی کے بٹن تک ہاتھ پہونچانے کی ضرورت ہے، اسی طرح اگر خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو سب کچھ ہو سکتا ہے، اور اگر تعلق پیدا نہ ہو تو ساری کوشش کے باوجود کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ (تبلیغی تحریک صفحہ نمبر ۲)

حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: بیٹا' تین آدمی تین ہی موقعوں پر پہنچانے جاتے ہیں:

۱) حلیم (بردبار) غصہ کے وقت ۲) بہادر لڑائی کے وقت

۳) دوست غربت کے وقت (بحوالہ رحمۃ العالمین)

دنیا کی تشبیہ

کسی بزرگ سے دریافت کیا گیا کہ دنیا کس چیز کی مانند ہے؟ فرمایا کہ دنیا اتنی حقیر اور ذلیل ترین چیز ہے کہ اس کو کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ (بحوالہ مخزن اخلاق)

مسلمان سمجھنے کے لیے علامات اسلام کافی ہیں

ترمذی اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کا ایک آدمی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک جماعت سے ملا جب کہ یہ حضرات جہاد کے لیے جا رہے تھے، یہ آدمی اپنی بکریاں چرا رہا تھا، اس نے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا، جو عملاً اس چیز کا اظہار تھا، کہ میں مسلمان ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ اس وقت اس نے محض اپنی جان و مال بچانے کے لیے یہ فریب کیا ہے، کہ مسلمانوں کی طرح سلام کر کے ہم سے بچ نکلے، چنانچہ انہوں نے اس کو قتل کر دیا، اور اس کی بکریوں کو مال غنیمت قرار دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، اس پر یہ آیت نازل

ہوئی کہ جو شخص آپ کو اسلامی طرز پر سلام کرے تو بغیر تحقیق کے یہ نہ سمجھو کہ اس نے فریب کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور اس کے مال کو مال غنیمت سمجھ کر حاصل نہ کرو۔

(معارف القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۱۹، سورۃ النساء، آیت: ۹۴)

مسٹر کونت ہزوی کے تاثرات

عقل حیران ہے کہ اس قسم کا کلام ایسے شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہو جو بالکل اُمی تھا، تمام مشرق نے اقرار کر لیا ہے کہ نوع انسان لفظاً و معنیً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے، یہ وہی کلام ہے جس کی بلند انشاء پردازی نے عمر بن خطاب کو مطمئن کر دیا، اُن کو خدا کا معترف ہونا پڑا، یہ وہی کلام ہے کہ جب یحیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب نے حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں پڑھے تو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے، اور بشپ چلا اٹھا کہ یہ کلام اُسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کا کلام نکلا تھا۔ (معارف القرآن جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۶۳، سورۃ بقرہ، آیت: ۲۳)

واقعہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن ابی حاتمؒ نے نقل کیا ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک غیر مسلم لڑکا ہے جو بڑا اچھا کاتب ہے، اگر اس کو آپ اپنا میر منشی بنا لیں تو بہتر ہو، اس پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

قد اتخذت اذا بطانة من دون المومنین.

''یعنی اس کو میں ایسا کروں تو مسلمانوں کو چھوڑ کر دوسرے ملت کو راز دار بنالوں گا جو نص قرآن کے خلاف ہے''۔ (معارف القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۵۹، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۱۸)

قرآن کریم کی دس سورتیں دس چیزوں سے بچاتی ہیں

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

''دس چیزیں (سورتیں) دس چیزوں سے بچاتی ہیں۔

۱) سورۃ فاتحہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاتی ہے۔

۲) سورۃ یٰسین قیامت کے دن پیاسے رہنے کے لیے مانع ہے

۳) سورۃ دخان قیامت کے ہولناکیوں سے بچاتی ہے

۴) سورۃ واقعہ فقر و فاقہ سے بچاتی ہے

۵) سورۃ ملک عذاب قبر سے بچاتی ہے

۶) سورۃ الکوثر دشمنوں کی دشمنی سے بچاتی ہے

۷) سورۃ کافرون موت کے وقت کفر سے بچاتی ہے

۸) سورۃ اخلاص منافقت سے بچاتی ہے

۹) سورۃ فلق حاسدوں کے حسد سے بچاتی ہے

۱۰) سورۃ الناس وسوسوں سے بچاتی ہے۔ (الکنز المدفون صفحہ نمبر ۹۹)

معلم علم کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں یہ دعا فرمائی اے اللہ! اساتذہ دین کی بخشش فرما دے اور انکی عمریں لمبی فرما دے اور ان کی کمائی اور ذریعہ معاش میں برکت فرما دے، فقیہ کہتے ہیں یعنی ان کو یومیہ روزی عطا فرما، انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی'' اے اللہ! علماء کو غنی فرما دے اور اساتذہ علم دین کو فقیر بنا دے۔ یعنی ان کو مال کی فراوانی نصیب نہ فرمانا۔ کیونکہ اگر انکو مال کی فراوانی عطاء ہو جائے گی تو وہ تعلیم و تدریس کا مشغلہ ترک کر دیں گے''۔ (بستان العارفین) یہ لمحات نبویہ میں ہے کہ حسن بن محمدؒ نے ابن عباسؓ سے یہ مرفوع دعا نقل کی ہے'' اے اللہ! اساتذہ کو بخش دے انکی عمریں دراز فرما دے اور انکو اپنے (عرش کے) سایہ کے نیچے سایہ نصیب فرما دے کیونکہ وہ تیری نازل کردہ کتاب کی تعلیم دیتے ہیں''۔ (لمحات نبویہ)

قبر میں حفظ کی تکمیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن شریف یاد کرتا ہے اور ختم کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کو پورا قرآن

شریف حفظ کرائے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ حافظ ہو کر اپنی قبر سے اٹھیگا۔

(شرح الصدور)

فرانس کا مشہور مستشرق مارڈریس کا اعتراف

فرانس کا مشہور مستشرق ڈاکٹر مارڈریس جس کو حکومتِ فرانس کی وزارتِ معارف نے قرآن حکیم کی باسٹھ سورتوں کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کرنے پر مامور کیا تھا اس نے اعتراف کیا ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے :

"بے شک قرآن کا طرزِ بیان خالق جل وعلا کا طرزِ بیان ہے، بلاشبہ جن حقائق ومعارف پر یہ کلام حاوی ہے وہ ایک کلام الٰہی ہی ہو سکتا ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ اس میں شک وشبہ کرنے والے بھی جب اس کی تاثیرِ عظیم کو دیکھتے ہیں تو تسلیم واعتراف پر مجبور ہوتے ہیں، پچاس کروڑ مسلمان جو سطحِ زمین کے ہر حصہ پر پھیلے ہوئے ہیں اُن میں قرآن کی خاص تاثیر کو دیکھ کر مسیحی مشن میں کام کرنے والے بالاجماع اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا کہ جس مسلمان نے اسلام اور قرآن کو سمجھ لیا وہ کبھی مرتد ہوا یا قرآن کا منکر ہو گیا۔" (معارف القرآن، جلد: ۱، صفحہ نمبر: ۱۵۶، سورۃ بقرۃ، آیت: ۲۳)

موقع تہمت سے بھی بچنا چاہیے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی اس کی تاکید فرمائی ہے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین کے ساتھ مسجد سے ایک کوچہ میں تشریف لے جا رہے تھے تو اس کوچہ کے سرے پر دو شخص کی نظر پڑی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہی سے فرما دیا کہ میرے ساتھ صفیہ بنت حی ہیں ان دو حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے بارے میں کسی کو بدگمانی ہو سکتی ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں شیطان انسان کی رگ رگ میں سرایت کرتا ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں شبہ ڈال دے۔ (بخاری مسلم)

(معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۳۶، سورۃ یوسف: آیت ۸۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدرسہ قرآن کا افتتاح فرمایا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا "تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" یہ فرما کر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک مکتب میں مجھے قرآن شریف پڑھانے کے لیے بٹھا دیا (گویا ہر قرآنی مدرسہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا افتتاح فرمودہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کی برکات کار فرما ہیں۔ سبحان اللہ! اس سے بڑی نعمت وسعادت قراء کو اور کیا چاہیے۔

(اخلاق حملۃ القرآن)

جہاد کا حکم فتنہ کفر کو مٹانے کے لیے ہے

واقعہ یہ ہے کہ جب امیر مکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں حجاج بن یوسف نے فوج کشی کی اور دونوں طرف مسلمانوں کی تلواریں مسلمانوں کے مقابلہ پر چل رہی تھیں تو دو شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اس وقت جس بلاء میں مسلمان مبتلا ہیں آپ دیکھ رہے ہیں حالانکہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں جو کسی طرح ایسے فتنوں کو برداشت کرنے والے نہ تھے۔ کیا سبب ہے کہ آپ اس فتنہ کو رفع کرنے کے لیے میدان میں نہیں آتے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کا خون بہانا حرام قرار دیا ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ کیا آپ قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھتے قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ۔ یعنی مقاتلہ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک میں یہ آیت پڑھتا ہوں اور اس پر عمل بھی کرتا ہوں۔ ہم نے اس آیت کے مطابق کفار سے قتال جاری رکھا یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا اور غلبہ دینِ اسلام کا ہو گیا۔ اور تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اب باہم قتال کر کے فتنہ پھر پیدا کر دو اور غلبہ غیر اللہ کا اور دینِ حق کے خلاف کا ہو جائے۔ (معارف القرآن جلد: ۴، صفحہ نمبر: ۲۳۳، سورۃ انفال: آیت ۳۹)

اصحاب کہف کے متعلق ایک عجیب واقعہ

ابن ابی شیبہؒ ابن المنذرؒ ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رومیوں کے مقابلے میں ایک جہاد کیا جس کو غزوہ المضیق کہتے ہیں، اس موقع پر ہمارا گذر اس

غار پر ہوا جس میں اصحاب کہف ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ غار کے اندر جائیں اور اصحاب کہف کی لاشوں کا مشاہدہ کریں، مگر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مشاہدہ کرنے سے اس ہستی کو بھی منع کر دیا ہے جو آپ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

لو اطلعت علیھم لولیت منھم فرارا ولملئت منھم رعبا.

یعنی اگر آپ ان کو دیکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھاگیں اور رعب وہیبت سے مغلوب ہو جائیں گے) مگر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بات کو شاید اس لیے قبول نہیں کیا کہ قرآن کریم نے ان کی جو حالت بیان کی ہے یہ وہ ہے جو ان کی زندگی کے وقت تھی یہ کیا ضروری ہے کہ اب بھی وہی حالت ہو، اس لیے کچھ آدمیوں کو دیکھنے کے لیے بھیجا' وہ غار پر پہونچے، مگر جب غار میں داخل ہونا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک سخت ہوا بھیج دی جس نے ان سب کو غار سے نکال دیا۔

(روح المعانی صفحہ نمبر: ۲۲۷ جلد: ۱۵، معارف القرآن جلد: ۵ صفحہ نمبر: ۵۵۵، سورۃ کہف۔ آیت: ۱۲)

پرندہ بارہ میل سے اوپر نہیں جا سکتا

بغوی نے کعب احبارؒ سے نقل کیا ہے کہ پرندے بارہ ۱۲ میل اوپر تک اُڑ سکتے ہیں۔

(تفسیر مظہری جلد: ۲ صفحہ نمبر: ۳۱۹)

گناہوں پر اظہار نفرت نہ کرنے پر وعید

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ فلاں بستی کو تباہ کر دو، فرشتوں نے عرض کیا اس بستی میں آپ کا فلاں عبادت گذار بندہ بھی ہے، حکم ہوا کہ اس کو بھی عذاب چکھاؤ، کیونکہ ہماری نافرمانیوں اور گناہوں کو دیکھ کر اس کو بھی غصہ نہیں آیا اور اس کا چہرہ غصہ سے کبھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس ہزار نیک لوگ ہیں اور ساٹھ ہزار بد

عمل، حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کیا کہ رب العالمین بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے، لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے، ان کے ساتھ کھانے پینے، اور ہنسی دل لگی میں شریک رہتے تھے، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر کوئی ناگواری کا اثر تک نہ آیا۔

(یہ سب روایات تفسیر بحر محیط سے منقول ہیں) (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، سورۃ مائدہ: آیت ۶۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ کسی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض صحابہ کرام پر غزوہ احد کے اسی واقعہ کا ذکر کر کے طعن کیا کہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا اس پر طعن کرنے کا کسی کو کیا حق ہے۔

(صحیح بخاری) (معارف القرآن جلد: ۲ صفحہ نمبر: ۲۱۳، سورۃ آل عمران: آیت: ۱۵۵)

حضرت حسن بصریؒ کا حکیمانہ جواب

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اے ابو سعید کیا آپ مومن ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ بھائی ایمان دو قسم کے ہیں۔ تمہارے سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کتابوں اور رسولوں پر اور جنت دوزخ اور قیامت اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہوں تو جواب یہ ہے کہ بیشک میں مومن ہوں۔ اور اگر تمہارے سوال کا مطلب یہ ہے کہ میں مومن کامل ہوں جس کا ذکر سورۃ انفال کی آیات میں ہے تو مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں ان میں داخل ہوں یا نہیں۔ (معارف القرآن جلد: ۴ صفحہ نمبر: ۱۸۰، سورۃ انفال، آیت: ۴)

کافروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر حاضر ہوئے تو سارے گھر میں چند گنی چنی چیزوں کے سوا کچھ نہ دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو بھی دنیا کی وسعت عطا فرما دیں،

کیونکہ ہم فارس و روم کو دیکھتے ہیں وہ دنیا میں بڑی وسعت اور فراخی میں ہیں حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے کمر لگائے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ سن کر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، اے عمر تم اب تک اسی خیال میں پڑے ہو، یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیا گیا ہے۔

(معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۶۰۳، سورۃ ہود: آیت ۱۵)

اسلام میں عید الفطر کی پہلی نماز

بدر سے مراجعت کے بعد شوال کی یکم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا فرمائی یہ پہلی عید الفطر تھی۔ (سیرت مصطفیٰ جلد ۲ صفحہ نمبر: ۱۳۳)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا تحمل

امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے بھرے بازار میں امام اعظمؒ کی شان میں گستاخی کی اور گالیاں دیں، حضرت امام اعظمؒ نے غصہ کو ضبط فرمایا، اور اس کو کچھ نہیں کہا، اور گھر پر واپس آنے کے بعد ایک خوان میں کافی درہم و دینار رکھ کر اس شخص کے گھر تشریف لے گئے، دروازے پر دستک دی، یہ شخص باہر آیا تو اشرفیوں کا یہ خوان اس کے سامنے یہ کہتے ہوئے پیش فرمایا کہ آج تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا، اپنی نیکیاں مجھے دیدیں، میں اس احسان کا بدلہ کرنے کے لیے یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں، امام صاحبؒ کے اس معاملہ کا اس کے قلب پر اثر ہونا ہی تھا، آئندہ کو اس بری خصلت سے ہمیشہ کے لیے تائب ہو گیا، حضرت امام صاحبؒ سے معافی مانگی، اور آپ کی خدمت اور صحبت میں علم حاصل کرنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ کے شاگردوں میں ایک بڑے عالم کی حیثیت اختیار کر لی۔ (معارف القرآن جلد ۲ صفحہ نمبر: ۱۹۰، سورۃ آل عمران: آیت ۱۳۴)

لینے والا بدلا ہے دینے والا تو نہیں بدلا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فراخ دلی اور فراخ دستی کو دیکھ کر ایک مرتبہ فرمایا "مولوی یوسف! چچا جان (یعنی مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے زمانے میں اور بات تھی، تم اپنی بساط

کے موافق حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کرو"۔

"بھائی جی! لینے والا بدلا ہے، دینے والا تو نہیں بدلا" (سوانح حضرت جی صفحہ نمبر: ۶۷۸)

ڈاکٹر گستاولی بان کا اعتراف

ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی کتاب تمدنِ عرب میں صفائی سے اس حیرت انگیزی کا اعتراف کیا، اُن کے الفاظ کا ترجمہ اُردو میں یہ ہے:

"اس پیغمبر اسلام اس نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایک حیرت انگیز سرگذشت ہے، جس کی آواز نے ایک قوم ناہنجار کو جو اُس وقت تک کسی ملک گیر کے زیر حکومت نہ آئی تھی رام کیا، اور اس درجہ پر پہنچا دیا کہ اس نے عالم کی بڑی بڑی سلطنتوں کو زیر و زبر کر ڈالا، اور اس وقت بھی وہی نبی اُمی اپنی قبر کے اندر سے لاکھوں بندگانِ خدا کو کلمۂ اسلام پر قائم رکھے ہوئے ہے"۔ (معارف القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۹۲، سورۃ بقرۃ آیت ۲۳)

مہمان کے لقموں کو دیکھنا آدابِ ضیافت کے خلاف ہے

ہشام بن عبد الملک کے دستر خوان پر ایک روز ایک اعرابی کو یہ واقعہ پیش آیا کہ اعرابی کے لقمہ میں بال تھا، امیر المومنین ہشام نے دیکھا تو بتلایا، اعرابی فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہم ایسے شخص کے پاس کھانا نہیں کھاتے جو ہمارے لقموں کو دیکھتا ہے۔

(معارف القرآن جلد ۴ صفحہ نمبر: ۶۳۹، سورۃ ہود آیت: ۷۰)

ہمارا مطمحِ نظر ہے کہ یورپ و ایشیاء کی قومیں اسلام میں آئیں

ہمارا مطمحِ نظر ہے کہ یورپ و ایشیاء کی قومیں اسلام میں آئیں، لیکن اس کام کو نہ کوئی حکومت کر سکتی ہے نہ کوئی سرمایہ دار کر سکتا ہے۔ پبلک کو پبلک ہی کے پیسے سے نکالنا، پبلک کا ذہن ہو کہ پیسہ لگانا ہے۔ اب پبلک کی سطح پر کام کو اٹھائینگے تو اس کا ذہن بنے گا۔ اس پبلک میں سرمایہ دار، غریب، تاجر، زراع، عہدہ دار، سب ہی آئیں گے۔ (مکتوبات اکابر تبلیغ صفحہ نمبر: ۱۵۷)

مسٹر ڈول کا اعتراف

مسٹر ڈول جس نے قرآن مجید کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا ہے لکھتا ہے کہ:

''جتنا بھی ہم اس کتاب (یعنی قرآن) کو الٹ پلٹ کر دیکھیں اُسی قدر پہلے مطالعہ میں اس کی نامرغوبی نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے، لیکن فوراً ہمیں مسخر کر لیتی ہے، متحیر بنا دیتی ہے، اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا کر چھوڑتی ہے، اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین واغراض کے عفیف، عالی شان اور تہدید آمیز ہیں اور جا بجا اس کے مضامین سخن کی غایت رفعت تک پہنچ جاتے ہیں، غرض یہ کتاب ہر زمانہ میں اپنا زور اثر دکھاتی رہے گی''

(شہادۃ الاقوام، صفحہ نمبر: ۱۳، معارف القرآن جلد ۱ صفحہ نمبر: ۱۶۲، ۱۶۳، سورۃ بقرہ، آیت: ۲۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا واقعہ

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو اس جرم میں گرفتار کیا کہ وہ شراب پی رہے تھے، ان میں سے ایک شخص کے بارے میں ثابت ہوا کہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہے، اس نے شراب نہیں پی، لیکن ان کی مجلس میں شریک تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کو بھی سزا دی کہ وہ ان کی مجلس میں بیٹھا ہوا کیوں تھا۔

(بحر محیط، صفحہ نمبر: ۳۷۵، جلد ۳، معارف القرآن جلد ۲ صفحہ نمبر: ۵۸۶، سورۃ النساء، آیت: ۱۴۰)

ایک صحابیؓ جن کا واقعہ

ابن جوزیؒ نے کتاب الصفوہ میں ایک سند کے ساتھ حضرت سہل بن عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے ایک مقام پر ایک بوڑھے جن کو دیکھا کہ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہے اور اون کا جبہ پہنے ہوئے تھا جس پر بڑی رونق معلوم ہوتی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سہل کہتے ہیں کہ میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دے کر بتلایا کہ تم اس جبہ کی رونق سے تعجب کر رہے ہو یہ جبہ سات سو سال سے میرے بدن پر ہے۔ اسی جبہ میں میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی، پھر اسی جبہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور میں ان جنات میں سے ہوں جن کے بارہ میں سورۃ جن نازل ہوئی ہے۔ (مظہری) (معارف القرآن جلد ۸ صفحہ نمبر: ۵۷۷، سورۃ الجن، آیت: ۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول تھے۔ جب آپ رکوع میں گئے تو کسی سائل نے آ کر سوال کیا، آپ نے اسی حالت رکوع میں اپنی ایک انگلی سے انگوٹھی نکال کر اس کی طرف پھینک دی، غریب فقیر کی حاجت روائی میں اتنی دیر کرنا بھی پسند نہیں فرمایا کہ نماز سے فارغ ہو کر اس کی ضرورت پوری کریں، یہ مسابقت فی الخیرات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسند آئی، اور اس جملہ کے ذریعہ اس کی قدر افزائی فرمائی۔

(معارف القرآن جلد ۳ صفحہ نمبر: ۱۷۸، سورۃ مائدہ، آیت: ۵۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ کی پابندی کرنا

صلح حدیبیہ کے وقت ایسا ہی واقعہ پیش آیا جس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے صلح کر لی اور شرائط صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ مکہ سے جو شخص اب مدینہ جائے اس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس کر دیں۔ عین اسی معاملہ صلح کے وقت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو کفار مکہ نے قید کر کے طرح طرح کی تکلیفوں میں ڈالا ہوا تھا کسی طرح حاضر خدمت ہو گئے اور اپنی مظلومیت کا اظہار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد کے طالب ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمتِ عالم بن کر آئے تھے ایک مظلوم مسلمان کی فریاد سے کتنے متاثر ہوئے ہوں گے اس کا اندازہ کرنا بھی ہر شخص کے لیے آسان نہیں مگر اس تاثر کے باوجود آیتِ مذکورہ کے حکم کے مطابق اُن کی امداد کرنے سے عذر فرما کر واپس کر دیا۔

(معارف القرآن جلد ۴ صفحہ نمبر: ۲۴۷، سورۃ انفال، آیت: ۷۲)

طالب دنیا گناہوں سے نہیں بچ سکتا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: ''کیا کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے، اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟

عرض کیا گیا حضرت! ایسا تو نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا، اسی طرح دنیا دار گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (شعب الایمان بیہقی)

فائدہ :

صاحب الدنیا (دنیادار) سے مراد وہ ہی شخص ہے جو دنیا کو مقصود و مطلوب بنا کر اس میں لگے ایسا آدمی گناہوں سے کہاں محفوظ رہ سکتا ہے لیکن اگر بندہ کا حال یہ ہو کر مقصد و مطلوب اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت ہو، اور دنیا کی مشغولی کو بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنائے تو وہ شخص دنیادار نہ ہوگا اور دنیا میں بظاہر پوری مشغولی کے باوجود وہ گناہوں سے محفوظ بھی رہ سکے گا۔ (معارف الحدیث جلد ۲ صفحہ نمبر: ۷۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام صدیقیت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا (آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کر سکتا جس کو نہ دیکھا ہو، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے آنکھوں سے تو نہیں دیکھا، لیکن ان کے قلوب نے حقائق ایمان کے ذریعہ دیکھ لیا ہے۔

(معارف القرآن جلد ۲ صفحہ نمبر: ۷۲، سورۃ النساء، آیت: ۶۹)

ٹوٹکے

۱) کپڑوں پر عطر یا کسی بھی قسم کے پرفیوم کا دھبہ پڑ جائے تو اسے ناٹری سے حل کر نیم گرم پانی سے دھو لیجئے، دھبہ دور ہو جائے گا۔

۲) پریشر ککر میں کچھ بھی پکاتے ہوئے اگر اس میں آدھا کٹا ہوا لیموں رکھ دیا جائے تو ککر میں دھبے نہیں پڑے گے۔

۳) پالک، میتھی اور سرسوں کا ساگ دھونے کے بعد آدھے گھنٹے کے لیے ایک بڑے پرات میں ایک چائے کا چمچہ ہلدی ڈال کر بھگو دیں، ساری کرواہٹ دور ہو جائے گی۔

۴) ٹماٹر اگر پڑے پڑے، بہت نرم ہو گئے ہوں تو انکو نمک ملے پانی میں گھنٹہ بھر کے لیے ڈبو دیں۔

(گھریلو ٹوٹکے، صفحہ نمبر: ۱۱۰)

ایک دعا جو سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے سے بہتر ہے

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ فجر کی نماز کے بعد رسول پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں علمی مذاکرہ ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو تعلیم فرمایا کرتے تھے مگر حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداء میں جماعت کا سلام پھیر کر گھر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا! اے معاذ صبح کو ہماری مجلس میں نہیں آتے؟ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر معذرت فرمادی کہ صبح کو میرا سات ہزار تسبیح پڑھنے کا معمول ہے اگر کہیں بیٹھ جاتا ہوں تو پھر میرا وہ معمول پورا نہیں ہو پاتا۔

فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتلادوں جس کا ایک مرتبہ پڑھ لینا سات ہزار تسبیح سے بہتر ہو۔ عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا:

لا الہ الا اللہ عدد رضاہ — لا الہ الا اللہ زنۃ عرشہ

لا الہ الا اللہ عدد خلقہ — لا الہ الا اللہ ملاء سمواتہ

لا الہ الا اللہ ملاء ارضہ — لا الہ الا اللہ ملاء ما بینھما

لا الہ الا اللہ مثل ذالک معہ — واللہ اکبر مثل ذالک معہ

والحمد للہ مثل ذالک معہ

اس دعا کا ایک دفعہ پڑھ لینا ایسا ہے جیسے سات ہزار تسبیح پڑھ لی ہوں۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ، نے اپنی صاحب زادیوں کو یہ دعا یاد کرادی تھی کہ یہ پڑھا کرو میں نے شیخ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: ٹھہر جاؤ جب میں اوپر (اپنے کتب خانہ میں) جاؤں تو میرے ساتھ چلنا: گئے تو کنز الاعمال اُٹھائی اور فرمایا کہ فلاں صفحہ کھولو۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ نمبر: ۲۳۲)

زمین کی پکار

زمین روزانہ پانچ مرتبہ پکارتی ہے:

۱) اے انسان تو میری پشت پر چلتا ہے اور ایک دن میرے پیٹ میں جائے گا

۲) اے انسان تو میری پشت پر طرح طرح کی چیزیں کھاتا ہے اور میرے پیٹ میں تجھ کو کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔

۳) اے انسان تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ میں جا کر روئے گا۔

۴) اے انسان تو میری پشت پر خوش ہوتا ہے کل کو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا

۵) اے انسان تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے میرے پیٹ میں تجھ کو سزا دی جائے گی۔

(بحوالہ قبر کی پہلی رات)

تکبر کے ایک جملہ نے خوبصورت کو بدصورت اور پست قد کر دیا

نوفل ابن ماحق کہتے ہیں کہ نجران کی مسجد میں، میں نے ایک نوجوان کو دیکھا بڑا لمبا چوڑا بھرپور جوانی کے نشہ میں چور گٹھے ہوئے بدن والا بانکا ترچھا اچھے رنگ روغن والا خوبصورت شکل میں نگاہیں جما کر اس کے جمال و کمال کو دیکھنے لگا تو اس نے کہا کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے کہا: آپ کے حسن و جمال کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور تعجب ہو رہا ہے اس نے جواب دیا تو ہی کیا خود اللہ تعالیٰ کو بھی تعجب ہو رہا ہے نوفل کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے کہتے ہی وہ گھٹنے لگا اور اس کا رنگ روپ اُڑنے لگا اور قد پست ہونے لگا یہاں تک کہ بقدر ایک بالشت کے رہ گیا جسے اس کا کوئی قریبی رشتہ دار آستین میں ڈال کر لے گیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد: ۴ صفحہ نمبر: ۱۴۳)

زندگی

زندگی اپنے تمام روپ اور بہروپ کے ساتھ ہر متنفس کی شریک سفر ہے۔ کہیں خوشی کے انبار لئے ہوئے، تو کہیں غموں کے اونچے اونچے پہاڑ جن کی چوٹیاں سر کرتے کرتے انسان موت کی اندھیری کھائی میں جا گرتا ہے، کہیں محبت کا اظہار تو کہیں نفرتوں کی یلغار، کہیں رشتوں کی چاہت، تو کہیں ان سے جدائی کی نوبت، کہیں صحت کی نعمت تو کہیں بیماری کی زحمت، کہیں جوانی کا نشہ، تو کہیں بڑھاپے کا رعشہ، کہیں موت کی طلب، تو کہیں جینے کی دعا، کہیں نوٹوں کی ریل پیل، تو کہیں روٹی کی تلاش میں دھکم پیل، کہیں اولاد کی پرورش اور پھر ان کے بے جا روش، کہیں ماں باپ کی شفقت، تو کہیں ساس سسر کی ذلت، کہیں شوہر کی سرتاجی تو کہیں جوروں کی غلامی، کہیں خون کی سفیدی، تو کہیں جذبوں کی سردمہری، زندگی اور موت کے درمیان وقفہ کہیں پل دو پل، تو کہیں صدیوں پر محیط۔ زندگی کے ان روپ اور بہروپ سے ہی انسان کے مقام کا

پتہ چلتا ہے۔ (کتاب زندگی، صفحہ نمبر: ۶۰)

پھوڑے پھنسیوں کا ایک عجیب علاج

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بڑے درجے کے علماء میں سے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میرے گھٹنے میں سات سال سے ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے، ہر طرح کا علاج کرا چکا ہوں، بہت سے اطباء سے بھی رجوع کیا، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا' جاؤ! کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں پانی کی قلت ہو اور لوگ پانی کے ضرورت مند ہوں' وہاں جا کر ایک کنواں کھودو مجھے امید ہے کہ وہاں کوئی پانی کا چشمہ جاری ہوگا تو تمہارا خون رک جائے گا۔ اس شخص نے ان کے کہنے پر عمل کیا تو تندرست ہوگیا۔

(بحوالہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات)

اقوال امیر المومنین خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۱) خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

۲) کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے

۳) عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔

۴) شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے

۵) ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے

۶) موت ایک بے خبر ساتھی ہے

۷) زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں

۸) عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے

۹) عقلمند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے

۱۰) دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے

۱۱) عقلمند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے

۱۲) بیکار میں عشق بازی یاد آجاتی ہے

۴) گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

۵) مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے، مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر ہے۔

۶) زمانہ کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔

۷) شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر ہے۔ (مخزن اخلاق)

اقوال حضرت مجدد الف ثانیؒ

۱) دنیادار اور دولتمندی بڑی بلا میں گرفتار ہیں کہ دنیا کی عارضی مسرت کو دیکھتے ہیں اور دائمی مضرت ان سے پوشیدہ ہے۔

۲) گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے منہ موڑنے کا نام ہے۔

۳) دنیا کی مصیبتیں بظاہر زخم ہیں، مگر در حقیقت ترقیوں کا موجب ہیں۔

۴) حادثات دنیا کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے

۵) گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے

۶) خدا کے دشمنوں سے الفت نہ کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے

۷) علمائے بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو دوسروں کو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر رہتا ہے

۸) کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے، خواہ مومن کی ہو یا کافر کی

۹) اسلام غریبوں ہی میں ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں ہی میں رہ جائے گا۔

۱۰) دولتمندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہے۔

(بحوالہ ارشادات مجدد الف ثانی صفحہ نمبر ۱۹)

پریشانی دور کرنے کیلئے نبوی نسخہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا آپ صلی اللہ

۱۳) آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے

۱۴) معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔ (مخزن اخلاق)

اقوال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

۱) کرنے والے ہمارے فلاح (کسان) ہیں کہ ہم کو خراج دیتے ہیں اور اپنے اعمال صالحہ ہمارے اعمال نامہ۔

۲) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔

۳) تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا پھر اوروں کو سکھانا ہے۔

۴) دنیا کی محبت سے خالصان خدا کو پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔

۵) شکستہ قبروں میں غور کر کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

۶) جو خدا تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے، وہ مخلوق کے سامنے متواضع ہو جاتا ہے۔

۷) جس عمل میں تجھے حلاوت نہ آئے، سمجھ کہ وہ عمل ہی تو نے نہیں کیا۔

۸) گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

۹) جب تک تیرا اترانا اور غصہ کرنا باقی ہے، اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔

۱۰) وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو، فتنہ بن جاتی ہے۔

۱۱) اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

۱۲) ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔

۱۳) عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔ (مخزن اخلاق)

اقوال امیر المومنین خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱) صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کر، کیونکہ خوشدلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔

۲) عبادت ایک پیشہ ہے، دکان اس کی خلوت ہے، راس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کا جنت۔

۳) عدل و انصاف ہر ایک سے خوب ہے لیکن غریب سے خوب تر ہے۔

علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور پریشان تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہو گیا اس شخص نے عرض کیا کہ بیماری اور تنگدستی نے میرا یہ حال کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چند کلمات بتلاتا ہوں، وہ پڑھو گے تو تمہاری بیماری اور تنگدستی جاتی رہے گی، وہ کلمات یہ ہیں:

توکلت علی الحی الذی لا یموت الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم

یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا ط

اس کے کچھ عرصہ کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لے گئے پھر اس کو اچھے حال میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا، اس نے عرض کیا کہ جب سے آپ نے مجھے یہ کلمات بتلائے تھے میں پابندی سے ان کلمات کو پڑھتا ہوں۔

(معارف القرآن جلد ۵ صفحہ نمبر: ۵۳۱)

مشاجرات صحابہؓ کے متعلق ایک اہم ہدایت

حضرت ربیع بن خیثمؒ سے کسی نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے ایک آہ بھری اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

﴿قل اللھم فاطر السموت والارض علم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فی ما کانوا فیہ یختلفون. ط﴾

اور فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باہمی اختلافات کے متعلق جب تمہارے دل میں کوئی کھٹک پیدا ہو تو یہ آیت پڑھ لیا کرو۔ روح المعانی میں اس کو نقل کر کے فرمایا ہے کہ یہ عظیم الشان تعلیم ادب ہے جسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ (معارف القرآن جلد ۷ صفحہ نمبر: ۵۷۶)

ان لذتوں سے اکتاہٹ نہیں ہوتی

مامون رشید نے ایک دن حسن بن سہیل سے کہا:

''میں نے دنیا کی تمام لذتوں پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر ایک لذت ایسی ہے جس سے

انسان کسی نہ کسی وقت اکتا جاتا ہے۔ لیکن سات لذتیں ایسی ہیں جن سے کبھی اکتاہٹ نہیں ہوتی:

(۱) گندم کی روٹی، (۲) بکری کا گوشت، (۳) ٹھنڈا پانی، (۴) ملائم کپڑا، (۵) خوشبو، (۶) گداز بستر اور (۷) ہر قسم کے حسن کو دیکھنا''۔

حسن بن سہیلؒ نے کہا: ''امیر المومنین ایک چیز رہ گئی، وہ ہے لوگوں سے بات چیت!''

مامون نے اسکی تصدیق کی۔ (فضائل صدقات حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ)

حضرت ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ نصیحتیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے پانچ باتوں کی وصیت کی ہے فرمایا:

۱) اے انس! کامل وضو کرو تمہاری عمر بڑھے گی۔

۲) جو میرا امتی ملے سلام کرو نیکیاں بڑھیں گی۔

۳) گھر میں سلام کر کے جایا کرو گھر کی خیریت بڑھے گی۔

۴) ضحیٰ کی نماز پڑھتے رہو تم سے اگلے لوگ جو خدا والے بن گئے تھے ان کا یہی طریقہ تھا۔

۵) اے انس! چھوٹوں پر رحم کر، بڑوں کی عزت وتوقیر کر تو قیامت کے دن میرا ساتھی ہوگا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ نمبر: ۵۲۸)

اقوال بوعلی سینا

۱) جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

۲) زاہد وہ ہے کہ دنیا سے احتراز رکھے، اپنی قسمت پر رضامند رہے اور مقدار عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔

۳) فقیر وہ ہے کہ اس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔

۴) بہترین قول ذکر، بہترین فعل عبادت اور بہترین خصلت حلم ہے۔

۵) ناقص عقل گناہ کے وقت محافظت نہیں کر سکتی۔

۶) نیت مرتکب ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

۷) کسی کی کل عقل کا اس کے کثرت کلام سے اندازہ لگا۔

۸) زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔

۱) خوف مرگ۔ ۲) شدت مرض ۳) ذلت قرض۔

۹) کسی کی نسبت برا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ یاد رکھو کہ اس کا عکس، اس کے دل پر ضرور پڑے گا۔

۱۰) نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک یہ اٹھائی نہ جائے۔

۱۱) بیماریوں میں سب سے بری دل کی بیماری ہے۔ دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہے۔

۱۲) صحیح الکلام، شیریں زبان اور فصیح البیان ہونا دنیا کی بہترین چیزوں میں سے ہے۔

۱۳) حقیقی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے، اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتی ہیں۔ (جامع نصیحتیں صفحہ نمبر ۱۶)

عقبہ بن عامرؓ کی اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو تین نصیحتیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا! اے میرے بیٹو! میں تمہیں تین باتوں سے روکتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھنا۔

۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حدیث صرف معتبر اور قابل اعتماد آدمی سے ہی لینا کسی اور سے نہ لینا۔

۲) قرضہ لینے کی عادت نہ بنالینا چاہے چوغہ پہن کر گزارہ کرنا پڑے۔

۳) اشعار لکھنے میں نہ لگ جانا ورنہ ان میں تمہارے دل ایسے مشغول ہو جائیں گے کہ قرآن سے رہ جاؤ گے۔ (حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۳۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبودیت

۱) ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گردن پر پانی کی بھری ہوئی مشک اٹھائے ہوئے پھرتے تھے، لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت یہ کیا کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا

کہ غرور نے سر نکالا تھا (یعنی اس وجہ سے نفس کو ذلت کی سزا دے رہا ہوں)

۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے مطابق خداوند کریم نے قرآن شریف میں بیس آیات نازل فرمائی ہیں۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبودیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ (بحوالہ الفاروق، از علامہ شبلی نعمانیؒ)

تین بڑی بیماریوں سے بچنے کا نبوی آسان نسخہ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں آپ کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوا ہوں تا کہ مجھے آپ وہ چیز سکھائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس پتھر درخت ڈھیلے کے پاس سے گذرے ہو اس نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔ اے قبیصہ! صبح کی نماز کے بعد تین دفعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہو اس سے تم اندھے پن، کوڑھی پن اور فالج سے محفوظ رہو گے، اے قبیصہ! یہ دعا بھی پڑھا کرو۔

اللھم انی اسئلک مما عندک و افض علی من فضلک و انشر علی من رحمتک و انزل علی من برکتک.

اے اللہ میں ان نعمتوں میں سے مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہیں اور اپنے فضل کی مجھ پر بارش کرا اور اپنی رحمت مجھ پر پھیلا دے اور اپنی برکت مجھ پر نازل کردے"۔

(حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۷۹)

حکمت کی بات

امام ابوداؤد (۲۰۲-۲۷۵ھ) قندھار کے قریب بحستان کے رہنے والے تھے۔ وہ امام احمد بن حنبل کے شاگردوں میں سے تھے۔ ان کا قول ہے کہ میں نے طویل اسفار کے بعد پانچ لاکھ حدیثیں لکھیں، ان میں سے چار ہزار آٹھ سو حدیثوں کو منتخب کر کے سنن ابی داؤد میں درج کیا۔ تاہم امام موصوف نے لکھا ہے کہ آدمی اگر ان میں سے چار حدیثوں کو پکڑ لے تو وہ اس

کے دینی فہم کے لئے کافی ہو جائے۔

(۱) عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۲) بہتر اسلام یہ ہے کہ آدمی بے فائدہ بات بولنا چھوڑ دے۔

(۳) کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۴) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین کو بچالیا۔

امام ابوداؤد کے بہت سے نہایت قیمتی اقوال ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

پوشیدہ شہوت یہ ہے کہ آدمی سرداری کو پسند کرنے لگے۔

بہترین بات وہ ہے جو کان میں بلا اجازت داخل ہو جائے۔

جس شخص نے کمتر لباس اور کمتر کھانے پر قناعت کی اس نے اپنے جسم کو آرام پہنچایا۔

ایمان اگر آدمی کے اندر گہرائی کے ساتھ پیدا ہو جائے تو وہ ساری اہمیت صرف حقیقت کو دینے لگے گا۔ بے فائدہ باتوں سے اسے دلچسپی نہ رہے گی۔ اپنے اور غیر کا فرق اس کی نظر میں ختم ہو جائے گا۔ اس کی حساسیت اتنی بڑھ جائے گی کہ وہ شبہ کی چیزوں سے بھی بچنے لگے گا۔ اور اپنے کو بڑا بنانے کا جذبہ اس کے اندر باقی نہ رہے گا۔ وہ ایسی بات بولے گا جو سیدھی لوگوں کے دلوں تک پہنچے۔ اس کی زندگی بالکل سادہ زندگی بن جائے گی۔ (بحوالہ اسلاف کے کارنامے)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانشمندی

محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے نبی اللہ! میرے پڑوس میں ایسے لوگ ہیں جو میری بطخ چراتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے نماز کے لئے اعلان کرایا، سب لوگ حاضر ہو گئے، پھر آپ نے خطبہ دیا، جس کے دوران میں فرمایا: ”تم میں ایک شخص اپنے پڑوسی کی بطخ چوری کرتا ہے اور ایسی حالت میں مسجد میں آتا ہے کہ اس کا پَر اس کے سر پر ہوتا ہے“۔

یہ سن کر چور نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا، یہ دیکھ کر آپ نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لو یہی وہ چور ہے۔

(بحوالہ لطائف علمیہ ترجمہ کتاب الاذکیاء)

قبولیت دعاء

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن کریم کی ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اس کو پڑھکر آدمی جو دعا کرتا ہے قبول ہوتی ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿قل اللھم فاطر السمٰوٰت و الارض علم الغیب و الشھادۃ انت تحکم بین عبادک فی ما کانوا فیہ یختلفون ط O﴾(قرطبی)

(معارف القرآن جلد: ۷ صفحہ نمبر: ۵۶۶)

دس باتیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی:

۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اگر چہ تم کو قتل کر دیا جائے اور جلا ڈالا جائے۔

۲) اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو، اگر چہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کر نکل جاؤ۔

۳) کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً نہ چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز بھی قصداً چھوڑ دی اس کے لئے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔

۴) ہرگز کبھی شراب نہ پیو کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ ہے۔

۵) ہر گناہ سے بچو کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔

۶) جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اگر چہ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔

۷) جب تم کسی جگہ پر لوگوں کے ساتھ رہتے ہو اور وہاں (وبائی مرض کی وجہ سے) موت کا بازار گرم ہو جائے تو تم وہیں جمے رہو۔

۸) اپنے اہل و عیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔

۹) ان پر ادب سکھانے کے لئے سختی بھی کیا کرو۔

۱۰) اوران کواللہ سے ڈرایا بھی کرو۔ (بحوالہ سفینہ نصائح صفحہ نمبر ۱۶۸)

بخار

علامہ ابن جوزیؒ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ''بخار کا صلہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ ''جب تک (بخار کی وجہ سے) قدم لڑکھڑاتے رہیں یا نبض چلتی رہے اس وقت تک اس کے حق میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر دعا فرمائی کہ ''خدایا! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو نہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے روک سکے اور نہ تیرے گھر اور تیرے نبی کی مسجد تک جانے سے''

چنانچہ اس کے بعد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمیشہ بخار رہتا تھا' جو شخص بھی انہیں چھوتا، اسے بخار محسوس ہوتا۔ (بحوالہ دل کی دنیا علامہ ابن جوزیؒ)

دعا کی قبولیت کیلئے چند کلمات

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں آرام کر رہا تھا اچانک غیب سے آواز آئی اے سعید مندرجہ ذیل کلمات پڑھکر تو جو دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ قبول کریگا۔

اللھم انک ملیک مقتدر ماتشاء من امر یکون.

(فائدہ): حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان جملوں کے بعد میں نے جو دعا مانگی ہے وہ قبول ہوئی ہے۔ (روح المعانی فی تفسیر ملتقطہ)

عورت کا مقام

یونانی کہتے تھے کہ عورت سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔ سقراط کا کہنا تھا کہ عورت سے زیادہ اور کوئی چیز دنیا میں فتنہ وفساد کی نہیں۔ بوناوینٹو کر کا قول ہے کہ عورت اس بچھو کی مانند ہے

جو ڈنک مارنے پر تلا رہتا ہے۔ یوحنا کا قول ہے کہ عورت شر کی بیٹی اور امن وسلامتی کی دشمن ہے رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیمات کی رو سے عورت کلام مقدس کو چھو نہیں سکتی اور عورت کو گرجا گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں عیسائیوں کی سب سے بڑی حکومت رومتہ الکبریٰ میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی، ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا تھا یورپ کی بہادر ترین عورت جون آف آرک کو زندہ جلایا گیا تھا۔ دور جاہلیت کے عربوں میں عورت کو اشعار میں خوب رسوا کیا جاتا تھا اور لڑکیوں کے پیدا ہونے پر ان کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

لیکن محسن انسانیت، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بارے میں ارشادات ملاحظہ فرمائیے:

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا تو دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے پہلے اندر جانا چاہتی ہے تو میں اس سے پوچھوں گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں اک بیوہ عورت ہوں، میرے چند یتیم بچے ہیں۔ جس عورت نے اپنے رب کی اطاعت کی اور شوہر کا حق ادا کیا اور شوہر کی خوبیاں بیان کرتی ہے اور اس کے جان و مال میں خیانت نہیں کرتی تو جنت میں ایسی عورت اور شہید کا درجہ ایک ہوگا۔

☆ جو عورت ذی مرتبہ اور خوبصورت ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں کی تربیت و پرورش کی خاطر نکاح نہ کرے وہ عورت قیامت کے دن میرے قریب مثل ان دو انگلیوں کے برابر ہے۔

☆ جس عورت نے نکاح کیا، فرائض ادا کئے اور گناہوں سے پرہیز کیا اس کو نفلی عبادات کا ثبوت خدمت شوہر، پرورش اولاد اور امور خانہ داری سے ملے گا۔

☆ جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے اللہ کے راستے میں روزہ رکھ کر جہاد کرنے اور رات کو عبادت کرنے والی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (بحوالہ عورت اسلام کی نظر میں صفحہ نمبر: ۹۱)

سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص پیش کئے گئے، جنت میں جانے والے یہ تھے:

۱) شہید (اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ جان کی قربانی دینے والا)
۲) عبد مملوک (وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہیں روکا اپنے عارضی مولیٰ کی اطاعت کے ساتھ مولائے حقیقی کی اطاعت وعبادت میں بھی لگا رہا)۔
۳) کمزور فقیر صاحب اولاد (جسمانی ودنیوی اعتبار سے کمزور مالی اعتبار سے غریب نیز کثیر العیال ہونے کے باوجود صابر وشاکر)

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے یہ تھے:
۱) وہ حاکم جو رعایا پر مسلط ہو (ہر وقت ظلم وستم کا بازار گرم رکھتا ہو)۔
۲) زکوۃ نہ دینے والا مالدار (جو زکوۃ تک نہیں دے سکتا اس سے دوسرے خیر خیرات کی توقع ہی فضول ہے)۔
۳) فقیر متکبر (فقر ومسکنت کے ساتھ تکبر کرنا انتہائی کمینگی کی علامت ہے)۔ (حبیب الطالبین)

دس آدمی ظالم ہیں

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں، دس آدمی ظالم شمار کئے جاتے ہیں:
۱) وہ شخص جو اپنے لئے دعا کرے والدین اور دوسرے مسلمانوں کو بھول جائے۔
۲) وہ شخص جو قرآن پاک کی کم از کم سو آیتیں روزانہ تلاوت نہ کرے۔
۳) وہ شخص جو مسجد میں جائے اور دو رکعت پڑھے بغیر نکل آئے۔
۴) وہ شخص جو قبرستان سے گذرے اور مردوں کو سلام اور ان کے لئے دعا نہ کرے۔
۵) وہ شخص جو جمعہ کے روز شہر میں آئے اور جمعہ کی نماز پڑھے بغیر چلا جائے۔
۶) وہ مرد وعورت کہ جن کے محلہ میں کوئی عالم آئے اور محلہ کا کوئی شخص بھی اس عالم کے پاس دین کی بات حاصل کرنے کے لیے نہ جائے۔
۷) وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے ہوں لیکن ایک دوسرے کا نام معلوم نہ کریں۔
۸) وہ شخص جس کو کوئی کھانے پر بلائے اور وہ نہ جائے (بشرطیکہ اس دعوت میں شرعی قباحت نہ

ہو)۔
۹) وہ نوجوان جو فارغ البال ہو اور دین کا علم وادب حاصل نہ کرے۔
۱۰) وہ شخص جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ (اقوال زریں کا انسائیکلو پیڈیا صفحہ نمبر ۹۲)

انتہائی جامع وعجیب نصیحتیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ابو ہریرہ! متقی بن جاؤ، تمہارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنے والوں میں ہوگا۔ قانع بن جاؤ، سب سے زیادہ شکر گزار مانے جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند ہو اسی کو دوسروں کے لئے پسند کرو، مومن بن جاؤ گے۔ پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔

احنف بن قیسؒ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
۱) جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے
۲) جو مذاق کرتا ہے، وہ حقیر ہو جاتا ہے
۳) جو جس کام کو زیادہ کرتا ہے اسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے
۴) جو باتیں زیادہ کرتا ہے، وہ ذلیل وبدنام ہو جاتا ہے۔
۵) جو بدنام ہو جاتا ہے۔ وہ بے غیرت ہو جاتا ہے۔
۶) جو بے حیا ہو جاتا ہے، اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے۔
۷) جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے، اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
۸) جس کا دل مر جائے، اس کے لئے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے۔

(مخزن اخلاق مولف مولانا رحمت اللہ سبحانی)

غریب ساتھی کا ہدیہ قبول کرنا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک گھوڑی لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کا نام "سبلہ" تھا اور انہیں اپنے مال میں سے کوئی چیز اس گھوڑی سے زیادہ محبوب نہیں تھی اور عرض کیا کہ یہ گھوڑی اللہ کے لئے صدقہ ہے۔ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرما کر ان کے بیٹے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سواری کے لئے دے دی۔ (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اچھا نہ لگا کہ ان کی صدقہ کی ہوئی گھوڑی ان کے ہی بیٹے کو مل گئی یوں صدقہ کی ہوئی چیز اپنے ہی گھر واپس آ گئی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناگواری کا اثر ان کے چہرے میں محسوس فرمایا تو ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اس صدقہ کو قبول کر چکے ہیں۔ (لہٰذا اب یہ گھوڑی جسے بھی مل جاوے تمہارے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی)۔ (حیاۃ الصحابہ جلد:۲ صفحہ نمبر:۲۱۲)

علمی جامعیت

امام ابو جعفر طحاویؒ نے بکار بن قتیبہ کے حوالے سے امام ابو عاصم کی زبانی نقل کیا ہے کہ:

''ہم مکہ میں امام اعظمؒ کے پاس رہتے تھے آپ کے پاس ارباب فقہ اور اصحاب حدیث کا ہجوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ایسا کوئی شخص نہیں ہے۔ جو صاحب خانہ کو کہہ کر ہم سے ان لوگوں کو ہٹوائے''۔ (مقدمہ اعلاء السنن صفحہ نمبر:۲۲)

کلمات خیر

ایک رات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے گشت کو نکلے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک خیمہ میں آگ جل رہی ہے۔ آپ ٹھہرے اور ان کو ''یا اھل الضوء'' (اے روشنی والو!) کے الفاظ سے پکارا۔ گویا آپ نے اس سے کراہت کی کہ ان کو یا ''اھل النار'' (اے آگ والو!) کہ کر پکاریں (اگرچہ اس کے لفظی معنی 'اے آگ والو' حسب موقع تھے مگر قرآن مجید میں دوزخیوں کے لئے یہ کلمات استعمال کئے گئے ہیں) اور یہ آپ کی بڑی ذکاوت کی دلیل ہے۔

(بحوالہ سیرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جس سے اللہ محبت کرتا ہے اس کو یہ دعا پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بریدہ! جس کے ساتھ اللہ پاک خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو مندرجہ ذیل کلمات سکھا دیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم انی ضعیف فقوفی رضاک ضعفی و خذ الی الخیر بنا صیتی و اجعل الاسلام منتھیٰ رضائی اللھم انی ضعیف فقونی و انی ذلیل فاعزّنی و انی فقیر فاغننی یا ارحم الراحمین.

آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ یہ کلمات سکھاتا ہے پھر وہ مرتے دم تک نہیں بھولتا۔ (احیاء العلوم جلد:۱ صفحہ نمبر:۷۷۴)

عرش الٰہی کا سایہ سات قسم کے لوگوں پر ہوگا

قیامت میں سات قسم کے لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا جبکہ عرش کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

۱) امام عادل (انصاف کرنے والا حاکم)۔
۲) عبادت گزار جوان (عبادت ہر ایک کی اللہ کو پسند ہے لیکن جوان کی زیادہ پسند ہے)
۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (یعنی ہر وقت نماز کی فکر رکھے)۔
۴) وہ دو شخص جو آپس میں صرف اللہ کے لئے محبت رکھتے ہوں۔
۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے روئے (یہ اخلاص کی علامت ہے)
۶) جو تنہائی خاموشی کے ساتھ صدقہ کرے حتیٰ کہ خود کو بھی پتہ نہ ہو کہ کتنا کیا۔
۷) وہ شخص جس کو حسین و جمیل عورت اپنی طرف بلائے اور وہ یہ کہہ کر ٹال دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (منبہات ابن حجر عسقلانیؒ)

عمل کی قبولیت کے لئے چار شرطیں

ہر عمل کی قبولیت کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں:

۱) علم (علم کے بغیر عمل کا صحیح ہونا دشوار ترین بلکہ ناممکن ہے اور وہی عمل قبول ہوتا ہے جو صحیح ہو)۔
۲) نیت (نیت کے بغیر عمل باعث اجر نہیں ہوتا اور بعض اعمال نیت کے بغیر معتبر ہی نہیں)۔ انما الاعمال بالنیات (عمل کا دارومدار نیت پر ہے)۔

۳) صبر (ہر عمل کو صبر و سکون کے ساتھ کرے یا عمل کرنے میں جو پریشانیاں پیش آئیں ان پر بطیب خاطر صبر کرے)۔

(پہلی دو چیزیں عمل سے پہلے اور تیسری چیز درمیان کی ہے)

۴) اخلاص (اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا)۔

(بحوالہ مذاق العارفین احیاء العلوم امام غزالیؒ)

چور مسجد سے بھاگا

ایک بدوی چور جس کا نام موسیٰ تھا کسی کی درہموں سے بھری تھیلی چرا کر مسجد میں گیا اور تھیلی ہاتھ کی آستین میں چھپا کر جماعت میں شامل ہو گیا۔

اتفاق سے امام صاحب نے الحمد کے بعد یہ آیت پڑھی وما تلک بیمینک یا موسیٰ (اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے) تھیلی پھینک کر مسجد سے بھاگا اور کہا کہ اے امام خدا کی قسم تو تو بہت بڑا جادوگر ہے۔ (مستطرف جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۲۲)

وہ صحابیؓ جس نے ایک نماز نہ پڑھی اور وہ جنتی ہے

عمرو بن ثابت، جو اُصَیرِم کے لقب سے مشہور تھے۔ ہمیشہ اسلام سے منحرف رہے جب اُحد کا دن ہوا تو اسلام دل میں اتر آیا اور تلوار لے کر میدان میں پہنچے اور کافروں سے خوب قتال کیا یہاں تک کہ زخمی ہو کر گر پڑے لوگوں نے جب دیکھا کہ اُصَیرِم ہیں تو بہت تعجب ہوا اور پوچھا کہ اے عمرو تیرے لئے اس لڑائی کا کیا داعی ہوا۔ اسلام کی رغبت یا قومی غیرت و حمیت اُصَیرِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔

بل رغبة في السلام فامنت بالله و رسوله فا سلمت و اخذت سيفي و قاتلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصابني ما اصابني.

بلکہ اسلام کی رغبت داعی ہوئی میں ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور مسلمان ہوا اور تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے قتال کیا۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ زخم پہنچے۔ یہ کلام ختم کیا اور خود بھی ختم ہو گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

انه لمن اهل الجنه

البتہ تحقیق وہ اہل جنت سے ہے (رواہ ابن اسحاق و اسنادہ حسن)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خط

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خط لکھا، اور اس میں درخواست کی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت اور وصیت فرمائیں لیکن بات مختصر اور جامع ہو بہت زیادہ نہ ہو تو حضرت اُمّ المومنین نے ان کو یہ مختصر خط لکھا:

"سلام ہو تم پر۔

امابعد۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کو راضی کرنا چاہے، لوگوں کو اپنے سے خفا کر کے، تو اللہ مستغنی کر دیگا اُس کو لوگوں کی فکر اور باربرداری سے، اور خود اس کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اور جو کوئی بندوں کو راضی کرنا چاہے گا اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اس کو سپرد کر دیگا لوگوں کے: والسلام۔ (جامع ترمذی) (معارف الحدیث جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۶۳)

نیند اگر نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

مسند احمد میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا سکھاتے تھے کہ نیند اُچاٹ ہو جانے کے مرض کو دور کرنے کے لئے ہم سوتے وقت پڑھا کریں۔

بسم الله اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه ومن شر عباده ومن همزات الشياطين و ان يحضرون.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ اپنی اولاد میں سے جو ہوشیار ہوتے تو یہ دعا سکھا دیا کرتے اور جو چھوٹے نا سمجھ ہوتے یاد نہ کر سکتے ان کے گلے میں اس دعا کو لکھ کر لٹکا دیتے۔

ابوداؤد ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اسے حسن غریب

بتلاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۹۹)

دنیا کے ہر انار میں جنت کا ایک دانہ ہوتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انار کے ایک دانہ کو اُٹھایا اور اس کو کھالیا ان سے کہا گیا آپ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کے ہر انار میں جنت کے دانوں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے شاید کہ یہ وہی ہو۔ (طبرانی بسند صحیح)

فائدہ : اس ارشاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔

(الطب النبوی، کنز العمال، جنت کے حسین مناظر، مولانا امداد اللہ انور صفحہ نمبر: ۵۵۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین نصیحتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! ابوبکر! تین چیزیں بالکل برحق ہیں۔

۱) جس پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس سے چشم پوشی کرے تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا اور اس کی مدد کرے گا۔

۲) جو شخص سلوک اور احسان کا دروازہ کھولے گا اور صلہ رحمی کے ارادے سے لوگوں کو دیتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا اور زیادتی عطا فرمائے گا۔

۳) اور جو شخص بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھول لے گا اس سے اُس سے مانگنا پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاں بے برکتی کر دے گا اور کمی میں ہی اسے مبتلا رکھے گا۔ یہ روایت ابوداؤد میں بھی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۲۳)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز چادر میں چھپائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بات پوری کر چکے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ چادر میں کیا چھپائے ہوئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ہٹائی تو اس کے نیچے سے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میرے بچے اور میری لڑکی کے لڑکے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان دونوں سے اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت فرما"۔

(لاڈلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیٹی، مولانا محمد حسین صدیقی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو ایک نصیحت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ میرے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ خطوط بھیج دو حضرت سالم بن عبداللہؒ نے جواب میں لکھا :

"اے عمر! ان بادشاہوں کو یاد کرو جن کی لذت اندوزیاں کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں، آج ان کی آنکھیں پھوٹ چکیں، جن کے پیٹ کبھی سیر نہیں ہوئے تھے آج وہ پیٹ پچک گئے، آج وہ زمین کے آغوش میں ایسے مردار بن چکے ہیں کہ کوئی ادنیٰ فقیر بھی ان کے پاس بیٹھ جائے تو بدبو سے بے چین ہو جائے"۔ (بحوالہ سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انصاف

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع ہو گئی۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان کے پاس گئے تو انہوں نے تعظیم کے لئے جگہ خالی کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ابن ثابت! یہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمہ میں کی"۔

یہ کہہ کر اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے۔ (بحوالہ حیات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامانِ جہاد

نیزے

۱. المثنیٰ ۲. المثویٰ ۳. ربان ۴. الغنزہ ۵. البیضاء

کمانیں :

۱. البیضا ۲. الصفراء ۳. الزورا ۴. السداد

ترکش : (تیر رکھنے کا خول)

ذوالجمع

خود : (فولادی ٹوپی)

۱۔الموشح ۲۔ذات السبوغ

زرہیں : (لوہے کا لباس)

۱. ذات الفضول ۲. الوشاح ۳. ذات الحواش ۴. السفویه

۵. العضه ۶. التبراء ۷. خریق

ڈھال:

۱۔الأنزلوق ۲. فتق (بحوالہ سیرت رسولؐ)

چار لڑکوں کی شہادت کا اعزاز

خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (تماضر بنت عمرو بن الحارث) عرب کی مشہور شاعرہ تھی، زمانہ جاہلیت میں اس کے بھائی کا انتقال ہو گیا یہ حادثہ اس کے لئے اتنا سخت تھا کہ وہ اس پر چھا گیا وہ ہر وقت غم میں ڈوبی رہتی اور دردناک اشعار پڑھ پڑھ کر روتی رہتی۔ خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کچھ عرصے بعد اسلام قبول کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قادسیہ کی جنگ چھڑی تو اس نے اپنے چار لڑکوں کو جہاد کے لئے روانہ کیا۔ یہ چاروں لڑکے جنگ قادسیہ میں شہید ہو گئے۔ جب اس نے اس حادثہ کی خبر سنی تو اس کی زبان سے نکلا :

''اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ عزت دی کہ میرے لڑکے نصرت دین اور اعلاء کلمۃ الاسلام کی راہ میں مارے گئے' میں امید کرتی ہوں کہ خدا مجھے اپنی رحمت کے مقام پر ان سے ملائے گا۔'' (بحوالہ تاریخ اسلام کی بہادر خواتین، مولانا ثناء اللہ)

عذاب قبر سے بچانے والی آٹھ چیزیں

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں: عذاب قبر سے بچنے کے لئے چار چیزوں پر عمل اور چار چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ جن چار چیزوں پر عمل ضروری ہے وہ یہ ہیں:

۱۔نماز کی پابندی ۲۔صدقہ کی کثرت ۳۔تلاوت قرآن

۴۔تسبیحات کی کثرت (یہ چیزیں قبر کو روشن و وسیع کرتی ہیں)۔

جن چار باتوں سے بچنا ضروری ہے یہ ہیں:

۱۔جھوٹ ۲۔خیانت ۳۔چغلی ۴۔پیشاب کی چھینٹیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب کی چھینٹوں سے بچو عام طور پر اسی کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین ابو اللیث سمرقندی)

قدرتی غذاؤں سے علاج

شہد:

اللہ تعالیٰ شہد کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿ فیه شفاء للناس ﴾ (النحل ۶۹)

ترجمہ: اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو شخص مہینے میں ۳ دن صبح کے وقت شہد کھائے وہ ہر بڑی بیماری سے محفوظ رہے گا (سنن ابن ماجہ)

کھجور:

قرآن پاک میں سورہ مریم میں ذکر ملتا ہے کہ اللہ نے مریم علیہا السلام کو درد زہ کے وقت کھجور کھانے کی ہدایت فرمائی۔ کھجور توانائی بہم پہنچانے والے حراروں سے بھرپور، زود ہضم اور مقوی غذا ہے۔ یہ انسان کی بھوک مٹانے کے علاوہ بہت سی بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں میں بھی اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ کھجور کے اندر دوسرے فائدہ مند اجزاء کے علاوہ اس قسم کے ہارمونز

بھی پائے جاتے ہیں جو نہ صرف بچے کے ولادت کے وقت عورت کی تکلیف میں کمی کرتے ہیں بلکہ ولادت کے عمل کو بھی آسان بناتے ہیں۔

زیتون:

قرآن مجید میں اللہ نے انجیر اور زیتون کی تعریف فرمائی۔ اس لئے ہر مریض کو روزانہ کم از کم ایک انجیر اور ایک زیتون کھانا چاہئے، یا خالص زیتون کے تیل کا ایک چمچہ پینا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ یہ ایک مبارک درخت ہے اور اس میں ۷۰ بیماریوں سے شفا ہے"۔ (ترمذی وابن ماجہ)

کلونجی:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "سیاہ دانے (کلونجی) میں سام (موت) کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ (متفق علیہ)

آبِ زم زم:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زم زم بھوکے کیلئے کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے"۔ (طبرانی)

مہندی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: "جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم یا پتھر کی چوٹ وغیرہ آتی تو مجھے اس جگہ مہندی رکھنے کا حکم فرماتے"۔ (ترمذی)

مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے

کہتے ہیں کہ مسکراہٹ روح میں سکون کا دروازہ کھول دیتی ہے، روح کا رشتہ ذہن سے، ذہن کا دماغ سے اور دماغ کا دل سے ہوتا ہے۔

بیوی خوبصورت وہی ہوتی ہے چاہے ظاہری ہو یا باطنی جو شوہر کے دل میں خوشیاں

بکھیرنے اور دل لگی کا باعث بنے، اگر آپ ایک مسکراتے چہرے کو دیکھیں تو خود بخود آپ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر جائے گی۔ اس مسکراتے چہرے کو دیکھ کر، اس کی شگفتہ باتیں سن کر آپ کے دل میں خوشی اور مسرت کا احساس جاگزیں ہوگا اور آپ اس کے قریب رہنا پسند کریں گے۔

اس کے برعکس ایک ایسا چہرہ پر آڑھی ترچھی لکیریں دور تک نشان نہ ہو بات کرنے کا ایسا انداز جو اس کے چہرے پر آڑھی ترچھی لکیریں چھوڑ جائے، ماتھے پر شکنیں ہوں، ناک سکڑی ہوئی ہو، بات کرتے ہوئے ہونٹ عجیب انداز سے کھلیں تو آپ کو ایک بہت ہی ناگوار قسم کا احساس ہوگا اور جلد ہی آپ اس سے اکتا جائیں گے اور اس سے بچنے کی ترکیب کریں گے۔

مسکرانا ایک بہت ہی صحت افزا ورزش ہے اور غذا کو ہضم کرنے میں مدد دینے والی چیز ہے۔

بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں سے خوش اخلاقی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتی ہیں اور شوہر کے سامنے ماتھے پر بل پڑے ہوتے ہیں۔ شوہر جو دن بھر گھر سے باہر کام وغیرہ میں مشغول ہوتا ہے اور تھکا ہوا گھر آتا ہے، بیوی کی ایسی شکل دیکھ کر غصے میں آجاتا ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے، اس لئے آپ ذرا احتیاط کریں اور ہمیشہ مسکرا کر زندہ دلی کا ثبوت دیں اور شوہر کے آتے ہی اپنے اور بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ کا پاؤڈر مَل لیجئے اور شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ گھر میں مسکراتے ہوئے داخل ہو۔

میاں بیوی دونوں یہ اصول یاد رکھیں "جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں" میاں بیوی میں محبت و مودت، اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا مجرب نسخہ یہ ہے کہ دونوں مسکراہٹ کو زندہ کریں، جو مسکراہٹ کے خلاف باتیں ہوں، ان کا ذکر نہ کریں ہر وقت مسکراتا ہوا چہرا اپنایئے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی اس مبارک حدیث کو یاد رکھئے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"اپنے بھائی کے لئے فقط مسکرا دینا بھی صدقہ ہے، یہ ایسا صدقہ ہے جس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا، اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ کسی بندے یا بندی کو مسکراتا ہوا چہرہ عطا فرمائیں"۔

مرزائیوں کو شاہ فہد کا جواب

سوئٹزر لینڈ میں قائم قادیانیوں کی تنظیم نے ایک خط کے ذریعے شاہ فہد سمیت سعودی عرب کے چند اعلیٰ حکام سے درخواست کی کہ ان کے مذہب کے راہنما کو سرکاری مہمان کی حیثیت سے سعودی عرب آنے کی دعوت دی جائے۔ جب یہ درخواست شاہ فہد کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا:

''آپ مرزا قادیانی ملعون کا طوق غلامی اتار کر مسلمان بن کر آئیں تو دل و جان سے مہمان نوازی کریں گے۔ مرزا قادیانی کا طوق غلامی پہن کر آنا چاہتے ہو تو یاد رکھو یہ سرزمین حجاز ہے جو کچھ ہمارے پیشرو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلیمہ کذاب اور اس کی پارٹی کا حشر کیا تھا وہی حشر ہم تمہارا کریں گے''۔ اس جواب پر مرزائیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ (ماہنامہ محاسن اسلام ملتان)

وقت

سعودی عرب کا وقت پاکستان کے وقت سے دو گھنٹے پیچھے ہے۔ افغانستان کا وقت پاکستان کے وقت سے آدھا گھنٹہ پیچھے ہے۔ بلجیم کا وقت پاکستان سے چار گھنٹے پیچھے ہے۔ نیوزی لینڈ کا وقت پاکستان کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ فلپائن کا وقت پاکستان کے وقت سے تین گھنٹے آگے ہے۔ آسٹریلیا کا وقت پاکستان کے وقت سے ۵ گھنٹے آگے ہے۔ چین کا وقت پاکستان کے وقت سے تین گھنٹے پیچھے ہے۔ بھارت کا وقت پاکستان کے وقت سے آدھا گھنٹہ آگے ہے۔

غیروں کی گواہی

ہمارے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ ہر دور میں مخالفین اور غیر مسلموں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ اخلاق کی تعریف کی ہے۔ یہ اسلام کی صداقت کا کھلا ثبوت ہے کہ دشمن بھی سر جھکانے پر مجبور ہیں۔ یہاں ہم نمونے کے طور پر چند افراد کی گواہیاں پیش کرتے

ہیں۔

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سیاسی نظام قائم کیا، وہ نہایت شاندار تھا۔ (روسو، بانی انقلاب فرانس)

۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھی۔ لوگ کتنا ہی انکار کریں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم اصلاحات سے انکار ممکن نہیں
(پیشوائے مذہب" مانگو تو گمگ")

۳) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں پر خود بھی عمل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔ (ڈاکٹر بے کارام برما)

۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دردمندی کا دائرہ انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے سے منع فرمایا۔ (ایس مارگولیتھ)

۵) آئین و قانون ساز، سپہ سالار، فاتح اصول و نظریات، بیسیوں علاقائی سلطنتوں کے معمار، دینی و روحانی حکومت کے بانی۔۔۔۔۔ یہ ہیں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔ اور انسانی عظمت کے ہر پیمانے کو سامنے رکھ کر ہم پوچھ سکتے ہیں، ہے کوئی جو ان سے زیادہ بڑا، ان سے بڑھ کر عظیم ہو؟ (لامارٹن)

۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گرد و پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ (مارکس ڈاڈ)

۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔
(مسز اینی بسنت)

۸) اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے پکے اور سچے دیانت دار مصلح تھے۔ (ڈاکٹر ای۔ اے حریمن)

۹) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی ایسی تعلیم دی جس سے ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ (موتی لال ماتھر ایم اے)

۱۰) تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (برٹانیکا مقالہ نگار انسائیکلوپیڈیا)

۱۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل عزت ہے۔ (پروفیسر مارگولیس)

۱۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی اور ان کو ایک اتحاد و صلح پسندی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا اور ان کے لیے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک مردِ واحد کی ذات سے ظہور پزیر ہوا۔ (کاؤنٹ ٹالسٹائی۔ روسی فلاسفر)

۱۳) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی میں یہ خوبی ہے کہ ان میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں جو اور کسی مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ (مسٹر ہولڈرن)

قہقہہ نہیں مسکراہٹ

مسافر: (گارڈ سے) میں کھانا کھانے جا رہا ہوں، کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ میرے آنے تک گاڑی نہ چلے۔

گارڈ: مجھے بھی ساتھ لے چلو، کیونکہ گاڑی میری سیٹی پر ہی چلے گی۔

☆☆☆

ایک آدمی: میں اپنی تنخواہ کا ۷۵ فیصد محلّے کے غریب ترین افراد کو دے دیتا ہوں۔

دوسرا: اور آپ کے بیوی بچوں کا گزارا کیسے ہوتا ہے۔

پہلا: وہی تو محلّے کے غریب ترین افراد ہیں۔

☆☆☆

ایک پیٹو: آج صبح ریڈیو پر ایک بچے کی گم شدگی کا اعلان سن کر میرے منہ میں پانی آ گیا۔

دوسرا: وہ کیسے؟ اس میں منہ میں پانی آنے والی کون سی بات تھی۔

پہلا: اعلان اس طرح ہو رہا تھا، بچے نے بسکٹی رنگ کی قمیص اور چاکلیٹی رنگ کی شلوار پہنی ہوئی ہے۔

☆☆☆

۴) ایک پروفیسر کوئی بات بھول گئے۔۔۔ یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے۔۔۔ رات کے دو بجے جا کر کہیں انہیں یاد آیا کہ وہ یہ بات تھی کہ آج انہیں جلدی سونا تھا۔

☆☆☆

گاہک: آپ کے ہوٹل کا کھانا بہت بدمزہ ہے، منیجر کو بلاؤ۔

بیرا: جی وہ ساتھ والے ہوٹل میں کھانا کھانے گئے ہیں۔

☆☆☆

ادارے کا مالک: مجھے بہت ذمے دار آدمی کی ضرورت ہے۔

امیدوار: مجھ سے زیادہ ذمے دار کون ہوگا۔ گذشتہ دنوں شہر میں چوری کی سات وارداتیں ہوئیں، ان سب کا ذمے دار مجھے ٹھہرایا گیا۔

☆☆☆

بیٹا: میں کھڑکی میں کھڑا گا رہا تھا، کسی نے ایک جوتا دے مارا۔

کنجوس باپ: ایک گانا اور گاؤ۔

☆☆☆

دُعائے درویش

الٰہی پھر دلوں کو پاک کر ایمان پیدا کر
بڑھے جوشِ اخوت جس سے وہ سامان پیدا کر
ہلا دیں پھر فلک کو نعرۂ "اللہ اکبرؔ" سے
ہمارے قلب پژمردہ میں تازہ جان پیدا کر
برا ہے حال ان کا وہ پڑے ہیں قعرِ ذلت میں
الٰہی پھر مسلمانوں میں اگلی شان پیدا کر
وہ پھر مشرق سے تامغرب بجا دیں عدل کا ڈنکا
کوئی فاروقِ اعظم سا جری انسان پیدا کر

زمانہ بھر گیا اہل ستم کے فتنہ و شر سے
نئی دنیا نیا عالم نئے انسان پیدا کر
تیری درگاہ میں ناچیز بندہ کی گزارش ہے
الٰہی پھر ترقی کا کوئی سامان پیدا کر

☆☆☆☆

چمڑے کی چیزوں سے پھپھوندی دور کرنے کی ترکیب

چمڑے کی جلد والی کتابوں، چمڑے کے دستانوں، ہینڈ بیگوں اور چمڑے کی دوسری چیزوں پر جم جانے والی پھپھوندی دور کرنے کے لئے انڈے کی سفیدی اور دودھ برابر کی مقدار میں ملا لیجئے۔ پھر اس مرکب کو فلالین کی نرم دھجی سے پھپھوندی لگی ہوئی جگہ پر ملئے۔ جب پھپھوندی چھوٹ جائے تو کسی ریشمی کپڑے کے ٹکڑے سے رگڑ کر خشک کر لیجئے۔ اس کے علاوہ چمڑے کی چیزوں پر لیونڈر کا تیل بھی اگر ملا دیا جائے تو وہ پھپھوندی لگنے سے محفوظ رہیں گے۔

انمول موتی

☆ جس نے راہِ خدا میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی (یعنی اسلام قبول کیا) اسے ہم چین اور راحت کی زندگی دیں گے۔ (ارشاد باری تعالیٰ۔ سورۃ اللیل)

☆ ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے، یہاں تک کہ آدمی کا ناکارہ اور نا قابل ہونا اور قابل و ہوشیار ہونا بھی تقدیر ہی کے مطابق ہے۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسلم)

☆ گھر کا ہمسایہ اگر مسکرانے والا اور شیریں کلام ہو تو گھر کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔
(حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ جو بُرے پر رحم نہیں کرتا (یعنی اس کی اصلاح کی فکر نہیں کرتا) وہ اس سے بھی بُرا ہے۔ (حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ جن لوگوں کا ظاہر اور باطن ایک نہ ہو تو ان کا بڑی سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جانا، حیرت کی بات نہیں۔ (حضرت صالح المری رحمۃ اللہ علیہ)

احتیاط برتئے

۱) سوتے سے اٹھ کر فوراً پانی نہیں پینا چاہئے، اگر زیادہ پیاس محسوس ہو تو ناک پکڑ کر ایک ایک گھونٹ کر کے پیجئے۔

۲) گرمی میں چل کر فوراً پانی پینا نقصان دہ ہے خاص کر جبکہ لو چل رہی ہو۔ اگر باہر سے آ کر فوراً پانی پی لیا جائے تو بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔

۳) لو چلتے وقت حتی الامکان باہر نہ نکلئے، اگر مجبوراً نکلنا پڑے تو خوب پانی پی کر اور گدی ڈھانپ کر باہر نکلیں کیوں کہ لو کا اثر زیادہ تر گدی پر ہوتا ہے۔

۴) آنکھ پر کبھی کسی چمک دار چیز کا عکس نہ ڈالئے، بعض اوقات یہ بڑا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۵) گرم کمرے سے فوراً باہر سردی میں نہیں نکلنا چاہئے اسی طرح ٹھنڈے کمرے سے ایک دم باہر گرمی میں نہیں نکلنا چاہئے۔

۶) زکام شروع ہوتے ہی ایسی دوا استعمال نہ کیجئے جس سے چھینکیں آنی شروع ہو جائیں کیوں کہ اس طرح آنکھوں میں پانی اتر آتا ہے، جو آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

۷) کثرت سے برف چبانے، ہڈی یا کوئی سخت چیز دانتوں سے توڑنے میں احتیاط کیجئے کیوں کہ اس سے دانتوں کے علاوہ آنکھیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

۸) گرم چیز استعمال کرنے کے فوراً بعد ٹھنڈی چیز استعمال نہ کریں۔

۹) مٹھاس یا مٹھائی کے زیادہ استعمال سے مزاج میں غصہ اور بعض حالات میں احساس کمتری کا جذبہ ابھرتا ہے۔ میٹھی چیزیں اعتدال کے ساتھ استعمال کریں، چائے وغیرہ میں چینی کا استعمال بھی کم رکھیں۔

۱۰) دھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی سے ہرگز نہ نہائیں، اس سے برص کے داغ پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علمی نسب نامہ

امام اعظمؒ نے سربراہ حکومت عباسیہ ابو جعفر منصور دوانقی کے سامنے بر سر دربار بتایا ہے

''ربیع بن یونس کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ امیر المومنین ابو جعفر منصور کے پاس آئے اس وقت دربار میں امیر کی خدمت میں عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے۔ عیسیٰ نے امیر المومنین کو مخاطب کر کے کہا اے امیر المومنین

!ھذا عالم الدنیا الیوم۔ یہ آج تمام دنیا کے عالم ہیں۔

ابو جعفر منصور نے امام اعظمؒ سے دریافت کیا کہ اے نعمان! تم نے کن لوگوں کا علم حاصل کیا ہے؟

امام صاحب نے فرمایا کہ امیر المومنین! میں نے فاروق اعظم، علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علم حاصل کیا ہے۔

ابو جعفر نے کہا کہ آپ تو علم کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑے ہیں''۔ (تاریخ بغداد، جامع المسانید)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عوامی اصطلاحات

۱) بیت المال یعنی خزانہ قائم کرنے کے ادارے بنائے۔

۲) دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عدالتیں قائم کیں اور قاضیوں کا تقرر کیا

۳) قرآن اور اسلام کی اشاعت کے لئے مکاتب قائم کئے

۴) تمام غریبوں اور مسکینوں کے روزینے قائم کئے

۵) بچوں کے وظیفے سب سے پہلے مقرر کرنے کا اعزاز بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔ (شانِ فاروق اعظمؓ)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں رسول ﷺ کے ارشادات

۱) میرے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء کرنا۔ (مشکوٰۃ)

۲) میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا۔ (ترمذی)

۳) تم سے پہلے اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے سو میری اُمت میں اگر کوئی محدث ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا۔ (صحاح ستہ)

۴) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق کو جاری کر دیا ہے (بیہقی)

۵) جنت میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب بڑا محل ہے (بخاری و مسلم)

۶) میرے آسمانوں پر دو وزیر ہیں جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور زمین پر دو وزیر ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (صحاح ستہ)

۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تینوں قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔ (صحاح ستہ)

۸) میرے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح (کامیابی) پاؤ گے۔ (صحاح ستہ)

۹) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے۔ (اخرجہ ابن عساکر)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ'' ایک چاندنی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گود میں تھا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی نیکیاں آسمانوں کے ستاروں جتنی بھی ہونگی، فرمایا ہاں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں آسمانوں کے ستاروں جتنی ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیوں کے برابر ہے''۔

سرمایۂ حیات

سرمایۂ حیات ہے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسرارِ کائنات ہے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
بنجر دلوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیراب کر دیا
اک چشمہ صفات ہے سیراب کر دیا
تصویر زندگی کو تکلم عطا کیا
حسنِ تصورات ہے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

علمی کمال

حافظ ابن عبد البرؒ نے مشہور محدث یزید بن ہارون کا امام اعظمؒ کے بارے میں یہ تاثر نقل

کیا ہے:

"میں نے ہزار محدثین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا ہے اور ان میں اکثر سے احادیث لکھی ہیں لیکن ان سب میں سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ پارسا اور سب سے زیادہ عالم صرف پانچ ہیں۔ ان میں اولین مقام ابو حنیفہ "کا ہے"۔

(جامع بیان العلم وفضلہ۔ الانتقاء، صفحہ نمبر: ۱۹۳)

آئینہ بنئے، آئینہ دیکھئے

آئینہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں اس لئے کہ ہم اس میں اپنی تصویر دیکھتے ہیں، ہم اپنی تصویر دیکھ کر ہی اپنے بارے میں صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں"۔

آئینے کی بڑی خصوصیات ہیں۔۔۔۔ان کو ذرا آئینے میں دیکھئے تو!

☆ آپ کی تصویر بلا کم وکاست بتائے گا۔ افراط وتفریط سے اجتناب کرے گا۔

☆ آپ کو سامنے آتے ہی فوراً بتائے گا، دیر نہیں لگائے گا۔

☆ آپ سے کوئی اجرت نہیں طلب کرے گا، آپ کا مخلص رہے گا

☆ آپ کی تصویر کسی اور کو نہیں دکھائے گا، کسی کی تصویر آپ کو نہیں دکھائے گا، غیبت نہیں کرتا۔

☆ ہر بار آپ کو اسی وقت کی تصویر دکھائے گا، پہلے کی اچھائی یا برائی کو یاد نہیں رکھتا، یعنی پرانی بات کو بھول جاتا ہے۔

☆ جب تک آپ سامنے ہیں تصویر دکھائے گا، آپ کے ہٹتے ہی آپ کی تصویر مٹا دے گا

☆ جو سامنے نظر آ رہا ہے اس پر فیصلہ کرے گا، کھوج اور جستجو میں نہیں پڑے گا۔

آپ آئینے پر اعتبار کر سکتے ہیں ایک دفعہ دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کے لئے پلٹتے ہیں۔ آئینے عجیب نہیں کہ ان ہی کی اور کئی دوسری خوبیوں کے پیش نظر نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مومن، مومن کا آئینہ ہوتا ہے"۔

آئینے کے تصور پر ہم اپنی اجتماعی زندگی کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک طرز معاشرت ہے، اسلوب تعلقات ہے، ثقافت ہے، نظام ہے۔

ایثار وسخاوت اور رعایا پروری

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ

ایک غزوہ کے موقع پر سامان جنگ کی ضرورت پیش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اعلان کیا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امور خلافت کو عبادت سمجھ کر ادا کرتے تھے۔ آپ کی رعایا پروری کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ ہمیشہ کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو گشت پر مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع صرار پر پہنچے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت آگ پر ہانڈی رکھے کچھ پکا رہی ہے جبکہ بچے رو رہے ہیں وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ کئی دنوں سے بچوں کو کھانا نہیں ملا ہے اور ان کی ماں ان کو بہلانے کے لئے خالی ہانڈی میں چمچہ ہلا رہی ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت وہاں سے پلٹے اور بیت المال سے آٹا، گوشت وغیرہ اور ضرورت کی چند اشیاء لیں اور اس عورت کے پاس پہنچ کر اسے دیں۔ عورت نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھائی اور پھر اس عورت اور بچوں نے مل کر کھانا کھایا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈھیروں دعائیں دیں۔ (سیرت فاروق اعظم)

ماں کی نافرمانی

اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ترغیب" میں ایک نہایت دلدوز واقعہ نقل کیا ہے کہ حوشبؒ ایک بار سفر میں ایک قبیلہ کے یہاں مہمان ہوئے جن کے قریب میں قبرستان تھا، جب عصر کا وقت ہوا تو اچانک ایک قبر شق ہوئی اور ایک آدمی جس کا سر گدھے کی شکل کا تھا نکلا اور گدھے جیسی آوازیں تین بار نکال کر پھر قبر میں چلا گیا۔

اس حیرت انگیز واقعہ کے متعلق حوشبؒ نے اپنے میزبانوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا:

کہ "ہمارے یہاں یہ ایک نوجوان تھا اور بے تحاشہ شراب پیتا تھا، اس کی ماں نہایت نیک اور پارسا بی بی تھیں، جب اس کا نشہ اترتا تو وہ اس سے کہتیں کہ ارے نادان! تو مسلمان ہو کر کیا غضب کرتا ہے؟

شراب جو اسلام میں بالکل حرام ہے اس کو پیتا ہے، تو یہ نوجوان اپنی ماں سے کہتا کہ اری

جا! ہر وقت گدھے کی طرح چلاتی رہتی ہے۔ بس اب جس دن سے یہ مرا ہے روزانہ شام کو عصر کے وقت گدھے کی شکل میں قبر سے نکلتا ہے اور تین مرتبہ یہی آواز لگا کر پھر اپنی قبر میں چلا جاتا ہے"۔ (عیون الحکایات ابن جوزیؒ)

علمی طلب

حافظ ذہبی الامام الحافظ مسعر بن کدامؒ سے جو زمانہ طالب علمی میں کوفہ کے اندر امام صاحبؒ کے رفیق ہیں نقل کرتے ہیں:

"میں امام اعظمؒ کا رفیق مدرسہ تھا وہ علم حدیث کے طالب علم بنے تو حدیث میں ہم سے آگے نکل گئے۔ یہی حال زہد و تقویٰ میں ہوا۔ اور فقہ کا معاملہ تو تمہارے سامنے ہے۔"

(بحوالہ انتخاب لاجواب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان

نسب نامہ

سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نضار بن معد بن عدنان اور عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

ازواجِ مطہرات

۱- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۲- حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۳- حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۴- حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۵- حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۶- حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۷- حضرت جویریہ بنت حارث بن ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۸- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۹- حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۱۰- حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
۱۱- حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ان کے علاوہ حضرت ماریہ قبطیہ، حضرت ریحانہ اور حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندیاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل تھیں۔

صاحبزادے

۱) حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲) حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بعض مورخین کے نزدیک انہی کا لقب طیب و طاہر تھا۔
۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبزادیاں

۱) حضرت زینب رضی اللہ عنہا
۲) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

دودھ پلانے والی مائیں

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حقیقی ماں)۔ حضرت ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (دونوں رضاعی مائیں ہیں)۔ (بحوالہ سیرت رسول)

مزاحیات

میاں: میری بیوی مجھ سے بہت خوش ہے کیونکہ وہ سبزی کاٹتی ہے، پکا میں لیتا ہوں، کھانا میں لگا دیتا ہوں، کھا وہ لیتی ہے، پانی وہ گرم کر دیتی ہے، برتن میں دھو لیتا ہوں، گاڑی میں دھوتا ہوں، چلا وہ لیتی ہے، بچے میں سنبھال لیتا ہوں، شاپنگ وہ کر لیتی ہے۔ ٹیلی فون وہ کرتی ہے بل میں ادا کر دیتا ہوں، صبح بچوں کو اٹھا وہ دیتی ہے، تیار میں کر لیتا ہوں، لڑائی وہ کرتی ہے، منا میں لیتا ہوں اور آخر میں مجھ سے کہتی ہے "ارے میاں کوئی کام ہے تو بتا دو" میں کہتا ہوں" آپ تھک گئی ہوں گی آپ آرام کریں، مجھے بھی کچھ کرنے دیا کریں، آخر میں آپ کا شوہر ہوں، غیر تو نہیں۔

☆......☆......☆

نرس نے ہسپتال میں کم سن راشد کا منہ لٹکا ہوا دیکھا تو پوچھا۔ کیا بات ہے بیٹا۔۔۔؟ کیا تمہیں اپنی ننھی چھوٹی سی بہن اچھی نہیں لگی۔۔۔؟

اچھی تو ہے۔ راشد نے بدستور بجھے بجھے سے انداز میں کہا، لیکن دراصل کل میرے دوست فرمان کے ہاں بھی چھوٹی بہن پیدا ہوئی ہے، وہ سمجھے گا میں نے اس کی نقل کی ہے۔

☆......☆......☆

صاحب نے خانسامے کو بلا کر ایک کاغذ تھماتے ہوئے کہا، کل میری ساس آرہی ہے، وہ کافی دن یہاں ٹھہریں گی، یہ ان کے پسندیدہ کھانوں کی لسٹ ہے، ٹھیک ہے صاحب جی! خانسامے نے کاغذ کو احتیاط سے تہہ کر کے جیب میں رکھا اور جانے لگا تو صاحب نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ کان کھول کر سن لو، جس دن ان میں سے کوئی سا بھی کھانا پکا اسی دن اپنے آپ کو نوکری سے فارغ سمجھنا۔

☆......☆......☆

ماں اپنے بیٹے سے: جھوٹ مت بولا کرو، جھوٹ بولنے والے کا منہ کالا ہو جاتا ہے۔

بیٹا: تو امی سچ سچ بتایئے آپ نے بسکٹ کا پیکٹ کہاں پر چھپا کر رکھا ہے۔۔؟

حاضرین ہنس پڑے

ایک اعرابی حضرت سفیان بن عیینہؒ کی درسگاہ میں برسوں درس حدیث میں حاضر ہوتا رہا، ایک دن امام ممدوح نے پوچھا کہ تم نے مجھ سے ہزاروں حدیثیں سنی ہیں، یہ تو بتاؤ کہ تمہیں کون کون سی حدیث زیادہ پسند آئی، اعرابی نے جواب دیا، صرف تین حدیثیں، ایک تو عن النبی علیہ السلام کان یحب الحلوی والعسل یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ دوسری حدیث اذا وضع العشاء وحضرت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء یعنی جب رات کو کھانا دستر خوان پر آجائے تو پہلے کھانا کھالینا چاہئے تیسری حدیث لیس من البر الصیام فی السفر یعنی سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے، اعرابی کا جواب سن کر امام ممدوح اور حاضرین درسگاہ ہنس پڑے۔

(مستطرف جلد ۲ صفحہ نمبر: ۲۶۲)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارشادات

۱) خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"روئے زمین پر مجھے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کوئی شخص پیارا نہیں"۔

۲) خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"اگر صالحین کا ذکر کیا جائے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ بھولو کیونکہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر سکینہ بولتا ہے"۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور کسی مومن کے دل میں میری محبت کے ساتھ ان کا بغض جمع نہیں ہو سکتا"۔

۳) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

"علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا ہے اور نو حصے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے گئے ہیں"

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی فضیلت

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی ۲۷ آیات، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی تائید میں نازل ہوئی اور ۵۰ سے زائد احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں موجود ہیں:

۱) خانہ کعبہ کے اندر سب سے پہلے نماز پڑھنے کا شرف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔

۲) نماز کے اعلان کے لئے اذان کا طریقہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے ہوا اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کرنے کا حکم دیا۔

۳) ۲۰ رکعات تراویح کا اہتمام بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کروایا تھا۔

۴) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے اصرار پر خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کو ترتیب دیا۔

۵) فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔

۶) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر مسلمانوں کا اجماع کرایا۔

۷) شراب کی حد کے لئے ۸۰ کوڑے مقرر کئے۔

۸) مسلمانوں کے اسلامی سال (سن ہجری) کا آغاز کرنے کا اعزاز بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔

بداعمالی کی سزا

☆ جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں، ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ بدعہدی کرنے سے سر پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ قطع رحمی (رشتے داروں سے تعلقات توڑنے) کے سبب سے خدا کی رحمت سے محرومی ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ والدین کو ستانے سے، دنیا میں مرنے سے پہلے ہی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ ناپ تول میں کمی کرنے سے رزق بند کر دیا جاتا ہے اور سخت محنت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

☆ حرام کھانے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ)

☆ فیصلوں میں ظلم کرنے سے قتل کی کثرت ہوتی ہے (مشکوٰۃ)

☆ نماز میں صفیں درست نہ کرنے سے دلوں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ ظلم اور جھوٹی قسم مال کو ضائع، عورتوں کو بانجھ اور آبادیوں کو خالی کر دیتی ہے۔ (ترغیب)

علمی شہرت

"امام ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظمؒ کی شہرت سنتا تھا۔ ملنے کا بیحد مشتاق تھا۔ حسن اتفاق سے مکہ میں اس طرح ملاقات ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص پر ٹوٹے پڑے جا رہے ہیں۔ مجمع میں میں نے ایک شخص کی زبان سے کلمہ سنا کہ اے ابوحنیفہ! میں نے جی میں کہا کہ تو تمنا ابھر آئی: یہی امام ابوحنیفہ ہیں"۔ (مناقب ابی حنیفہ للمکی، ص ۲۲)

بہادرانہ صفات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادرانہ صفات سے اسلام دشمن اس وقت بھی ڈرتا تھا اور آج بھی ڈرتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادرانہ صفات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر سب سے پہلے اسلام کا کلمہ بلند کرنے والے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان کفار کے ظلم وستم کے شکار تھے اور اعلانیہ طور پر عبادت نہیں کر سکتے تھے لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں نے دین اسلام کی تبلیغ کھل کر شروع کی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور خلیفہ بلا فصل، سسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بارگاہ خداوندی میں

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدر، منزلت وفضیلت کا اندازہ بارگاہ خداوندی میں اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو بات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرش پر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ عرش سے اس بات کو اپنا حکم قرار دے کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیتے تھے جیسا کہ:

۱) بیت اللہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل کرتا ہے کہ آپ کے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کے مقام پر دو رکعات نفل پڑھوں تو اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کہ مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعات نفل ادا کئے جائیں اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے حج اور عمرہ کے دوران طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر نفل ادا کرنا لازمی قرار دیئے گئے۔

۲) امہات المومنین پہلے اپنے روحانی فرزندوں سے پردہ نہیں کرتی تھیں تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اس جانب دلائی تو اللہ تعالیٰ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات پسند آئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو اپنا حکم قرار دے کر قرآن مجید کے اندر نازل فرمایا اور تا قیامت تمام مسلمان عورتوں کے لئے پردہ کرنا لازمی قرار دے دیا گیا۔

استغفار کی مقبولیت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے صاحبزادے عمرؒ بیان کرتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ایک مرتبہ وہ مجھے خواب میں دکھائی دیئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے وہاں کس عمل کو سب سے بہتر پایا؟ تو انہوں نے جواب دیا، "اس جہان میں استغفار سب سے زیادہ

مقبول شے ہے"۔ (کتاب التوبہ)

چراغ تاریکی کے لیے موت ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تاریکیاں پانچ ہیں اور ان کے چراغ بھی پانچ ہیں:

۱) گناہ میں تاریکی ہے ان کا چراغ توبہ ہے۔

۲) قبر میں تاریکی ہے اس کا چراغ نماز ہے۔

۳) ترازوئے عمل تاریک ہے، اس کا چراغ توحید ہے

۴) قیامت میں تاریکی ہے اس کا چراغ عمل صالح ہے

۵) پل صراط تاریک ہے اس کا چراغ یقین ہے۔ (از کتاب المنبہی)

شہرت سے نقصان

ابوسلیمان دارانیؒ نے کسی متوفی بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ پر تو کرم ہو گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا ضرر ہم لوگوں کو شہرت پانے سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔

(بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۱۲۰ از مولانا عبدالمومن فاروقی)

اعمالکم عمالکم

ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کیا اس وقت دہلی پر مغل بادشاہ محمد شاہ رنگیلے کی حکومت تھی۔ محمد شاہ رنگیلے نے نادر شاہ سے صلح کر لی اور نادر شاہ کو اپنے محل میں لے گیا دہلی میں افواہ اڑی کہ محمد شاہ رنگیلے نے اپنے محل میں لے جا کر نادر شاہ کو قتل کر دیا ہے۔ لوگ نادر شاہ کی فوج کو قتل کرنے لگے۔ نادر شاہ غصے کی حالت میں دہلی کی جامع مسجد میں آدھی تلوار میان سے نکال کر بیٹھ گیا اور سارے دہلی والوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور فریاد کرنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ نادر شاہ قتل کا حکم واپس لے لے۔ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فریاد

سنتے ہی فوراً جواب دیا۔ شامت اعمال ماصورت نادر گرفت۔ یعنی ہمارے برے اعمال ہی نادر کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ (ہندو پاک کے اولیاء کرام)

قبر کی خوشبو

حضرت مغیرہ بن حبیبؒ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کی قبر کے پاس سے جب گزرتا تو ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس کیا کرتا تھا۔ ایک دن حسن اتفاق سے خود وہی بزرگ خواب میں نظر آ گئے تو میں نے ان ہی سے اس کی حقیقت دریافت کر لی۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ خوشبو تلاوت قرآن اور روزے کی پیاس کی ہے۔ (کتاب الصور)

قبر میں سوال و جواب

ابن ابی الدنیاؒ اور ابن جریرؒ نے یزید بن طریق بجلیؒ سے نقل کیا ہے کہ میرے بھائی کو جب سب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے اوپر سر رکھ کے بیٹھ گیا۔ اس وقت میرا بایاں کان قبر کی مٹی سے سر بالکل لگا ہوا تھا اچانک قبر کے اندر سے متوفی کی آواز سنائی دینے لگی یہ آواز یقیناً اسی کی تھی میں نے اس بات کا اچھی طرح اندازہ کر لیا ہے اس وقت وہ کہہ رہا تھا "میرا رب اللہ ہے"، اس کے بعد کسی دوسرے نے پوچھا "اور تیرا دین؟" تو اس نے جواب دیا "اسلام"۔

(بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر: ۱۴۰ از مولانا عبدالمومن فاروقی)

خاموشی ہزار بلاؤں کو ٹالتی ہے

علمائے کرام نے فرمایا کہ خاموشی میں ہزار بھلائیاں ہیں وہ سات کلموں میں جمع کر دی گئی ہیں۔

پہلا کلمہ یہ ہے کہ خاموشی بغیر تکلیف والی عبادت ہے۔

دوسرا یہ کہ خاموشی بغیر زیور کے زینت ہے۔

تیسرا یہ کہ خاموشی بلا سلطنت اور غلبہ کے ہی ہے۔

چوتھا یہ کہ بغیر دیوار کے قلعہ ہے۔

پانچواں یہ ہے کہ فضول کلام سے اور کلام کے عذر سے پاک ہے

چھٹا یہ کہ خاموشی کراماً کاتبین کے لیے راحت ہے

ساتواں یہ کہ اس میں ان عیبوں سے پردہ پوشی ہے جو بیہودہ کلام میں پائے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خاموشی ہزار بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔ (از کتاب القلیوبی)

ایک شہید صحابی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دیہاتی صحابی شہید ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے پر تشریف لائے تو خوشی کے مارے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا لیکن پھر فوراً ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف سے رُخ پھیر لیا، ان دونوں کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ خوشی تو اسلئے ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمتوں سے نواز دیا اور منہ پھیر لینے کی وجہ پیش آئی کہ اسی وقت اس کی جنتی بی بی (حور) اس کے سرہانے آ کے بیٹھی ہے۔ (بیہقی)

توحید کی بہترین دلیل

فرقہ دہریہ (ملحدوں کی جماعت) کی ایک جماعت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے ارادے سے امام صاحبؒ کے پاس حاضر ہوئی پس امام صاحبؒ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ٹھہرو حتیٰ کہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھوں۔ پھر جو کچھ تم کو منظور ہو کر گزرنا چنانچہ انہوں نے امام صاحب کو اجازت دی کہ جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو پس امام صاحب نے ان سے پوچھا تم اس کشتی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو وسط دریا میں نہایت ہی عمدگی کے ساتھ جا رہی ہے جیسا کہ اس کو چلنا چاہئے اور اس میں کوئی آدمی بھی نہیں ہے جو اس کے کام کی تدبیر کرے۔ دہریوں (ملحدوں) نے یہ سن کر کہا کہ یہ محال ہے۔ پس امام صاحب نے ان سے فرمایا کہ جب کشتی کی یہ حالت ہے کہ بغیر کشتی بان کے چلنا محال ہے تو دنیا و آسمان و زمین کا کیا حال ہو گا اور یہ سب بغیر مدبر اور خلاق کے کیونکر بانظام رہ سکتے ہیں۔؟

جواب سنکر سارے ملحدوں نے جو موجود تھے توبہ کی اور ایمان لائے۔ (از کتاب القلیوبی)

دعا نہ قبول ہونے کے اسباب

علمائے کرام کا قول ہے کہ دعا قبول نہ ہونے کے دس اسباب ہیں:

۱) حقوق اللہ ادا نہ کرنا
۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا
۳) قرآن پاک کی تلاوت نہ کرنا۔ اس پر عمل نہ کرنا
۴) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا۔
۵) اوامر ونواہی میں ابلیس کی موافقت کرنا۔
۶) جو چیز جنت میں داخلے کا ذریعہ ہو، اس پر عمل نہ کرنا۔
۷) جو چیز دوزخ میں پہنچانے کا ذریعہ ہو، اس پر عمل کرنا۔
۸) موت کی تیاری نہ کرنا۔
۹) لوگوں کی غیبت وعیبوں میں مشغول رہنا۔
۱۰) موت سے عبرت حاصل نہ کرنا۔ (از کتاب التجلی)

ناجی فرقہ

اسمٰعیل بن ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور محدث حافظ ابو عبداللہ حاکم کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ "آپ کے نزدیک اسلام کے تمام فرقوں میں نجات کے قریب کون ہے؟" تو انہوں نے جواب دیا "اہل سنت والجماعت"۔ (ابن عساکر)

مرتد کی لاش

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک شخص منافق مسلمان بنا ہوا کتابت کے کام پر مامور تھا، کچھ دنوں کے بعد اس نفاق پر بھی قائم نہیں رہا بلکہ کھل کر کافر ہو گیا۔ اس کی یہ حرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد ناگوار گزری اور آپ نے حکم لگا دیا کہ اب اس شخص کی لاش کو زمین بھی کبھی نہیں قبول کرے گی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر

بتایا اور وہ خود اس کی قبر پر جا کر دیکھ آئے تھے کہ بجائے قبر کے اندر ہونے کے اس کی لاش باہر ہی پڑی سڑ رہی تھی۔ (صحیحین)

آگ کا بستر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ "کافر کا مُردہ جب نکیرین کو ٹھیک ٹھیک جواب دینے سے قاصر ہو کر اپنی بے خبری اور لاعلمی کا اظہار کرتا ہے تو آسمان سے اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان ہوتا ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے نیچے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ ہی کا لباس پہننے کو دو اور شعلوں بھری دوزخ کا دریچہ ہوا آنے کے لئے اس کی قبر میں کھول دو۔ پھر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔ اور اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اس کے بعد ایک اندھا اور بہرا جلاد اس کو عذاب دینے کے لئے مستقل طور سے مامور کر دیا جاتا ہے اس جلاد کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے جو اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے۔ اس گرز کی آواز بڑی سخت ہوتی ہے مگر اسے جن اور آدمی قطعاً نہیں سن سکتے۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

نکیرین کی آواز

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر نکیر کی آواز اور قبر میں بھینچنے کا ذکر کیا ہے دل بڑا بے چین ہے اور ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! منکر نکیر کی آواز مومن کے کانوں میں ایسا مزہ دے گی جیسا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آتا ہے، اسی طرح مومن کو قبر کا دبانا بھی ایسا ہی ہو گا جیسے کسی کے سر میں درد ہو اور اس کی شفقت والی ماں آہستہ آہستہ سر دبا رہی ہو"۔

پھر فرمایا:

"اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اللہ کے بارے میں شک کرنے والوں کے لئے بڑی

خرابی ہے اور وہ قبر میں اسی طرح بھینچے جائیں گے جیسے انڈا دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر دبا دیا جائے‘‘۔ (ابن عساکر)

قبر کے اژدھے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ کافر کی قبر میں ۹۹ (ننانوے) اژدھے داخل کر دیئے جاتے ہیں جو قیامت تک اسے ڈستے رہتے ہیں۔ یہ اژدھے اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ اگر ایک اژدھا بھی زمین پر پھونک مار دے تو پھر کبھی وہاں سبزی نہیں اُگ سکتی۔ (سنن دارمی)

عذابِ قبر

امام احمدؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھجوروں کے باغ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک قبر سامنے آگئی اور اس سے کچھ آوازیں سُنائی دینے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا ’’کیا تم بھی ان آوازوں کو سن رہے ہو‘‘؟

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اثبات میں سر ہلایا تو حضور ﷺ فرمانے لگے کہ اس وقت یہ شخص جو اس قبر میں دفن ہے سخت عذاب میں گرفتار ہے۔ بعد میں دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ قبر کسی یہودی کی ہے۔ (موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۱۳۶ از مولانا عبدالمومن فاروقی)

شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ کے اندر ایک نہر جاری کرنے کا ارادہ کیا، اتفاق سے اثنائے راہ میں احد کے قبرستان کا ایک گوشہ بھی آگیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ جن لوگوں کے اعزہ یہاں دفن ہیں وہ ان کی لاشیں یہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیں۔ لاشیں نکالی گئیں تو معلوم ہوا کہ بالکل تروتازہ اور اصلی حالت پر ہیں۔ اسی وقت یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ کھدائی کرتے وقت کسی کا

پھاوڑہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر میں لگ گیا جس سے فوراً خون جاری ہو گیا۔ یہ واقعہ غزوہ احد سے پچاس سال بعد کا ہے۔ (تذکرۃ القرطبی)

نیکیوں کا اثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ جب لوگ میت کو دفن کر کے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتے رہتے ہے۔ اسکے بعد اگر میت مومن کی ہوتی ہے تو نماز سر کے پاس، روزہ داہنی طرف زکوٰۃ بائیں طرف اور نفلی کام (مثل صدقہ و خیرات وغیرہ) پیروں کی طرف آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اب اگر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز حائل ہو جاتی ہے اور کہہ دیتی ہے کہ میری طرف سے تجھے باریابی نہیں ہو سکتی، اگر داہنی طرف سے آتا ہے تو روزہ حائل ہو جاتا ہے اسی طرح زکوٰۃ بائیں جانب کے عذاب کو روک دیتی ہے، پیروں کی طرف سے امورِ خیر، صدقہ اور احسان وغیرہ اسے بچا لیتے ہیں۔

(بحوالہ الترغیب والترہیب)

نماز کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن زبیر رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عامر رحمتہ اللہ علیہ کی جب وفات قریب آئی تو وہ سخت تکلیف میں تھے۔ مرض الموت کے آخری لمحات تھے کہ آپ کے کانوں میں اذان کی آواز آئی۔ آپ نے تیمارداروں سے فرمایا:

’’میرا ہاتھ پکڑو‘‘۔ وہ سمجھ گئے کہ مسجد جانا چاہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو بیمار ہیں۔ فرمایا کہ ’’یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اللہ کے منادی کی آواز سنوں اور لبیک نہ کہوں‘‘

مجبوراً لوگ مسجد میں لے گئے نماز میں شریک ہوئے اور صرف ایک ہی رکعت ختم کی تھی کہ روح پرواز کر گئی۔ (مدد الصلوٰۃ)

تصدیق فضیلت

حضرت سعید بن مسیبؒ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مشہور انصار صحابی حضرت زید بن حارثہؓ کی وفات کے بعد جبکہ وہ چادر میں لپٹے

ہوئے پڑے تھے۔ پہلے تو ان کے سینہ سے کچھ گھٹنے کی سی آواز سُنائی دی، اس کے بعد بہت
صاف الفاظ میں انہوں نے کہنا شروع کیا" احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اگلی
کتاب میں اسی نام سے ان کی شہرت ہے۔ سچ کہا سچ کہا! ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ
اپنے کام میں ضعیف ہیں مگر خدا کے کام میں بہت قوی ہیں۔ اگلی کتاب میں ان کی بھی یہی
صفت بیان کی جا چکی ہے۔ سچ کہا، سچ کہا، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قومی امانت دار، اگلی
کتاب میں اسی وصف کیساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ سچ کہا، سچ کہا! عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان ہی کے طریقے پر ہیں۔ چار برس بیت چکے اور اب صرف دو برس باقی ہیں فتنے
آپہنچے قوی نے ضعیف کو کھالیا۔ قیامت آنے والی ہے"۔

ان کے بعد ہی قبیلہ بنی خطمہ کے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ان کے سینے سے
بھی پہلے گھٹنے کی سی آواز سُنی اور پھر ان کے منہ سے یہ الفاظ جاری ہوئے:"بنی خزرج کے بھائی
(حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور) نے جو کچھ کہا وہ بالکل سچ کہا"۔ (ازالۃ الخفاء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فریاد

ابو یعلیٰؒ حضرت ابو مریمؒ سے ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد) کوفہ کے ممبر پر کھڑے ہو کر اپنا یہ خواب
بیان فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر جلوہ فرما ہے اور اس کے بعد دکھائی دیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور عرش کے ایک پائے کے پاس بالکل چپ آکے کھڑے ہوگئے، پھر ابو
بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر ہاتھ
رکھے کھڑے ہیں، پھر دیکھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں اور وہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
شانہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ بھی اپنا
کٹا ہوا سر اپنے ہاتھ میں لئے آئے ہیں۔ اور انہوں نے آتے ہی یہ آواز لگائی"اے پروردگار!
اپنے بندوں سے پوچھو کہ مجھے کس جرم میں انہوں نے شہید کیا ہے"؟۔

اُن کی اس فریاد کے ختم ہوتے ہی حکم ہوا کہ زمین پر دو نالے خون کے بہا دو حضرت علی
المرتضیٰؓ بھی اس وقت موجود تھے کسی نے انہیں بھی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس

خواب کی طرف توجہ دلائی تو وہ کہنے لگے کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ اسے بیان کر رہے
ہیں۔ یعنی بالکل ٹھیک ہے اور ایسا ہی ظاہر میں بھی واقع ہو جائے تو عجب نہیں۔ (ازالۃ الخفاء)

صحابیؓ کی لاش

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر برساتی
پانی سے کٹ گئی تھی۔ یہ دونوں بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابی ہیں اور
غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور ایک ہی قبر میں دونوں کو دفن کیا گیا تھا۔ جب پانی کا بہاؤ اور
زیادہ ہوا تو نعشیں بالکل نمودار ہو کر سامنے آگئیں لوگوں نے طے کیا کہ انہیں یہاں سے کسی
دوسری جگہ لے جا کر دفن کر دیں چنانچہ جب قبر کی پوری مٹی ہٹائی گئی اور جسموں کو نکالا گیا تو
معلوم ہوا کہ اب تک چالیس سال ہو چکے ہیں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہونے پایا ہے بالکل ایسا
معلوم ہوتا تھا جیسے ابھی کل ہی ان کی وفات ہوئی تھی۔

(بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر: ۲۰، از مولانا عبدالمومن فاروقی صاحبؒ)

جنت کی تمنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکرات کے عالم میں لوگوں نے پوچھا کہ اس
وقت آپکے اوپر کیا گذر رہی ہے؟ کیا کوئی خاص تکلیف پیش آرہی ہے انہوں نے جواب دیا کہ
ہاں! گناہوں کی تکلیف ستا رہی ہے! پھر اُن سے پوچھا گیا کہ کوئی ضرورت ہو تو بتلایئے؟ کہنے
لگے کہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے وہ تم میں سے کوئی پوری نہیں کر سکتا، یعنی جنت! لوگوں نے
عرض کیا کہ کسی طبیب کو بلا کر دکھا دیں؟ کہنے لگے طبیب کی ضرورت نہیں، اس نے ہی تو اس
نوبت کو پہنچا دیا۔ اب عنقریب میں اپنے مالک حقیقی سے ملنے کے لئے روانہ ہونے والا ہوں۔
ان جملوں کے بعد ہی ان کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہو گیا اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو
گئے۔ (صفۃ الصفوۃ)

ایصالِ ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ میت

اپنی قبر میں ایسی ہی محتاج ہوتی ہے جیسے کوئی سمندر میں ڈوبنے کے قریب آپہنچا ہو پھر فرمایا کہ میت کو قبر میں ان تحفوں کا بڑا انتظار رہتا ہے جو اس کے ماں باپ یا بھائی بہن وغیرہ کی طرف سے پہنچتا ہے جب ایسی کوئی دعا اسے پہنچتی ہے تو وہ دعا اسے دنیا مافیہا سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ یہ دعائیں مرنے والے کے سامنے پہاڑوں کے برابر ثواب کی صورت میں منتقل کر کے عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین ہدیہ ان کے واسطے استغفار کرنا ہے"۔ (مشکوٰۃ)

گستاخی کا انجام

حضرت اعمش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک پر آ کر پاخانہ کر جایا کرتا تھا، کچھ ہی دنوں کے بعد یہ شخص بالکل مجنون ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکنے لگا اور بھونکتے ہی بھونکتے مر گیا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اس کی قبر سے اب بھی چیخنے اور غرانے کی آواز آیا کرتی ہے۔ (ابن عساکر)

خوش خبری

مشہور بزرگ علی بن صالحؒ پر جب اخیر وقت آیا تو انہیں پیاس کو بڑی شدت تھی بار بار پانی مانگتے تھے، اتفاق سے اس وقت صرف ان کے چھوٹے بھائی تمارداری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے انہیں کچھ سکون ہوا تو بھائی نفل پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ اس حالت میں انہیں پانی مانگنے پر نہیں ملا۔ سلام پھیرنے کے بعد بھائی نے پانی دیا تو لینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور وہ مجھے پانی پلا گئے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ تم اور تمہارے بھائی اور والدین سب سے اللہ تعالیٰ خوش ہے، اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ (صفۃ الصفوۃ)

روح اور فرشتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جب مومن کی روح نکلتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان کا ہر فرشتہ اور وہ تمام فرشتے جو آسمان پر رہتے ہیں سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ایسی

روح کے لئے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا ہونے لگتی ہے کہ اس کی روح ہماری طرف سے لیجائی جائے اور کافر کے بارے میں فرمایا کہ اس کی جان رگوں سمیت نکالی جاتی ہے اور آسمان و زمین کے درمیان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت بھیجنے لگتا ہے آسمان کے دروازے سب بند ہو جاتے ہیں اور ہر جگہ دعا ہونے لگتی ہے کہ اس کی روح کو ہمارے طرف سے نہ گزارا جائے"۔

بخشش کی وجہ

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب، احیاء العلوم، میں حضرت ابوالحسن شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ درود لکھا ہے "اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغفلون"۔ تو اس کے عوض میں آپ کی طرف سے ان کو کیا صلہ ملا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔۔۔" قیامت کے دن ان کو میدانِ حساب میں بلانے کی تکلیف نہیں دی جائے گی۔۔۔"

(رویۃ النبی صفحہ نمبر: ۴۹)

مُردے کی معلومات

حافظ ابن رجب رحمتہ اللہ علیہ نے اسد بن موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میرا ایک دوست مر گیا تھا۔ ایک دن میں نے اسے خواب میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم فلاں فلاں دوستوں کی قبروں پر تو گئے اور صلوۃ وسلام کا تحفہ بھیج آئے۔ مگر میری قبر کے قریب بھی نہیں آئے۔ اس کا یہ شکوہ سنکر میں نے خواب ہی میں اس سے دریافت کیا کہ تمہیں یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوگئیں خاصکر جب کہ تم پر منوں مٹی کا انبار بھی لگا ہوا ہے؟

یہ سنتے ہی متوفی دوست نے فوراً جواب دیا کہ تم نے پانی کی بوتل میں بند نہیں دیکھا؟ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کہنے لگا کہ بس اسی طرح ہم بھی قبروں کے اندر سے

اپنے زائرین کو دیکھ لیا کرتے ہیں۔ (بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۲۳)

حضرت حسن بصریؒ کا مقام

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے محمد بن اسود رحمتہ اللہ علیہ اور محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ میرے اس سوال پر بیک زبان دونوں بزرگوں نے بتایا کہ "وہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ایک مقام پر قیام پذیر ہیں"۔ (کتاب القبور)

عذاب قبر

امام قرطبیؒ نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ ان کے ساتھی عبدالرحمٰن قصوی نے انہیں خبر دی کہ قسطنطنیہ کے کسی حاکم کی تدفین کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی تھی۔ جب لوگوں نے ان کے لیے قبر کھودی اور اس سے فارغ ہوئے اور اس حاکم کو قبر میں رکھنا چاہا تو قبر میں ایک سیاہ سانپ نظر آیا۔ لوگ انہیں قبر میں اتارنے سے گھبرائے اور اس کے لیے ایک دوسری قبر کھودی جب اس حاکم کو اس میں اتارنا چاہا تو دیکھا وہ سانپ اس میں موجود ہے وہ یکے بعد دیگرے قبریں کھودتے رہے۔ تیس قبریں کھودیں لیکن ہر قبر میں وہ سانپ پہنچ جاتا لہٰذا لوگوں کے مشورے سے یہ طے ہوا کہ اس حاکم کو اس سانپ کے ساتھ ہی دفن کر کے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا آخرت میں عافیت دیں اور پردہ پوشی فرمائیں۔ (عبرت کا سامان)

صبر کا اجر

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ سے ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا میری بخشش تیری صبر فی الکتابت کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ کتابت کرتے وقت میرے صبر کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مکھی قلم کی نوک پر بیٹھ کر سیاہی پینے لگتی تو تاوقتیکہ وہ خود اپنی خواہش کے مطابق سیاہی پی کر اڑ نہ جاتی

میں لکھنے سے اپنے قلم کو روکے رہتا۔ (بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۱۳)

اقوال زریں

شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے:

۱) اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگا۔ وہ آج تیری ہے، کل غیر کی ہو سکتی ہے۔
۲) عورت کی اطاعت تجھ کو جہنم میں لے جائے گی۔
۳) مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر، یہ مال آج بطور امانت تیرا ہے کل کسی اور کا ہوگا۔
۴) یہ مال دل لگانے پر تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روک دے گا۔
۵) جس کام سے دل کو کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے
۶) مومن کا دل شب کے وقت دھڑکتا ہے۔ حرام سے گھبراتا ہے اور حلال سے سکون پاتا ہے۔
۷) کسی کام کو اس وقت تک نہ کر جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔

(تحیۃ العالمین)

احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ پر بارش کرم

ابوبکر فزاری رحمتہ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے کسی بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھکر انجام کے متعلق سوالات کیے۔ تو امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روبرو طلب کر کے ارشاد فرمایا:"

اے احمد! تم نے دنیا والوں کے جبر و ظلم کا جس ثابت قدمی اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اس کے صلہ میں اب ہم تمہیں قیامت تک اپنا کلام خود اپنی زبان سے سناتے رہیں گے، چنانچہ اسی وقت سے برابر اس شرف سے حظ اندوز بات چیت کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک جمعہ خالی گیا، دوسرے جمعہ کو جب وہ پھر آیا تو باپ نے گذشتہ جمعہ کو نہ آنے کی شکایت کرتے ہوئے وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا" اس جمعہ کو خدا نے تمام شہیدوں کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کا حکم دے دیا تھا۔ اور ہم سب وہاں چلے گئے تھے۔ اس وجہ سے میں آپ کے پاس حاضر نہ ہو سکا"۔ (مکارم الاخلاق)

آسمانی پیغام

سلمان عمری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر قاری یزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جاؤ میری طرف سے میرے تمام عزیزوں اور دوستوں کو سلام کہنا اور بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہیدوں کے زمرے میں داخل کر دیا ہے اور ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی میرا سلام پہنچا کر کہنا کہ یہاں فرشتے تمہاری عشاء اور مغرب کے درمیان والی صحبت و نشست کی نگرانی پر مامور ہو چکے ہیں۔ (ابن عساکر)

ننگی عورتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں کے دو گروہ میں نے نہیں دیکھے (میرے بعد ظاہر ہوں گے)

۱) کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے لیے پھرتے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (ظلماً) مارا کریں گے۔

۲) ایسی عورتیں بھی ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی (غیر مرد کو) مائل کرنے والی ہوں گی (اس کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر ایسے (پھولے ہوئے) ہوں گے جیسے بڑے بڑے اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوتے ہیں۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو (بھی) نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے سونگھی جا سکتی ہے (مشکوۃ المصابیح صفحہ نمبر ۳۰۶)

ایک ہفتہ میں قرآن کریم کا حفظ

منقول ہے کہ جب امام محمد بن حسن شیبانیؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں علم فقہ پڑھنے کیلئے گئے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم پہلے قرآن مجید حفظ کر لو پھر میرے پاس آؤ، چنانچہ امام محمدؒ ایک ہفتہ غائب رہے پھر آٹھویں دن ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی درس گاہ میں حاضر ہو گئے، امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں نے تم سے قرآن مجید حفظ کرنے کو کہا تھا' تم پھر یہاں کیوں چلے آئے؟

امام محمد نے عرض کیا کہ حضور والا میں نے آپ کے حکم کے مطابق قرآن مجید حفظ کر لیا اس لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ (روح البیان جلد ۵ صفحہ نمبر ۱۴۰)

گناہوں کا ڈر

ایک شخص اپنے گناہوں پر بہت زیادہ پشیمان اور خوفزدہ تھا۔ موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں کو بلا کر وصیت کی کہ دم نکلتے ہی مجھے جلا دینا اور راکھ کے بھی دو حصے کر کے ایک حصے کو خشکی میں اڑا دینا اور ایک حصے کو سمندر میں بہا دینا اور وجہ بھی بیان کر دی کہ اگر خدا کو مجھ پر قدرت حاصل ہو گئی اور اس کے باوجود اس نے مجھے زندہ کر لیا تو یقیناً مجھے وہ عذاب و سزا دے گا۔ بہرحال جب وہ شخص اس دنیا سے رخصت ہو گیا تو اس کے بیٹوں نے بھی اس کی وصیت کی حرف بحرف تعمیل کر دی۔ مگر یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ وہ اس کے جسم کے سارے ذروں کو لا کر پیش کر دے اسی طرح خشکی کو بھی حکم دیا اور اس نے بھی اس کی خاک کے تمام ذرات لا کر جمع کر دیئے۔ پھر اسے زندگی عطا کر کے اس وصیت کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے فوراً صاف صاف کہا:

”اے پروردگار! تو تو دلوں کے حال سے واقف ہے، تجھے معلوم ہے کہ میں نے یہ سب کچھ فقط تیرے ڈر اور خوف سے کیا تھا۔ اس کے یہ کلمات سنتے ہی اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔
(بخاری و مسلم)

میت کی بات چیت

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ربعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ہم چار بھائی تھے جس میں بڑے بھائی ہم سب میں نماز روزہ میں فائق تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ہم لوگ جنازے کے قریب ہی بیٹھے تھے کہ اچانک انہوں نے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور صاف لفظوں میں بڑی تیزی سے کہنے لگے،

”السلام علیکم خدا میرے ساتھ بڑے رحم و کرم اور انعام و اکرام کے ساتھ پیش آیا اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز جنازہ پڑھانے کے لئے انتظار فرما رہے ہیں لہٰذا جلدی انتظام کرو“

یہ قصہ کسی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کر نقل کر دیا تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سُنائی جس کا مفہوم یہ ہے کہ میری امت میں ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو مرنے کے بعد بات کرے گا" (بیہقی)۔

مومن، مسلم، مجاہد اور مہاجر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

۱) مومن وہ ہے جس کے ہاتھ سے لوگوں کی جان اور مال امن میں رہے۔

۲) مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں۔

۳) مجاہد وہ ہے جو اللہ کی فرمانبرداری میں اپنی جان لڑا دے

۴) مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔

(مجالس ابرار صفحہ نمبر: ۱۰۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وصیت

حضرت اغر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنائیں۔ ان کے پاس آدمی بھیج کران کو بلایا۔ وہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں تم کو ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں جو ہر اس شخص کو تھکا دیتا ہے جو اس کو سنبھالے۔ اے عمر! اللہ پاک کی فرمانبرداری کرنے میں اللہ پاک سے ڈرنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اور اس کی اطاعت کرنے میں انتہائی تقویٰ سے کام لینا۔ تقویٰ قابل حفاظت امر ہے۔ اس کے بعد یہ کہ خلافت پیش کی جارہی ہے اس کو وہی آدمی ذمہ لیتا ہے جو اس پر عمل کر سکے پس جس نے حق بات کا حکم دیا اور خود باطل کام کیا اور بھلی بات کا حکم دیا اور بری بات پر عمل پیرا رہا وہ دن دور نہیں جب اسکی آرزو ختم ہو جائے اور اس کا عمل ضائع ہو جائے۔ پس تم لوگوں کے امور کے لیے ان کے خلیفہ ہوئے تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے ہاتھوں کو لوگوں کے خون سے روکنا۔ ان کے

پیٹ کو ان کے مالوں سے خالی رکھنا۔ اور اپنی زبان کو ان کی آبروریزی سے بچانا۔ اگر تم سے ایسا ہو سکے تو کر لینا اور کسی کام پر قوت بغیر اللہ کی امداد کے نہیں۔ (حیاۃ الصحابہ جلد: ا صفحہ نمبر: ۱۲۳)

منافقت کی چار خصلتیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں منافقت کی ایک خصلت ہوگی جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں۔

۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۳) جب عہد کرے تو دھوکہ دے

۴) جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ نمبر ۱۷۔ ا۔ از بخاری و مسلم)

مفلس کون؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

ہم میں سے وہ مفلس ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ کچھ اور سامان ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوۃ لائے گا لیکن اس طرح کہ کسی کو گالی دی تھی اور کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کو مارا تھا اور کسی کا مال کھا گیا تھا۔ پس نیکیاں کچھ اس کو دی جائیں گی اور کچھ اُس کو۔ اگر اس کی نیکیاں اس سے پہلے ہی کہ جو حقوق اس کے ذمے ہیں، ادا ہو چکیں، ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے ذمے ڈالے جائیں گے اور وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مجالس ابرار صفحہ نمبر: ۳۵۱)

آدمی ہٹ نہیں سکتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے

آدمی ہٹ نہیں سکتا جب تک اس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہیں لے لیا جاتا۔

۱) عمر کن مشاغل میں گزاری؟ ۲) علم پر کہاں تک عمل کیا؟

۳) مال کہاں سے کمایا؟ ۴) مال کہاں خرچ کیا؟

۵) جسم کو کس کام میں گھلایا۔ (ترمذی شریف)

شہید کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ کے پاس شہید کی چھ خصوصیتیں ہیں:

۱) اپنی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔ ۲) عذاب قبر سے بچ جاتا ہے۔

۳) قیامت کے خوف سے امن پاتا ہے۔

۴) شہید کے سر پر عزت کا تاج رکھا جاتا ہے۔

۵) ستر حوریں اس کے نکاح میں آتی ہیں۔

۶) ستر رشتہ داروں کو بخشواتا ہے۔ (بخاری)

آپ حضرت خضر ہیں

مشہور عالم ربانی شیخ ابوبکر کتانی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت خضر نے بیان فرمایا کہ میں "صنعاء" کی مسجد میں تھا اور وہاں محدث عبدالرزاق حدیثیں بیان فرما رہے تھے اور ہزار ہا سامعین ان کی احادیث سن رہے تھے مگر ایک نوجوان مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا مراقبہ کئے ہوئے تھا' میں نے اس سے کہا کہ سب لوگ تو عبدالرزاق محدث کا درس حدیث سن رہے ہیں اور تم یہاں منہ چھپائے الگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ تم بھی جا کر درس حدیث سنو تو جوان نے بگڑ کر کہا کہ میں رزاق کا کلام سن رہا ہوں اور تم مجھے بندہ رزاق (عبدالرزاق) کے درس میں بھیج رہے ہو، حضرت خضر نے فرمایا کہ میں نے بطور امتحان کہا کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ اس نے برجستہ جواب دیا" آپ حضرت خضر ہیں۔ (روح البیان جلد:۳ صفحہ نمبر:۲۶۳)

بدبختی کی چار نشانیاں ہیں

۱) آنکھوں سے آنسوؤں کا بند ہونا ۲) قلب کا سخت ہونا

۳) مال کی محبت

۴) آرزوؤں کی کثرت

فرمایا اگر اللہ کے یہاں مچھر کے پر کے برابر بھی دنیا کی قدر ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا۔ (تنبیہ الغافلین)

ہر فن مولیٰ

خلیفہ بغداد "مہدی" نے ایک مرتبہ اپنی سلطنت کے تمام باکمال ماہرین فنون کو جمع کیا اور ہر ایک کو دس دس ہزار درہم انعام تقسیم کرنے لگا، چنانچہ سب سے پہلے دربار میں قاریوں کو بلایا گیا تو تمام قاریوں کیساتھ "عبداللہ بن مسلم ہزلیؒ" بھی حاضر ہوئے اور دس ہزار درہم لے کر دربار سے باہر نکلے' پھر واعظین کو طلب کیا گیا تو عبداللہ بن مسلمؒ ان لوگوں کے ساتھ بھی دربار میں داخل ہوئے اور دس ہزار درہم انعام وصول کیا' پھر نشانہ باز تیر اندازوں کی طلبی ہوئی تو عبداللہ بن مسلمؒ اس گروہ کے ساتھ بھی دربار میں گئے، اور دس ہزار درہم لائے' پھر جب قوالوں اور ستار (ہارمونیم) بجانے والوں کی دربار میں حاضر کی باری آئی تو عبداللہ بن مسلم اس پارٹی کے ساتھ بھی دربار میں جا کر دس ہزار درہم لے آئے، غرض ہر فن کے باکمالوں کے ساتھ دربار میں جاتے رہے اور انعام پاتے رہے' کیونکہ ہر فن میں ان کی مہارت مشہور تھی۔

"خلیفہ مہدی" عبداللہ بن مسلم کے اس کمال ہمہ دانی پر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ میں نے عبداللہ بن مسلم جیسا" ہر فن مولیٰ" آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ (معارف جلد:۱ صفحہ نمبر:۲۱)

فرشتوں کا نزول

لیث بن ابی رقیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر نیچا کر کے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس واقعہ کو کئی بار ہوتا دیکھ کر کوئی پوچھ بیٹھا کہ کیا آپ کو اس وقت کچھ دکھائی پڑ رہا ہے؟ تو وہ کہنے لگے ہاں! کچھ ایسی مخلوق دکھائی پڑ رہی ہے جسے نہ تو آدمی کہا جا سکتا ہے اور نہ جن و پری، اس کے تھوڑی ہی دیر بعد ان کی وفات ہوگئی۔ (مسند ابو نعیم)

چار سو درہم

علامہ ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب ''المنتظم'' میں تحریر فرمایا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں برسرِ منبر یہ اعلان فرمایا کہ چونکہ جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہؓ کا مہر چار سو درہم تھا اس لئے کوئی شخص اس سے زیادہ عورتوں کا مہر مقرر نہ کرے' اگر کسی نے اس سے زیادہ مہر مقرر کیا تو میں وہ رقم ضبط کر کے بیت المال میں داخل کردوں گا' یہ فرمانِ فاروقی سن کر تمام حاضرین خاموش رہے' مگر ایک علم والی عورت کھڑی ہو گئی اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ:

﴿وان اعطیتم احداھن قنطارا فلا تا خذو امنه شیئا﴾

''یعنی اگر عورتوں کو تم لوگوں نے مہر میں کثیر مال دیا ہے تو اس میں سے کچھ نہ لو''

'تو اے امیر المومنین! آپ کیلئے یہ کس طرح حلال ہو سکتا ہے؟ کہ چار سو درہم سے زیادہ جو مہر ہوگا اس کو آپ ضبط کر کے بیت المال میں داخل کریں گے۔

امیر المومنین نے عورت کی تقریر سن کر فرمایا کہ:

امرأة أصابت ورجل أخطأ:

مطلب یہ کہ عورت ٹھیک کہتی ہے اور میں غلطی پر ہوں۔ (مستطرف جلد: صفحہ نمبر: ۵۶)

مُردوں سے بات چیت

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گیا ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام پڑھ کر اچانک آواز لگائی۔''

اے قبرستان والو، ہم تمہیں اپنی دنیا کی خبریں بتادیں یا تم لوگ اپنے یہاں کے حالات سُناؤ گے''؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان کلمات کا بہت ہی صاف انداز میں جواب ملا:

''اے امیر المومنین! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پہلے آپ ہمیں بتائیے کہ ہمارے بعد کیا کیا ہوا''؟

امیر المومنین نے جواب دیا کہ ''تمہارے بیبیوں کا نکاح ثانی ہوگیا، تمہارا مال بٹ گیا اور وہ مکان جسے تم بہت ہی مضبوط اور خوشنما بنا کر آئے تھے تمہارے دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے''۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبریں تھیں۔ اب تم ہمیں اپنے یہاں کی باتیں سُناؤ۔ اس کے جواب میں ایک میت بولی''

کفن پارہ پارہ ہوگئے' بال بکھر گئے، بدن کی کھالیں ریزہ ریزہ ہو کر خاک میں مل گئیں۔ آنکھیں بہہ بہہ کر گالوں پر آگئیں، نتھنوں سے پیپ ٹپک رہی ہے جو آگے بھیجا تھا وہ ہمیں مل گیا اور جو پیچھے چھوڑ آئے وہ نقصان میں ہے''۔ (ابن عساکر و حاکم)

یہودیوں پر عذاب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے قریب کہیں تشریف لے جا رہے تھے اچانک کچھ غیر مانوس آوازیں سُنائی دینے لگیں۔ ان آوازوں کو سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں اور ان پر اس وقت سخت عذاب ہو رہا ہے۔ (صحیحین)

انمول سجدے

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جس سے میں جنت میں جا سکوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا۔ پھر بھی خاموش رہے۔ جب تیسری مرتبہ سوال کو دہرایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ کثرت سے سجدے کیا کرو۔ کیونکہ جب تم ایک سجدہ کرتے ہو تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ یہ شخص حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا' ان سے بھی یہی سوال کیا' انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ (معارف القرآن حصہ سوم صفحہ نمبر: ۱۶۹)

نفس پر قابو پانا عظیم نعمت ہے

حکایت ہے کہ میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مہمان آئے تھے پس انہوں نے لونڈی سے جلد کھانا لانے کو کہا۔ پس وہ جلدی سے لائی اس کے ہاتھ میں کھانے کا گرم پیالہ تھا۔ اس کو ٹھوکر لگی اور وہ گرم کھانا مولیٰ کے سر پر گر گیا۔ اس کے مولیٰ نے کہا اے لونڈی تو نے مجھ کو جلا دیا۔ پس اس لونڈی نے اس سے کہا اے بھلی بات بتلانے والے۔ اے لوگوں کو ادب سکھانے والے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو خیال کر۔ مولیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں۔ وہ بولی اللہ پاک فرماتے ہیں والکاظمین الغیظ اور غصہ دبا لینے والے۔ میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اپنا غصہ پی گیا۔ لونڈی بولی زیادہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والعافین عن الناس اور معاف کرنے والے لوگوں کو۔ میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے تجھے معاف کیا۔ لونڈی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ یحب المحسنین اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔ میمون رضی اللہ تعالیٰ نے کہا خدا کے لیے تو آزاد ہے۔ (مجالس ابرار صفحہ نمبر: ۵۴۳)

اس کی ہار جیت ہماری ہار جیت ہوگی

ایک مرتبہ "قرأت خلف الامام" یعنی نماز میں امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے مسئلے میں مناظرہ کرنے کیلئے "محدثین" کا ایک گروہ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ پوری جماعت سے بیک وقت مناظرہ وغیرہ ناممکن ہے لہٰذا آپ لوگوں میں سے جو زیادہ صاحب علم ہو وہ آگے بڑھے تاکہ میں اس سے مناظرہ کروں' چنانچہ ان لوگوں نے ایک شخص کو منتخب کر کے مناظرے کیلئے پیش کر دیا' حضرت امام نے فرمایا کہ کیا یہ شخص جو کچھ کہے گا وہ آپ سب لوگوں کا کہا ہوا مانا جائیگا؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں' پھر حضرت امام نے دریافت فرمایا کہ اس کی ہار جیت آپ سب لوگوں کے ہار جیت شمار کی جائے گی؟ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ حضرت امام نے فرمایا کہ یہ کیوں کر؟ لوگوں نے کہا کہ اس لئے کہ ہم نے اس شخص کو اپنا امام منتخب کر لیا ہے' لہٰذا اس کا کہا ہوا ہمارا کہا ہوا' اس کی ہار جیت ہماری ہار جیت ہوگی' حضرت امام نے فرمایا کہ بس مناظرہ ختم ہو گیا' یہی تو میں بھی کہتا ہوں کہ ہم نے نماز میں جب ایک شخص کو اپنا امام بنا دیا تو اس کی قرأت ہماری قرأت ہوگی لہٰذا مقتدیوں کو امام کے پیچھے قرأت کی

ضرورت نہیں' محدثین حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز استدلال سے حیران ہو کر لاجواب ہو گئے۔ (روح البیان جلد: ۳ صفحہ نمبر: ۲۰۳)

اسم اعظم کا اہل کون؟

ایک شخص ایک شیخ وقت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت زیادہ خدمت گزاری کے بعد یہ درخواست پیش کی کہ آپ مجھے اسم اعظم سکھا دیجئے' شیخ نے جواب دیا کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! شیخ نے فرمایا اچھا تم شہر کے پھاٹک پر جاؤ' اور جو منظر دیکھو آ کر مجھے اس کی خبر دو۔ یہ شخص شہر کے دروازے پر جا کر بیٹھا تو دیکھا کہ ایک لکڑہارا اپنے گدھے پر لکڑیاں لاد کر چلا آ رہا تھا تو ایک سپاہی نے بلاقصور اس کو مار کر اس کی لکڑیوں کو چھین لیا' اور وہ لکڑہارا خاموش ہو کر چلا گیا۔

شخص مذکور نے اپنا یہ چشم دید ماجرا آ کر شیخ وقت سے عرض کیا تو شیخ نے اس سے پوچھا کہ اگر تم اسم اعظم جانتے ہوتے تو اس موقع پر کیا کرتے؟ اس نے کہا میں اس ظالم سپاہی کے حق میں ایسی بددعا کرتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔

شیخ وقت نے کہا' اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں اسم اعظم سیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

تمہیں کیا معلوم؟ اسی لکڑہارے نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے' یاد رکھو!

اسم اعظم کی صلاحیت وہی شخص رکھتا ہے جو اتنا صابر اور مخلوق خدا پر اس قدر رحیم وشفیق ہو! (روح البیان جلد: ۳ صفحہ نمبر: ۲۲۳)

سب سے افضل کون ہے۔؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ روایت کرتے ہیں ایک انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: وہ جو سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ پوچھا سب سے سمجھدار کون ہے؟ فرمایا: جو موت کو کثرت سے یاد کرے اور آنے والی زندگی کی خوب تیاری کرے۔ یہ لوگ سمجھدار اور عقلمند ہیں۔ (عبرت کا سامان)

تا کہ بیت اللہ کی عظمت تار تار نہ ہو

خلیفہ بغداد ہارون الرشید نے ایک مرتبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ میری تمنا ہے کہ میں حجاج بن یوسف ثقفی کا تعمیر کیا ہوا کعبہ شریف منہدم کر کے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے بنائے ہوئے کعبہ کے مطابق تعمیر کرادوں جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر فرمائی تھی' یہ سن کر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت جرأت و جلال کے ساتھ فرمایا کہ اے امیر المومنین! میں آپ کو قسم دلاتا ہوں کہ خبردار آپ ہرگز کعبہ معظمہ کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنائیں اگر یہ دستور چل پڑا تو ہر آنے والا بادشاہ کعبہ کو توڑتا اور بناتا رہے گا اس طرح کعبہ معظمہ کی ہیبت و عظمت لوگوں کے دلوں سے جاتی رہے گی امام ممدوح کا یہ جواب سن کر ہارون الرشید کا حوصلہ پست ہوگیا اور اس نے تعمیر کعبہ کا خیال چھوڑ دیا اور اس کے بعد سے آج تک کسی بادشاہ کی یہ ہمت و جرأت نہیں ہوئی کہ کعبہ مقدسہ کو منہدم کر کے اسکی تعمیر کرتا۔

(روح البیان جلد: ۱ صفحہ نمبر: ۲۳۲)

نجات کا سبب

ابو سعید شام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ کو انکی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر "شیخ" کے الفاظ سے مخاطب کیا تو وہ مجھے ٹوک کر کہنے لگے کہ "اب شیخ کہنا چھوڑ دو" ابو سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس لقب کے ساتھ میں نے آپ کو اس لئے پکارا کہ آپ کے حالات دنیا میں بالکل شیخوں ہی سے ملتے جلتے تھے۔ اس پر سہیل رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے۔ بھائی! وہ دنیا کی تمام نیکیاں کچھ کام نہ آسکیں۔ ابو سعید رحمۃ اللہ ان کے کلمات سنکر ایک دم سہم گئے۔ عرض کرنے لگے اچھا! پھر آپ کا کیا حشر ہوا۔ اس کے جواب میں سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فقط ان مسائل کے بتانے کے عوض میں بخشا ہے جو فلاں بڑھیا روزانہ مجھ سے آکر دریافت کیا کرتی تھی۔ (احیاء العلوم)

تین مقامات جہاں صرف اپنی فکر ہوگی

ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھروالوں کو یاد رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔

۱) پہلا مقام وزنِ اعمال کے وقت جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمال نامہ بھاری ہوگا یا ہلکا۔

۲) دوسرا مقام صحیفوں کے اڑنے کے وقت جب تک یہ پتہ نہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں آئے گا یا بائیں میں یا پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

۳) اور پل صراط پر جب اسے جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا تو اسے پار کرنے سے قبل کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ (عبرت کا سامان)

طاؤس کی گفتگو سے سلیمان رو پڑا

اموی خلیفہ دمشق سلیمان بن عبدا□ملک بڑے کرّ وفر کا بادشاہ تھا، اس نے ایک مرتبہ مشہور محدّث امام ممدوح طاؤس کو دربار میں بلایا تو امام ممدوح نے فرمایا کہ اے امیر المومنین آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟ خلیفہ نے کہا' آپ ہی ارشاد فرمائیں تو آپ نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی۔

"جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی' پھر اس نے ظلم کیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔"

یہ سن کر خلیفہ لرز گیا اور چیخ مار کر رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے تخت پر چت لیٹ گیا، اس کے تمام ہم نشین اس کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ (مستطرف جلد ۱ صفحہ نمبر ۹۳)

امام شافعی کا حفظ

امام شافعیؒ نے ایک ماہ میں قرآن حفظ کیا اور ہر روز ایک ختم کرتے تھے۔ نیز رات کو تراویح میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (ظفر المحصلین باحوال المصنفین، صفحہ: ۴۸۵)

پانچ چیزوں کا ظہور

حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جب پانچ چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو

پانچ چیزوں کا ظہور ہوگا

۱) سود کھائیں گے تو زلزلوں اور زندہ زمین میں دھنسنے کا سلسلہ شروع ہوگا۔
۲) حکام ظلم کریں گے تو بارش رک جائے گی
۳) زنا عام اور کھلم کھلا ہوگا تو موت کی وباء پھیلے گی
۴) زکوٰۃ دینا بند کی جائے گی تو جانور ہلاک ہوں گے۔
۵) اور جب ذمیوں پر ظلم کیا جائے گا تو حکومت کا تختہ الٹ جائے گا۔

(عبرت کا سامان)

کالا سانپ

یزید بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ اور عمارہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ”جب عبید اللہ بن زیاد مارا گیا اور سر کاٹ کے لایا گیا تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑا بھاری کالا سانپ کسی طرف سے آیا اور کئی مرتبہ ناک کے راستہ سے گھس کر منہ کے راستہ باہر آتا جاتا رہا۔ اس کے بعد معلوم نہیں کہ کدھر رینگ گیا۔ جو لوگ اس وقت موجود تھے وہ اس واقعہ کو بڑی حیرت و تعجب کی نظر سے دیکھتے رہے۔ اسکے بعد سب نے سانپ کو تلاش کیا مگر اس کا کہیں پتہ نہ چلا“۔

(ملخصاً از ترمذی) (بحوالہ موت کے عبرت انگیز واقعات صفحہ نمبر ۱۳۳ از مولانا عبدالمومن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ)

دید کا لمحہ

آنکھ میں آ جا دل شام مدینہ آیا
دھڑکنیں روک لے اب دید کا لمحہ آیا

گردش دہر ذرا ٹھہر کہ اس شہر میں ہیں
جس کی گلیوں سے مقدر کو سنورنا آیا

میرا جیون تو گناہوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
میں تو حیراں ہوں مجھے کیسے بلاوا آیا

نیتیں جن کی حسیں منزلیں اُن کو ہی ملیں
ویسے آنے کو تو اس در پر زمانہ آیا

جھولی پھیلائے ہر اک رنگ کے افراد ملے
لے کے ہر کوئی تغیر کی تمنا آیا

مختلف عشق کے انداز تھے محبوب تھا ایک
سب کے حصے میں برابر وہی جلوہ آیا

(محمود شام)

آج حرمین میں لے آئی

عمر بھر دیتی رہی شاعری اعزاز ہمیں
آج حرمین میں لے آئی بصد ناز ہمیں

مدتوں بعد ہوئی روح بدن میں محسوس
اپنے جینے پہ بھی اب ہونے لگا ناز ہمیں

جو بھی مقصود تھا، موجود تھا، دل میں کب سے
یونہی بھٹکاتی رہی ذہن کی پرواز ہمیں

دفعتاً شہرِ تحیر کے بھی در کھلنے لگے
گردشِ دہر بنانے لگی ہم راز ہمیں

بات کرنے سے گریزاں تھی کبھی اپنی زمیں
اب تو آنے لگی افلاک سے آواز ہمیں

(محمود شام)

ایک خواب جو شرمندہ تعبیر ہو گیا

حافظ الحدیث ابو قلابہ عبدالملک بن محمد رقاشؒ کی والدہ ماجدہ نے حمل کی حالت میں یہ خواب دیکھا کہ:

ان کی گود میں ہد ہد پرندہ کا تولد ہوا ہے، معبرین نے اس کی تعبیر یہ دی کہ تمہارے شکم سے ایک ایسا فرزند پیدا ہو گا جو بہت بڑا عالم اور بہت ہی نمازی ہو گا چنانچہ ابو قلابہ پیدا ہوئے، ان کی علمی جلالت کا یہ عالم تھا کہ ساٹھ ہزار حدیثیں ان کو زبانی یاد تھیں جن کو یہ ہمیشہ اپنے درس حدیث میں زبانی سنا دیا کرتے تھے اور ان کے نمازی ہونے کی یہ کیفیت تھی کہ روزانہ چار سو رکعات نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ (روح البیان جلد ۹ صفحہ نمبر: ۳۴۰)

اذنِ حضوری

ڈوبتی جاتی ہیں نبضیں اور نظر بے نور ہے
اک مسافر ہے حرم کا جو تھکن سے چور ہے

چند سانسیں اور باقی ہیں، ذرا جلدی کرو
قافلے والو! مدینہ اور کتنی دور ہے

یہ پوچھنا ہے مجھے اپنی فردِ عصیاں سے
مجھے یہ اذنِ حضوری عطا ہوا کیسے؟

خود اپنا گھر بھی مجھے تو نظر نہیں آتا
میں گھر سے چل کے مدینے پہنچ گیا کیسے؟

(اقبال عظیم)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا۔ جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نہ چاہئے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوا دوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہو گی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ (دلیل العارفین مجلس پنجم صفحہ نمبر: ۳۲)

عورت میں چھ خصلتیں ہونی چاہئیں

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"اگر عورت میں چھ خصلتیں ہوں تو نہایت صالح ہے :

۱) اول : پانچ نمازوں پر محافظ ہو۔

۲) دوم : خاوند کی تابعدار ہو۔

۳) سوم : اپنے رب کی رضا جو ہو۔

۴) چہارم : اپنی زبان کو غیبت چغلی سے محفوظ رکھے۔

۵) پنجم : دنیاوی ساز و سامان میں بے رغبت ہو۔

۶) ششم : تکلیف پر صابر ہو۔ (بحوالہ تنبیہ المغترین اردو ترجمہ اخلاق سلف، صفحہ نمبر: ۸۰)

مصیبت میں کام آنے والی دعا

خلیفہ دمشق ولید بن عبد الملک نے حضرت امام حسن بن علی کے فرزند مثنیٰ کو مدینہ منورہ کے جیل خانہ میں قید کر رکھا تھا، پھر اچانک ولید نے مدینہ منورہ کے گورنر صالح بن عبد اللہ کے پاس فرمان بھیجا کہ مثنیٰ کو مسجد نبوی میں پانچ سو کوڑے لگائے جائیں، چنانچہ گورنر نے آپ کو جیل خانہ سے کوڑے مارنے کیلئے مسجد نبوی میں لایا اور خود منبر پر چڑھ کر ولید کا فرمان پڑھنے لگا اتنے میں حضرت امام زین العابدین مسجد میں داخل ہوئے، مجمع آپ کو دیکھ کر ایک طرف ہو گیا اور آپ آ کر حسن مثنیٰ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ بھائی جان آپ اس وقت دعاء الکرب پڑھ کر دعا کیوں نہیں مانگتے، آپ یہ دعا پڑھئے!:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم ○ لا الہ الا اللہ العلی العظیم

سبحان اللہ رب السموت السبع ورب العرش العظیم

الحمد للہ رب العالمین○.

حسن مثنیٰ نے چند ہی بار اس کا ورد کیا تھا کہ صالح بن عبد اللہ گورنر کا دل بدل گیا اور اس نے منبر سے اتر کر کہا میرا خیال ہے حسن مثنیٰ بلا قصور قید کئے گئے ہیں لہٰذا میں ابھی کوڑوں کی سزا کو

ملتوی کرتا ہوں اور امیر المومنین ولید سے ان کے بارے میں مراسلت کرتا ہوں چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد دمشق سے ولید کا فرمان آ گیا کہ حسن مثنیٰ بے قصور ہیں لہٰذا انہیں جیل سے رہا کر دیا جائے۔ (مستطرف جلد ۲، صفحہ نمبر: ۷۰)

درود اُن پر سلام ان پر

جو رازداروں کے رازداں ہیں ۔۔۔ وہ ابتداء ہیں وہ انتہاء ہیں
جو دونوں عالم میں ضوفشاں ہیں ۔۔۔ وہ ہی نبوت کا دائرہ ہیں
جو ساری امت پہ مہرباں ہیں ۔۔۔ وہ روز محشر کا آسرا ہیں
جو وجہ تخلیق دو جہاں ہیں ۔۔۔ وہ مصطفی ﷺ ہیں وہ مجتبیٰ ﷺ ہیں
درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر ۔۔۔ درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر

جو بے سہاروں کا آسرا ہیں ۔۔۔ محبتوں کا نشان ہیں وہ
جو غم کے ماروں کا آسرا ہیں ۔۔۔ ہماری جائے امان ہیں وہ
جو دلفگاروں کا آسرا ہیں ۔۔۔ خدائے برتر کا مان ہیں وہ
گنہگاروں کا آسرا ہیں ۔۔۔ کہ دونوں عالم کی شان ہیں وہ
درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر ۔۔۔ درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر

جو ان بہاروں سے بھی حسیں ہیں ۔۔۔ ذہین ہیں وہ متین ہیں وہ
حسین نظاروں سے بھی حسیں ہیں ۔۔۔ زمانے بھر سے حسین ہیں وہ
جو شاہ کاروں سے بھی حسیں ہیں ۔۔۔ گماں نہیں ہیں یقین ہیں وہ
جو چاند تاروں سے بھی حسیں ہیں ۔۔۔ کہ دشمنوں میں امین ہیں وہ
درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر ۔۔۔ درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر

وہ جو ہدایت کی انتہا ہیں ۔۔۔ بہار، جانِ بہار ہیں وہ
وہ جو شریعت کی انتہاء ہیں ۔۔۔ ہمارے دل کا قرار ہیں وہ
وہ جو طریقت کی انتہاء ہیں ۔۔۔ نواز عالی وقار ہیں۔ وہ
وہ جو نبوت کی انتہا ہیں ۔۔۔ خدا کا بس شاہ کار ہیں وہ
درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر ۔۔۔ درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر

(ڈاکٹر نواز دیوبندی)

پسند آئی انہیں اک ادائے عاشقانہ

امام ابوداؤد محدثین کے امام ہیں، صحاح ستہ میں شامل ان کی سنن، ان کے زندہ وجاوید ہونے کے لیے کافی ہے، ایک بار وہ کشتی میں سفر کر رہے تھے، دریا کے کنارے ایک آدمی کو چھینکنے کے بعد "الحمدللہ" کہتے ہوئے سنا، چھینکنے والا "الحمدللہ" کہے تو جواب میں "یرحمک اللہ" کہنا سنت بھی ہے اور مسلمان بھائی کا حق بھی! امام کی کشتی آگے نکل گئی، آپ نے ایک دوسری چھوٹی کشتی ایک درہم کے عوض کرایہ پر لی، چھینکنے والے کے پاس آئے اور انہیں "یرحمک اللہ" کہا، اس نے جواب میں 'یہدیکم اللہ' (اللہ آپ کو ہدایت دے) کہا، امام واپس اپنی کشتی پر آگئے، ساتھیوں نے ان سے اس تکلف کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

> مجھے خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے یہ آدمی مستجاب الدعوات ہو، اللہ کے ہاں اس کی دعا قبول ہوتی ہو، میرے "یرحمک اللہ" کہنے کے جواب میں وہ 'یہدیکم اللہ' کہے گا تو بہت ممکن ہے اس کی یہ دعا میرے حق میں قبول ہو جائے، اس لیے میں کشتی لے کر اس کے پاس گیا۔"

کہتے ہیں جب سفر کرتے ہوئے رات کو کشتی کے مسافر سو گئے تو سب نے یہ ہاتف غیبی سنی کہ آواز آرہی ہے "کشتی والو! ابوداؤد نے ایک درہم کے عوض اللہ سے جنت خرید لی ہے۔"

(کتابوں کی درسگاہ میں، صفحہ نمبر: ۵۴، جناب ابن الحسن عباسی صاحب)

حضور اکرم ﷺ کی خصوصیات

☆ وقت پیدائش جسم اطہر گندگی سے بالکل پاک وصاف تھا۔

☆ جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو سجدہ کی حالت میں انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے تھے۔

☆ ولادت کے وقت حضور اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ نے ایک ایسے نور کو دیکھا جس کی روشنی میں سے کسریٰ کے محلات نظر آ گئے۔

☆ حضور اکرم ﷺ اپنی پشت کی طرف سے اس طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے

دیکھتے تھے۔

☆ کھارے پانی میں آپ ﷺ کا لعاب مبارک ڈالنے سے پانی میٹھا ہو جاتا تھا۔

☆ آپ ﷺ کا لعاب مبارک دودھ پیتے بچے کے منہ میں ڈالنے سے اس کا پیٹ بھر جاتا تھا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی آواز مبارک بہت دور تک پہنچ جاتی تھی۔

☆ آپ ﷺ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار۔۔۔۔۔

☆ اکثر اوقات دھوپ میں چلتے وقت آپ ﷺ کے سر پر بادل سایہ کر لیتا تھا۔

☆ آپ ﷺ جب کسی درخت کے نیچے بیٹھتے تو وہ درخت آپ ﷺ کی طرف جھک جاتا تھا۔

☆ آپ ﷺ کے جسم پر مکھی وغیرہ نہ بیٹھتی تھی۔

☆ آپ ﷺ جب کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ گندگی نہ کرتا تھا۔

☆ حضور ﷺ کا معراج پر جانا خصوصی معجزہ ہے

☆ فرشتے میدان جہاد میں آپ ﷺ کی مدد کرتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

☆ تمام زمین آپ ﷺ کی برکت سے مسلمانوں کے لیے مسجد (یعنی عبادت کے قابل جگہ) بنادی گئی۔

☆ ساری مخلوق سے حضور ﷺ افضل ہیں۔

☆ آپ ﷺ کے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔

☆ حضور ﷺ نے جبرئیل امین کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا۔

☆ سونے کی حالت میں حضور ﷺ کی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح آنکھیں سو جاتیں مگر دل جاگتا رہتا تھا۔

☆ کلمہ طیبہ، اذان واقامت اور تشہد میں حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک اللہ کے نام کے ساتھ لینا لازمی ہے۔

☆ آپ ﷺ کا رعب دشمن پر دور دور تک طاری رہتا تھا۔

☆ آپ ﷺ پر نبوت پر سلسلہ ختم کر دیا گیا
☆ حضور ﷺ کی اولاد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چلی۔
☆ حضور اکرم ﷺ تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کئے گئے۔

تعداد

قرآن کریم کی کل آیات ۶۶۶۶

آیات وعدہ	۱۰۰۰	آیات وعید	۱۰۰۰
آیات امر	۱۰۰۰	آیت نہی	۱۰۰۰
آیات حلال	۲۵۰	آیات حرام	۲۵۰
آیات منسوخ	۶۶	آیت تسبیح	۱۰۰۰
آیات مثال	۱۰۰۰	آیات قصص	۱۰۰۰

قرآن کریم کی زبر، زیر، پیش

فتحات (زبر) ۴۵۳۱۴۳
ضمات (پیش) ۸۸۰۴
کسرات (زیر) ۳۹۵۸۲

قرآن کریم کی شد، مد، نقطے

تشدیدات: ۱۲۷۴
مدات: ۱۷۷۱
نقاط: ۱۰۵۶۸۴

قرآن کریم کے کل حروف وکلمات

کلمات: ۷۶۴۵۰۱ حروف: ۱۰۲۷۰۰۰

قرآن کریم کی تفصیل حروف

حروف	تعداد	حروف	تعداد	حروف	تعداد
الف	۴۸۸۷۲	د	۵۶۰۲	ض	۱۴۰۷
ب	۱۱۴۲۸	ذ	۴۶۷۷	ط	۱۲۷۷
ت	۱۱۰۹۵	ر	۱۱۷۹۳	ظ	۸۴۲
ث	۱۲۷۶	ز	۱۵۹۰	ع	۹۲۲۰
ج	۳۲۷۳	س	۵۸۹۱	غ	۲۲۰۸
ح	۳۷۹۳	ش	۲۲۵۳۰	ف	۸۴۹۹
خ	۲۴۱۹	ص	۲۰۱۳	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	م	۳۶۵۶۰	و	۲۵۵۳۶
ل	۳۰۴۳۲	ن	۴۵۱۹۰	ہ	۱۹۰۷۰
ی	۴۵۹۱۹				

کل آیات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶۶۶۶

کل پارے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰

کل سورتیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱۴

(بحوالہ حقیقت طالب العلم اور تاریخی مضامین صفحہ نمبر ۳۵، نمبر ۳۶)

فضائل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے بغیر درست اور لذیذ نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر: ۵۵۴)

(۲) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہی ہیں۔ پھر ان لوگوں کی جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کی جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا کہ آدمی خود بخود قسم اٹھائے گا۔

حالانکہ اس سے قسم کا مطالبہ نہ ہوگا۔ خود بخود گواہی دے گا۔ حالانکہ اس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔ سن لو! جن کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے منسلک ہو جائے۔ اس لئے الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان ہوگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر: ۵۵۵۔ کنز العمال صفحہ نمبر: ۹ جلد: ۱)

(۳) محدث بزار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر ؓ سے مرفوعاً صحیح روایت کی ہے:

کہ حضور ﷺ، اللہ کے انبیاء و مرسلین کے سوا باقی سب جہان والوں پر میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فضیلت بخشی ہے۔ اور ان میں سے چار حضرات (صدیق، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم) کو منتخب فرما کر میرے خصوصی مصاحب بنایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میرے ہر صحابی رضی اللہ عنہ میں بھلائی اور دوسروں پر برتری موجود ہے۔

(قرطبی صفحہ نمبر: ۲۹۷ مجمع الزوائد صفحہ نمبر: ۱۶ جلد: ۱۰)

(۴) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جب حضور اقدس ﷺ کا وقت ارتحال قریب ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں وصیت فرمایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں سابقین اولین مہاجرین وانصار کے بارے میں اور ان کے بعد ان کے بیٹوں کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تمہارے فرائض ونوافل قبول نہ ہوں گے۔

(مجمع الزوائد، جلد: ۱۰، صفحہ نمبر: ۱۷)

گلستان درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

کے ایک سو پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

گلستان درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

کے ایک سو پھول

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات وفرمودات میں سے ایک سو کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ قارئین محترم! آپ دلی سکون حاصل کرتے ہوئے بار بار پڑھیں۔

(۱) باطل جھاگ کی طرح ہے

یقین کرو باطل جھاگ کی طرح ہے۔ کچھ وقت کے لئے شور ہوتا ہے۔ پھر ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) دیوانے بن جاؤ!

خدا کے نام کے دیوانے بن جاؤ۔ خدا کے نام کا عشق قبر میں بھی ساتھ جائے گا۔ حشر میں بھی ساتھ جائے گا۔

(۳) یتیم کی خدمت کا صلہ

ان یتیموں کو دکھ نہ دینا یہ تم سب کے لئے امانت ہیں۔ قیامت کے دن یتیموں کی پرورش کرنے والوں کو حضور ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔

(۴) فرنگی قانون کی تبدیلی

عائلی قانون کی منسوخی کے لئے جدوجہد کریں۔ اور انگریزی قانون کی جگہ محمدی قانون کے لئے سعی وکوشش کریں۔

(۵) خالص نظام

ہم اس ملک میں قرآن وسنت پر مبنی خالص اسلامی نظام کے خواہاں ہیں۔

(۶) فرنگی کی چکی

فرنگی مسلمانوں کو ظلم کی چکی میں پیس رہا ہے۔

(۷) فرنگی نظام پست ہوگا

ایک وقت آئے گا کہ باطل خود ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ تمام فرنگیوں کے نظام خدا پست کرے گا۔ محمدی نظام یقیناً بلند کرے گا۔

(۸) تباہی کا سبب

تباہی کا سبب یہی ہے۔ کہ ہم نے محبوب کا ساتھ چھوڑ کر غیروں کا ساتھ دیا۔

(۹) رب کو منانا

اے میرے بھائی! اب بھی وقت ہے۔ رب کو منانا ہے۔ تو در محمد ﷺ وا ہے۔ آئے جس کا جی چاہے۔

(۱۰) اللہ روٹھ گیا

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی۔ آپ ﷺ کی اطاعت ہم نے چھوڑ دی۔ جو حکم خداوندی تھا۔ خدا ہم سے روٹھ گیا۔

(۱۱) چراغ

قرآن وحدیث ایسے چراغ ہیں کہ ان کی روشنی نہ رات میں اور نہ دن میں مٹے گی۔ جو اس روشنی کے قریب ہوگا۔ اس کے دل کی روشنی کبھی نہ بجھے گی۔ قیامت کے دن بھی یہ روشنی ان کے ساتھ ہوگی۔ وہ روشنی ان کے اردگرد پھر رہی ہوگی۔ قیامت کے دن پہچاننے والے کہیں گے۔ یہی ہیں۔ فدایان محمد مصطفیٰ ﷺ جن کے ساتھ محمد مصطفےٰ ﷺ کی روشنی موجود ہے۔

(۱۲) دعا

عباد الرحمٰن کے لوازمات میں سے دعا عبادت ہے۔

(۱۳) جنگل کو منگل کرنا

میدان طلب میں دل سے آنا چاہئے۔ نری سوکھی خشک آرزو سے کام نہیں چلتا۔ طلب ہو تو کوشش بھی ہو۔ ہاں البتہ ایسے امور میں صحبت شیخ کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مردہ دلوں کے زندہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور شرف قبولیت دعا میں موثر ہوتے ہیں اور جنگل کو منگل کردیتے ہیں۔

(۱۴) صحبت کا اثر

صحبت وہ چیز ہے کہ دیکھو انڈا ایک معمولی چیز ہے۔ سفیدی اور زردی کے علاوہ اس میں باقی کچھ نہیں ہوتا۔ مگر مرغی کے سینے سے بے جان میں جان آ گئی۔ صحبت کاملین بھی یہی اثر رکھتی ہے۔

(۱۵) شرک سے دوری

عبادت کے اندر کسی کو شریک نہ کرو۔ بلکہ صدقہ وخیرات اور نذر و نیاز بھی اس ذات بے نیاز کے لائق ہے۔ لہٰذا عبادت مرکب جسم و جان اور عبادت مالیہ خالصتاً للہ ہوئی۔

(۱۶) توحید کا کام ساری زندگی کا ہے

تبلیغ توحید کا حکم ہوا۔ اے میرے نبی! تبلیغ کرتے رہو، یہ تمہارا، دنوں کا کام نہیں، مہینوں کا کام نہیں، سالوں کا کام نہیں، یہ تمہاری ساری زندگی کا کام ہے۔ تکالیف برداشت کرنی ہو تو کرو۔ وطن مالوف چھوڑنا پڑے تو چھوڑو، مگر دعوت الی اللہ کو نہ چھوڑو۔ معبود تمہارا ایک اللہ ہے۔

(۱۷) رزق بند نہ کرنا

اللہ ہی پرستش کے لائق ہے۔ الرحمٰن الرحیم ہے۔ قصور ہو جائے تو رزق کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔

(۱۸) صدق دل

اگر صدق دل سے طلب ہو تو ملنے کی یقینی امید ہے۔

(۱۹) خالص اللہ سے مانگنا

خالص طور پر محض ذات خداوندی ہی کو پکارنا اور اس سے دعا مانگنا ثبوت سچائی کا ظاہر ہوتا ہے۔

(۲۰) اللہ سے مانگو

فرمایا له دعوة الحق اسی کو پکارنا سچ ہے۔ سچائی سے مانگنے والوں کا حال سنئے۔ حدیث میں یہاں تک بھی آیا ہے کہ اگر جوتی یا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگو۔

(۲۱) سنت یوسفی علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام محض بند تاریک مکان میں جہاں آپ کو ہر طرح سے بے دست و پا کر لیا گیا تھا۔ محض اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے قفل خوردہ دروازوں کی طرف بھاگے اور کوشاں رہے۔ کہ کسی طرح اللہ بچائے تو اللہ نے دروازے کھول دیئے۔ یوں امن و امان سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

(۲۲) وفادار بہار

ربیع الاول معنی پہلی ربیع (بہار) تمام بہاریں بے وفا ایک بہار خاتم الانبیاء ﷺ کی آمد وفادار۔

(۲۳) سورة الکوثر کے تین حصے

یہ صورت تین حصوں پر منقسم ہے:

پہلا فضائل خاتم النبیین ﷺ کا بیان۔

دوسرا فرائض خاتم النبیین ﷺ کا بیان۔

تیسرا قربانی خاتم النبیین ﷺ کا بیان۔

(۲۴) ہر غیر اسلامی کوشش ناکام بنادیں گے

اگر پاکستان میں غیر اسلامی آئین مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ اور ایسی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے گا جو غیر اسلامی طریقے پر ہو۔

(۲۵) غیر اسلامی نظام کی وجہ سے ملک ٹکڑے ٹکڑے ہوا

ملک میں اسلامی نظام نافذ نہ ہونے کی وجہ سے علاقائی اور لسانی تعصبات کو سر اٹھانے کی وجہ سے سر اٹھانے کا موقع ملا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کا بڑا صوبہ ہم سے جدا ہو گیا۔

(۲۶) اللہ کے نام میں مزا

مزا تو اللہ کا نام لینے میں ہے۔ سب درد دل سے کہو "اللہ، اللہ" کیسا میٹھا نام ہے اللہ کا۔

(۲۷) خدا کو منالو

روٹھے خدا کو منانے کا وقت ہے۔ منالو۔ قبروں کے اندر آ ہیں بھرو گے۔ کوئی چارہ نہ ہوگا۔

(۲۸) قرآن کی شان

قرآن بھی شان والا، دیکھنے والا بھی اور جن پر اتارا گیا ہے۔ وہ بھی شان والا۔ اب جو پڑھتے، دیکھتے، سنتے ہیں اور جو اٹھانے والے اور خدمت کرنے والے ہیں۔ وہ بھی شان والے ہیں۔ جس بچے کے سینے میں قرآن آیا وہ بھی شان والا ہو گیا۔

(۲۹) حق کا اعلان

حق بات منبر پر بھی کہیں گے۔ اور وقت آیا تو دار و رسن پر بھی کہیں گے۔

(۳۰) یہ ناقدری ہے

یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جس کی ہمیں قدر کرنی چاہئے تھی۔ خدائے برتر کا شکر ادا کرنا چاہئے تھا لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے کہ ہم شکر نعمت کے بجائے کفران نعمت کر رہے ہیں۔

(۳۱) دامن مصطفیٰ ﷺ

ملک میں کتاب و سنت کا قانون نافذ کیا جائے۔ اور اپنا تعلق امام الانبیاء ﷺ سے جوڑ لیا جائے۔

(۳۲) دین کی حقیقت

دین حقیقت میں اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول A کا نام ہے۔

(۳۳) غیر مسلم مسلمان کا خیر خواہ نہیں

یہ یہودی اور نصرانی نہ کبھی ہمارے خیر خواہ بنے ہیں۔ نہ بن سکتے ہیں۔ خدا ان کے فریب سے بچائے۔ آمین زور سے آمین کہو۔

(۳۴) بزرگوں کی برکت

لوگ کہتے ہیں کہ ہم بزرگوں کو نہیں مانتے۔ میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ ہے کہ جب تک بزرگ ہوں گے دنیا قائم رہے گی۔ جب دوستان خدا ختم ہو جائیں گے تو دنیا ختم ہو جائے گی۔

(۳۵) بڑوں کی موت

کبر نی موت الکبراء. مجھے بڑوں کی موت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(۳۶) بخاری شریف میں جمال وجلال

بخاری شریف جلالی بھی ہے اور جمالی بھی ہے۔ ابتداء جلال سے ہوتی ہے اور انتہاء جمال پر ہوتی ہے۔

(۳۷) غریبوں کی حمایت

غریبوں اور مظلوموں کی حمایت کفر نہیں عین اسلام ہے۔

(۳۸) باطل قوت

باطل قوتوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

(۳۹) دشمن

امریکہ ہمارا دشمن ہے۔ اس نے اسرائیل کو مدد دے کر بیت المقدس کو ہم سے چھین لیا۔

اور اب وہ پاکستان کو بھی دشمنوں کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ہم اس کے ناپاک عزائم کو اللہ کی مدد سے خاک میں ملا دیں گے۔

(۴۰) نااہل

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر تنقید کرنے والے کسی طور پر بھی ملک کی قیادت سنبھالنے کے قابل نہیں۔

(۴۱) ضابطہ

قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

(۴۲) معیار حق

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم معیار حق ہیں۔

(۴۳) مصیبت زدہ لوگ

اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرنا ہم سب کا مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے۔

(۴۴) شان رحمت کائنات ﷺ

جتنا علم کسی کو ملا حضور ﷺ کو اس سے زیادہ ملا۔ ایک بات سمجھا دوں کہ جتنا بھی ملا رب تعالیٰ کا فیضان ختم نہیں ہوا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ کو پڑھایا ہے۔ اور میری تعلیم ختم ہونے والی نہیں۔ قل رب زدنی علما۔ تو علم کی ترقی کے لئے دعا مانگتے رہو۔ میں دیتا ہی رہوں گا۔

(۴۵) عقیدہ

یہ میرا عقیدہ ہے اور حضور ﷺ کی دعا اب بھی گنبد خضرا میں گونج رہی ہے۔ ترقی کے لئے اور رب دنیا علم دے رہا ہے۔ قیامت میں بھی دے گا، جنت میں بھی دے گا۔ نہ رب کا دینا ختم ہوگا نہ حضور ﷺ کا لینا ختم ہوگا۔

(۴۶) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پہ ناز

کسی کو قومی اسمبلی کی ممبری پر ناز ہے، کسی کو صوبائی اسمبلی پر، کسی کو ناز درہم اور دینار پر ہے۔ کسی کو جاگیر اور محلات پر، علماء دیوبند اور جمعیت علماء اسلام کو خدا اور اس کی کتاب اور حدیث رسولؐ پر ناز ہے۔

(۴۷) وفادار رنگ

یہ جلسہ گاہ، دیکھا رنگ برنگ بجلیاں ہیں اور ان سے آواز آ رہی ہے۔ ہمارا رنگ بے وفا ہے۔ قرآن اور دین مصطفےٰ ﷺ کا رنگ وفادار ہے۔

(۴۸) ہتھیار

علم دین ہمارا ہتھیار ہے۔

(۴۹) قیامت کی شرمندگی

کوشش کرستی کے ساتھ زندگی مت گذار جو شخص سستی کی زندگی گذارے گا، قیامت کے دن بغیر شرمندگی کے کچھ نہ پائے گا۔

(۵۰) رنگ برنگ

رنگ برنگ پھل پیدا کرنے والا وہی ہے۔

(۵۱) آمد کا مقصد

انسان اپنے رب کی پہچان اور بندگی کے لئے آیا ہے۔

(۵۲) عربی زبان

میری تمنا ہے کہ اس ملک کے اندر سرکاری زبان عربی ہو۔

(۵۳) قانون

جو قانون کتاب وسنت کے خلاف ہوگا ہم اس کو نہیں اپنانے دیں گے۔

(۵۴) خوش قسمت

خوش قسمت ہیں جن کا مال مسجدوں، دینی مدارس اور قرآن وسنت کی اشاعت میں خرچ ہو رہا ہو۔

(۵۵) سود حرام ہے

سودی کاروبار اسلام کی رو سے قطعی حرام ہے۔

(۵۶) سود کی نحوست

سودی کاروبار نے غریب سے غریب تر اور امیر سے امیر تر ہونے کے رجحان کو کافی حد تک سہارا دیا ہے۔

(۵۷) اصلی سکون

عصر حاضر کے بھٹکے ہوئے اور سکون کے متلاشی انسان کو اپنی مشکلات کا حل نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں مل سکتا ہے۔

(۵۸) تحریک ختم نبوت ﷺ

ختم نبوت کی تحریک قیامت تک اسی طرح جاری رہے گی۔

(۵۹) صاحب کمال

صاحب کمال وہ ہوتے ہیں جس میں یہ چار خصوصیات ہوں۔
(۱) علم (۲) عمل (۳) دعوت الی الخیر (۴) استقامت علی الحق۔

(۶۰) جہاد

مسلمان کو ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جہاد ہی وہ جذبہ اور ہتھیار ہے جو مسلمان کو سربلند کرتا ہے اور کفر کو سرنگوں۔

(۶۱) تمام دکھوں کا علاج

یاد رکھو اطمینان قلب اور تمام دکھوں کا علاج سید دو عالم ﷺ پر کامل ایمان اور

آپ ﷺ کی بھی اطاعت ہے۔

(۶۲) دینی علوم

یادرکھو قرآن وحدیث اوردینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لئے علماء قرآن وحدیث کی معیت اور صحبت ضروری ہے اور غیر لوگوں کی رو سے اجتناب ضروری ہے۔

(۶۳) اہل مدینہ خوش نصیب ہیں

تم مدینہ منورہ میں رہنے والے خوش نصیب ہو یہاں کے تمام روحانی اور پرنور مقامات دیکھتے ہو۔

(۶۴) پہلا ادب

یادرکھو پہلا ادب تو خداوند قدوس کا جواب ہے۔ یعنی ادب خداوندی۔

(۶۵) جاں نثاران رسول ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین۔ سید دوعالم ﷺ کے جاں نثار تھے۔ سخت سے سخت تکلیف کے باوجود آپ ﷺ پر اپنی جان قربان کرنا ایمان سمجھتے تھے۔ قربان کرنا ایمان سمجھتے تھے۔

(۶۶) شعائر اللہ

تو شعائر اللہ تو بہت ہیں مگر چار مشہور ہیں۔

(۱) کتاب اللہ (۲) رسول اللہ (۳) بیت اللہ (۴) صلوٰۃ اللہ۔

(۶۷) مدینہ کے باغ

مدینہ منورہ کے باغوں میں قرآن کریم کی شرح ہے۔

(۶۸) سفر حج

حج کا سفر بھی برکات کا سفر ہے۔

(۶۹) بنانے والا سب جانتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا رنگ علیحدہ علیحدہ، شکلیں جدا جدا اور جدا جدا بولیاں۔ یہ سب بنانے والا اللہ ہی جانتا ہے۔

(۷۰) تین چیزیں پسند

حب الی من دنیا کم ثلث التوکل علی اللہ، والشغل بذکر اللہ، والموت فی بلد رسول اللہ.

''تمہاری اس دنیا میں مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔ اللہ پر بھروسہ، اللہ تعالیٰ کے ذکر کا شغل اور سید دوعالم ﷺ کی بستی میں موت۔

(۷۱) حدیث کی اتباع

جس طرح قرآن کریم کی اتباع ضروری ہے اسی طرح حدیث رسول مقبول ﷺ کی اتباع بھی کامیابی اور کامرانی کے لئے ضروری ہے۔

(۷۲) دربار رسالت پہ حاضری

میں تم سب زائرین کو خبردار کرتا ہوں کہ صلوٰۃ وسلام آہستہ اور ادب کے ساتھ پڑھو۔ شور وغل کرنے اور بے ادبی کرنے سے خطرہ ہے کہ کہیں حج ہی ضائع نہ ہوجائے۔

(۷۳) زادراہ

حج کے لئے نیازمندی، عجز اور ادب سب سے بڑا زادراہ ہے۔

(۷۴) صرف اسلام

ہم ملک میں صرف محمدی اسلام چاہتے ہیں۔ یہاں پر نہ امریکی نظام کو چلنے دیا جائے گا اور نہ ہی روسی اور چینی نظام کو برداشت کیا جائے گا۔

(۷۵) ورد

کوہاٹ میں تاریخ ساز جلوس کی قیادت کرتے ہوئے فرمایا: ''بوڑھے استغفار اور درود

شریف کا ورد کریں اور نوجوان حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا اور بچے نصر من اللہ وفتح قریب کا ورد کریں۔

(۷۶) دہشت

کنز العمال میں روایت ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو سب چیزیں دہشت میں ہوتی ہیں مگر انسان وجن نہیں ہوتے۔

(۷۷) میرا عقیدہ

میرا عقیدہ ہے کہ بادشاہوں کے تاج وتخت ایک طرف اور مدینہ منورہ کے کتوں کے پاؤں کی غبار ایک طرف۔

(۷۸) معراج

ہمارا عقیدہ ہے کہ معراج روح اور جسم کے ساتھ ہوا۔

(۷۹) نیزوں کے سائے میں حق

حضور ﷺ کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے کیسے نوازا، جان دے دی مگر جھکے نہیں۔ اہل حق کی پہچان یہی ہے۔ کہ تھوڑے ہوں اور جذبہ زیادہ ہو۔ انہوں نے حق بات کو نہیں چھپایا۔ نیزوں کے سائے میں بھی حق بات کی۔

(۸۰) کام دین کا کرو

اے نوجوانو! اے بوڑھو! رب کو منانے کا وقت ہے۔ رب کو منالو۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت راضی ہو سکتا ہے۔ جب تم اس کے دین کے لئے کام کرو۔

(۸۱) چور

آج کل چور پھیل گئے ہیں۔ کوئی ایمان کے چور ہیں، کوئی دل کے چور ہیں کوئی مال کے چور ہیں۔ سب فکر مند ہیں کہ مال اجڑ جائے۔ دین کی حفاظت کی تمہیں فکر نہیں۔

(۸۲) آپ ﷺ کا علم

حضور ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ علم دیا گیا، نہ خدا کا دینا ختم ہوگا اور نہ رسول اللہ ﷺ کا لینا ختم ہوگا۔

(۸۳) عائلی قانون

عائلی قانون سراسر اسلام کے خلاف ہیں لہٰذا فی الفوران کو ختم کیا جائے۔

(۸۴) امیر وغریب میں فرق

امیر وغریب کے مابین اتنا وسیع خلاء پیدا ہو چکا ہے کہ جسے نظام معیشت میں انقلابی تبدیلیاں کرنے ہی سے پُر کیا جا سکتا ہے۔

(۸۵) اللہ تعالیٰ کی شان

دینے پر آئے تو غریبوں کو دے دے لینے پر آئے تو امیروں سے لے لے۔

(۸۶) قدرت کا نظام

دینے پر آئے تو وہ بے دینوں کو دیندار بنا دے، اور لینے پر آئے تو دینداروں کو بے دین کر دے۔

(۸۷) نجاشی کا جنازہ

میں سوچتا رہا کہ جو اللہ فرشتوں کے ذریعے نجاشی کی لاش مدینہ منورہ لا سکتا ہے۔ اس پر بھی تو قادر ہے کہ حضور ﷺ کو مدینہ منورہ سے حبشہ لے جائے۔ مگر راز معلوم ہوتا ہے کہ آقا غلام کے پاس نہیں جایا کرتا بلکہ غلام آقا کے پاس جاتا ہے۔

(۸۸) اسلام کے مطابق

سب سے پہلے اپنے مزاج کو اسلام کے مطابق بنالیا جائے۔

(۸۹) تین شرائط

۱۹۷۱ء میں شنکیاری میں ایک ہزار کے اجتماع کو بیعت کرتے ہوئے فرمایا:

۱۔ جبتک زندہ ہیں کسی کے آگے سر نہیں جھکائیں گے۔
۲۔ جب تک زندگی ہے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کریں گے۔
۳۔ جو شخص صحابہ کرامؓ کی بے ادبی کرے اس کا ساتھ نہ دیں گے۔

(۹۰) امن وامان

اسلامی نظام زندگی میں نافذ کرنے کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔ اور ملک میں اس وقت تک مستقل امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک قرآن وسنت پر مبنی نظام زندگی نافذ نہ کیا جائے۔

(۹۱) عزم وہمت

عوام عزم وہمت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پائیں۔

(۹۲) تاریخ گواہ ہے

تاریخ گواہ ہے کہ بارہا مٹھی بھر مسلمانوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ کافروں پر فتح پائی۔

(۹۳) دینی مدارس

سبحان اللہ یہ دینی مدارس درحقیقت قرآن وحدیث کی حفاظت کی تجویزیں ہیں۔

(۹۴) جانی ومالی قربانی

محرم کا مہینہ جانی قربانی کی یادگار ہے۔ اس سے پہلے ذوالحجہ کا مہینہ مالی قربانی کی یادگار ہے۔

(۹۵) خاندان رسول ﷺ

حضورA کے خاندان کو اللہ تعالی نے کیسے نوازا جان دے دی مگر جھکے نہیں۔

(۹۶) شیدائی یا حلوائی

اگر تم نے اب بھی دین کی حفاظت اور اسلامی نظام کے لئے کوشش نہیں کی تو کل قیامت

کے دن اللہ تعالی اور حضور ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

رحمت کا دریا موج میں ہے۔ قسمت والے شیدائی بن رہے ہیں بدقسمت حلوائی بن رہے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ شیدائی ہو گے یا حلوائی؟ لوگوں نے کہا شیدائی۔ پورے میدان میں ہاتھ ہی ہاتھ تھے۔

(۹۷) طوفانوں کا مقابلہ

جو اللہ کا ہو جاتا ہے اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ مسلمان طوفانوں کا مقابلہ خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔

(۹۸) عدل وانصاف

جب اسلامی حکومت قائم تھی تو دنیا عدل وانصاف سے بھر گئی تھی۔

(۹۹) اللہ کی عظمت

دل میں یقین ہو کہ ہمارا رب عیب سے پاک ہے۔ اس کی نظیر نہیں لم یزل ولا یزال ہے۔

(۱۰۰) آخری آواز

ہمارا نصب العین دینی معاشرہ اور اسلامی نظام قانون ہے۔
زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر ☆ اور بے روح محبت ہے اطاعت کے بغیر

گلستان حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سو پھول

ترتیب: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی۔

گلستان حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سو پھول

مولانا قاضی زاہد الحسینی کی دینی خدمات بڑی مثالی اور یادگار ہیں ان کی کتب اور مضامین اور مواعظ سے ایک سو ۱۰۰ پھولوں کو چن کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہر پھول کی خوشبو نرالی ہے اور جوہر مثالی ہے۔

نمبر۱: باطل کی سرکوبی

اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر نوجوان علماء کرام کو آج کل کے دینی فتنوں کا دفاع اور ان کا تعاقب کرنے کی توفیق دے۔ آمین (کشکول معرفت صفحہ نمبر:۱۲)

نمبر۲: آخری نظام

خالق کائنات نے انسان کو خلافت ارضی سے نوازتے ہوئے جو کامل اور آخری نظام حیات عطا فرمایا ہے اسے اپنے ابدی لافانی کلام میں الاسلام کا نام عطا فرمایا۔

(کشکول معرفت صفحہ نمبر:۱۳)

نمبر۳: سرچشمہ کی حفاظت

جب دین اسلام بطور نظام حیات قیامت تک باقی رہے گا تو اس سرچشمہ کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا!

ترجمہ: ہم ہی نے الذکر (قرآن عزیز) کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۳)

نمبر۴: نظام حیات اور فقہاء!

تو جس طرح صرف قرآنی حیات کی تشریح اور تفسیر کرنے والے سعادت مند مفسر کہلائے اور احادیث نبویہ کی وضاحت کرنے والے محدث کہلائے اسی طرح امت کے لئے نظام حیات کو آسان طریقہ پر پیش کرنے والے فقہاء کہلائے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۲۱)

نمبر۵: ایک ہزار سال فقہ حنفی کا راج

تقریباً ایک ہزار سال تک یوں قائم رہا کہ ایشیاء کے تمام سلاطین کے ہاں فقہ حنفی ہی قانونی حیثیت سے قائم رہی۔ (کشکول معرفت صفحہ:۴۳)

نمبر۶: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کتب کی ضرورت

میرا مشورہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جتنا مواد جمع ہے اس کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ آج کل ایسی کتابوں کی شدید ضرورت ہے۔
(کشکول معرفت صفحہ:۴۴)

نمبر۷: علماء اور ربط شیخ

علماء کرام کے لئے کسی صاحب نسبت مرشد کے ساتھ ربط کا ہونا نہ صرف ضروری ہے بلکہ مفید ترین ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۴۶)

نمبر۸: اکابر کا نوازنا!

یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ دور حاضر کے اکابر اولیاء اور علماء کرام نے اس گنہگار کو بہت نوازا ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ (کشکول معرفت صفحہ:۴۷)

نمبر۹: خلاصہ تصوف اور سلوک

سلوک اور تصوف کا سارا خلاصہ اور مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہے۔
(کشکول معرفت صفحہ:۴۹)

نمبر۱۰: حضرت مدنی سے عشق

دراصل بات یہ ہے کہ اس گنہگار کو اپنے شیخ حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کے ساتھ عقیدت نہ تھی بلکہ عشق جس میں ان کو نوازشات کا پورا پورا دخل تھا اور اب بھی ہے۔
(کشکول معرفت صفحہ:۳۲)

نمبر۱۱: اکابر سے تعلق

عزیزم، یاد رکھیں کسی بھی وقت اپنے اکابر سے دور نہ ہوں اگر آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غزالی بن جائیں یا رازی، بخاری بن جائیں یا بیہقی، ابن سینا بن جائیں یا باقر وامام ابوحنیفہ بن جائیں یا احمد بن حنبل، سیبویہ بن جائیں یا ابن کمال کچھ بھی بن جائیں جس کا اس عالم میں امکان ہے پھر بھی ہرگز ہرگز اپنے اکابر سے دوری کا خیال تک نہ کریں سب برکات سلب ہو جاتی ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۳۳)

نمبر۱۲: ذکر کی برکت

جہاں تک مجھے معلوم ہے دیوبند اور سہارنپور میں چند ایسے اصحاب ہر وقت رہتے تھے جن کا کام صرف ذکر کرنا تھا۔ (کشکول معرفت صفحہ:۴۳)

نمبر۱۳: برکات ذکر

ذکر زیادہ سے زیادہ فرمایا کریں۔ ولذکر اللہ اکبر تو اس کی برکات بھی کبریٰ ہیں۔
(کشکول معرفت صفحہ:۴۹)

نمبر۱۴: استاذ المحدثین حضرت امام ابوحنیفہؒ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محدث تھے اور کئی محدثین کرام آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کو ضعیف کہنے والے خود ضعیف ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۵۳)

نمبر۱۵: بچوں کا رونا

اگر بچہ روتا ہے تو یہ بہتر بات ہے جب بڑے نہیں روتے تو چھوٹوں کا رونا ان کا کفارہ

ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو رونا پسند ہے اور رونا فطرت ہے کہ ہر مولود روتا ہے۔
(کشکول معرفت صفحہ:۹۳)

نمبر۱۶: نیک کے جنازہ سے گناہ معاف

کسی متقی انسان کے جنازہ میں شرکت سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔
(کشکول معرفت صفحہ:۶۷)

نمبر۱۷: صحبت

اصل چیز صحبت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو اجر و مقام عظمت رسالت کے بعد ملا وہ اسی ذات عالی صفات کی صحبت کا اثر ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۸۹)

نمبر۱۸: تربیت ایمانی

وہ علوم جو صرف تربیت جسد خاکی کرتے ہوں ان سے وہ علوم بہتر بلکہ ضروری ہیں جو تربیت ایمانی کرتے ہوں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۹۳)

نمبر۱۹: نجاشی کی قبر سے روشنی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نجاشی کی قبر پر لوگوں نے کئی زمانہ روشنی دیکھی۔ (کشکول معرفت صفحہ:۹۸)

نمبر۲۰: مٹی کا بولنا

حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ مٹی سنتی بھی ہے اور بولتی بھی ہے آخر جب مٹی سے بنے ہوئے انسان بولتے سنتے ہیں تو وہ کیسے صم "بکم" ہوسکتی ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۹۸)

نمبر۲۱: دعا اور ملکوتی صفات

میرے خیال میں گناہگاروں کی دعاء مغفرت کرنے والا بھی ملکوتی صفات کا حامل ہے اس لئے کہ وہ اجسام نوریہ اور سراپا اطاعت شعار گروہ یستغفرون لمن فی الارض کے

مصداق قرار دیئے گئے ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۰۳)

نمبر۲۲: دینی کام اور اخلاص

دینی کام کرتے وقت ان اجری علی اللہ پر نظر ہو تو کامیابی ہوجاتی ہے ورنہ آج کل تو ایک ورق کی کتابت اور طیارے ہی ہم جیسے تہی دامن نہیں کرسکتے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۰۴/۱۰۵)

نمبر۲۳: قبر میں قرآن کی تلاوت

اس گنہگار کا خیال ہے کہ قرآن عزیز ایسی جاذب کتاب ہے اور اس میں ایسی کشش ہے کہ جو اخلاص کے ساتھ چمٹ گیا اسے پھر نہیں چھوڑتی شاید دارمی کی روایت ہے غیر حافظ صاحب کو بھی قبر میں منزل پڑھنے کے لئے مجلد مصحف شریف دیا جاتا ہے اور جنت کی منازل کا تو زینہ ہی قرآن عزیز کی تلاوت ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۰۷)

نمبر۲۴: مال کے چکر میں

آج کی غالب اکثریت بلالحاظ مذہب وملت صرف مال و دولت کے جمع کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۱۱)

نمبر۲۵: قلم یا فلم

جو قلم اپنے اکابر کا دفاع نہ کرسکے وہ قلم، قلم نہیں بلکہ وہ تو فلم ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۲۷)

نمبر۲۶: اللہ سے ربط

ذکر زیادہ فرمایا کریں لسانی نہ سہی قلبی سہی ورنہ خیالی ہی سہی کسی نہ کسی نہج میں معبود حقیقی سے ربط رہے خواہ جلی ہو خواہ خفی ہو لیکن ہونا ضروری ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۳۶)

نمبر۲۷: درود شریف فعل الٰہی

اور درود شریف تو خود خالق کائنات عزاسمہ، کا فعل ہے اور بقول عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ شب معراج صاحب معراج کو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لہجے میں یہ سنایا!

یا محمد قف فان ربک یصلی۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۳۸)

ترجمہ! اے محمد ﷺ ٹھہریئے بے شک آپ پر آپ کا رب درود پڑھ رہا ہے۔
(مترجم شفاعت کا طلب گار محمد اسرائیل)

نمبر ۲۸: اپنے اکابر پر اعتماد

آج کا حال تو یہ ہے کہ اکابر کوئی القابر سمجھ لیا گیا ہے اور اصاغر خود اکابر بن بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تقصیرات کو معاف فرمائے اور اپنے محسنین کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۳۹)

نمبر ۲۹: استاذ کا مقام

فقہ حنفی کی ایک مستند اور مشہور کتاب درر غرر ہے اس میں، میں نے بھی دیکھا تھا:

رتبة الاستاذ فوق رتبة الوالد

(مترجم محمد اسرائیل والد کے مقام اور مرتبہ سے استاذ کا مقام اور شان بلند ہے) اور قدیمی مجموعہ فتاوی مشہور بفتاوی برہنہ میں ہے حقوق استاذ را توبہ محو نکند (مترجم محمد اسرائیل استاذ کے نافرمان کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۳۹)

نمبر ۳۰: ساری کائنات کا مالک

قرآن عزیز نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ربوبیت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے کہ ساری کائنات کا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۹۳)

نمبر ۳۱: تعلیمات اسلامی کا خلاصہ!

خوراک کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ محتاجوں کی خوراک کا بندوبست کر نا دین ہے جب کہ اس طرف توجہ نہ کرنی بے دینی ہے۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۹۸)

نمبر ۳۲: سیرت النبی ﷺ کے تین پہلو

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تین چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ ایک تو صاحب سیرت کی شخصیت، دوسرا اس کا پیغام تیسرا اس کا نتیجہ۔ (الارشاد، صفحہ:۳، ماہ جولائی ۱۹۹۶ء)

نمبر ۳۳: ایک قانون

کسی ملک کی وحدت کے لئے وحدت قانون لازم ہے۔ (امام ابوحنیفہ صفحہ:۳۸)

نمبر ۳۴: موت تاک میں

اللہ رب العالمین اور جناب امام الانبیاء حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے احکامات مقدسہ کے بعد آمنا وصدقنا کہنا اور اطاعت وتعمیل واجب ہے۔ انتظار کس بات کا، موت تاک میں ہے فوری عمل کیجئے! اعمال صالحہ آج دنیا میں اور کل قیامت کے دن کام آئیں گے۔

(راہ نما صفحہ:۳۱)

نمبر ۳۵: والدین کی ناراضگی خطرناک

کسی بھی وقت کسی بھی حالت میں والدین کی ناراضگی خطرناک ہوتی ہے۔

(محسن انسانیت صفحہ:۲۹)

نمبر ۳۶: پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے

پہلا مدرسہ ماں کی گود اور باپ کی تربیت ہوتی ہے۔ اولاد جو ماحول دیکھتی ہے وہی نقشہ اس کے ذہن اور اس کے دل میں جم جاتا ہے۔

(محسن انسانیت صفحہ:۳۱)

نمبر ۳۷: ماں کا حق خدمت میں زیادہ

اگرچہ نکاح وغیرہ احکام میں ولایت باپ کو حاصل ہے مگر خدمت اور احسان کے لئے والدہ کا حق زیادہ ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے! حق والدہ زوالد عظیم تر است

(اشعۃ اللمعات جلد نمبر ۴ صفحہ:۶۰۱، محسن انسانیت صفحہ:۱۵)

نمبر ۳۸: ماں موت کے دروازے پر

ہر ماں اپنے آپ کو موت کے دروازے پر پہنچا کر ایک انسان کو جنم دیتی ہے بلکہ بعض اوقات خود تو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے مگر ایک انسان کو عدم سے وجود میں لے آتی ہے۔

(تحفہ انسانیت صفحہ:۱۱)

نمبر ۳۹: ماں باپ کا احترام اور اسلام

دور حاضر کا یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ اسلام کے سوا کسی بھی تہذیب اور تمدن میں آج تک ماں باپ کے احترام اور حقوق کے لئے کوئی قانون اور ضابطہ وضع نہیں کیا گیا۔

(تحفہ انسانیت صفحہ:۱۰)

نمبر ۴۰: اللہ کا قرب

جس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب اس کے کلام کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کا نام لینے سے بھی قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے اللہ اللہ زیادہ کہا جائے۔ (راہنما صفحہ:۳)

نمبر ۴۱: اللہ اسم اعظم

اللہ ہی اسم ذات ہے باقی سب صفاتی نام ہیں اللہ ہی اسم اعظم ہے۔ (راہنما صفحہ:۳)

نمبر ۴۲: میرا بھائی مدنی دیوبند میں علامہ انور شاہ

حضرت قاضی صاحب خود بھی اس وقت دیوبند میں تھے فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ سے درخواست کی کہ آپ کسی بھی وقت شاہ منزل میں ہمیں بخاری شریف پڑھایا کریں اس کے جواب میں حسب ارشاد علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے میرا بھائی مدنی مدرسہ میں پڑھائے اور میں گھر میں پڑھاؤں۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۵۰)

نمبر ۴۳: اکابر کا عناد سے اجتناب

ہمارے اکابر نے اختلاف آراء کو وجہ مخاصمت اور سبب عناد نہیں بنایا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۵۰)

نمبر ۴۴: مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حاجی صاحب کی زبان

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمایا ہے! خداوند قدوس نے مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو میری زبان بنایا ہے یعنی میرے علوم و معارف ان کی زبان اور قلم سے منصۂ شہود پر آرہے ہیں۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۶۳)

نمبر ۴۵: مجاور حرم اطہر حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

سر بکف مجاہدین کے سالار اعظم، سید عالی نسب، مجاور حرم اطہر۔ جاروب کش روضۃ من ریاض الجنۃ۔ مسند آراہ حدیث جد امجد ﷺ، صدر الصدور علماء برصغیر جسے حسین احمد مدنیؒ کہا جاتا ہے۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۶۶)

نمبر ۴۶: شیخ الہندؒ کے جانشین

مالٹا سے رہائی کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا اور ان کے بعد قوم وملت نے آپ (مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ) کو جانشین شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب دیا جس کے آپ صحیح مستحق تھے آپ نے شیخ الہند کے مشن کو جاری رکھا۔ (مشکول معرفت صفحہ:۱۷۰)

نمبر ۴۷: خلق خدا اور عبادت

آپ (مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ طرۂ امتیاز تھا جس پر موافق اور شدید مخالف بھی متفق ہیں کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں خدمت خلق کا جذبہ بطور عادت کے نہیں بطور عبادت کے تھا۔ آپ کی نظر پر اثر میں بقول مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم۔

یہ پہلا سبق ہے کتاب ھدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا۔

(مشکول معرفت صفحہ:۱۷۳)

نمبر ۴۸: آپ ﷺ نے صرف ایک حج کیا

سید دو عالم ﷺ نے تو حج کی فرضیت کے بعد صرف ایک ہی حج فرمایا تھا۔

(کشکول معرفت صفحہ:۱۸۳)

نمبر۴۹: ایک عجیب دعا

سید دو عالم ﷺ نے تعلیماً للامۃ فرمایا:

اللھم اجعلنی فی عینی صغیراً وفی اعین الناس کبیراً.

(کشکول معرفت صفحہ:۱۸۴/۱۸۵)

خلاصہ محمد اسرائیل عفا اللہ عنہ! اے اللہ مجھے اپنی نظر میں کمزور کردے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بنادے۔ آمین۔ اے اللہ یہ دعا ہمارے حق میں قبول فرمادے۔

نمبر۵۰: دینی مدارس

دینی مدارس دراصل کارخانہ مردم سازی ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۸۵)

نمبر۵۱: بادشاہ اور علم صرف

سلطان بہلول کی وفات کے بعد ان کا بیٹا غازی میاں نظام الدین خان جب تخت نشین ہوا تو دہلی کے ایک مشہور مدرس شیخ سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے میزان الصرف پڑھائیں انہوں نے کتاب نکال کر اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کا ترجمہ پڑھایا۔ سلطان نے اسی کو نیک فال سمجھا۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۸۶ بحوالہ تاریخ الخلفاء)

ترجمہ از محمد اسرائیل۔ اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہانوں میں نیک بخت بنائے۔

نمبر۵۲: نظام حکومت اور فقہ حنفی

نظام حکومت چلانے کے لئے فقہ حنفی سے زیادہ کامیاب کوئی فقہ نہیں۔

(کشکول معرفت صفحہ:۱۸۸)

نمبر۵۳: حنفی علماء اور عوام اور لاپرواہی

بہرحال اس دور میں کہ خود حنفی علماء اور عوام فقہ حنفی سے لاپرواہی برت رہے ہیں۔

(کشکول معرفت صفحہ:۱۸۸)

نمبر۵۴: حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ اور برکت

بعض روایات میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہوتے وقت جب ایک رکاب میں قدم مبارک رکھتے تھے تو زبور کی تلاوت شروع کرتے تھے اور دوسری رکاب میں پاؤں ڈالنے تک زبور پوری پڑھ لیا کرتے تھے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۹۲)

نمبر۵۵: اعمال صالحہ میں برکت

اعمال صالحہ کے لئے وقت میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ بس فرار الی اللہ (اللہ کی طرف بھاگنا) ہونا چاہئے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۱۹۲)

نمبر۵۶: بے حجابی اور بے حیائی

آج کل گھروں میں ایک بہت بڑا فتنہ بے حجابی اور بے حیائی کا زوروں پر ہے اور لوگ اسے فتنہ نہیں بلکہ فیشن یا معاشرت اور شرافت کا ایک حصہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس گنہگار کے ہاں اس سے تو حرمت مصاہرہ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے اور نکاح اور ازدواجی امور بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۲۱۳)

نمبر۵۷: بامقصد زندگی

بہت ہی کم لوگ بامقصد حیات گزارتے ہیں۔ (کشکول معرفت صفحہ:۲۱۵)

نمبر۵۸: قلم کا فتنہ

قلم کا فتنہ زوروں پر ہے اس کی کاٹ قلم ہی سے ہوسکتی ہے **الحدید بالحدید یقطع** (لوہا لوہے کو کاٹتا ہے) ویسے ہی نہیں کہا گیا۔ حقیقت پرمبنی ہے۔ (کشکول معرفت صفحہ:۲۳۱)

نمبر۵۹: نسب

کئی شرفاء کے خاندان شرافت سے خالی ہو چکے ہیں نسب اگرچہ والد کی طرف سے ہے مگر والدہ کو بھی اہمیت حاصل ہے واللہ الموفق۔ (کشکول معرفت صفحہ:۲۳۳)

نمبر۶۰: درخت سے آواز

بغداد کے ولی شبلی رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں وہ کسی قصبہ سے مایوس ہو کر واپسی میں کھجور کے ایک پودے کے سایہ میں لیٹ گئے۔ پودے سے آواز آئی:

یا شبلی کن مثلی یرمونني بالاحجار وارمیهم بالاثمار فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم پڑھتے رہا کریں۔ (کشکول معرفت صفحہ ۲۳۰، ۲۳۷)

خلاصہ از محمد اسرائیل! اے شبلی میری طرح ہو جاؤ وہ لوگ مجھے پتھر مارتے ہیں اور میں انہیں پھلوں سے مارتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں تمہارے لئے کافی ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

نمبر۶۱: اسلاف کی یاد

جو اقوام اپنے اسلاف کو بھول جاتی ہیں وہ صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں اور جو اقوام اپنے اسلاف کا تذکرہ زندہ رکھتی ہیں وہ خود بھی زندہ رہتی ہیں اور ان کا تہذیبی ورثہ بھی برقرار رہتا ہے۔ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۷، ۵ جون ۱۹۸۶ء)

نمبر۶۲: اللہ کی مدد

میرے دوستو اور بھائیو! کوئی بھی عبادت ہو جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو بندہ نہیں کر سکتا۔ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۷ یکم نومبر ۸۵ء)

نمبر۶۳: ذکر کا کمال

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کے بزرگ ہیں انہوں نے اپنے کسی مرید سے فرمایا کہ تو اللہ کا ذکر کیا کر۔ اس نے ذکر کیا جیسا کہ ... عادت ہوتی ہے۔ کچھ دنوں بعد پوچھا سناؤ کیا حال ہے؟

کہنے لگا جی مجھ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، نہ میں ... لی فائدہ دیکھا ہے۔ تو فرمانے لگے:

بے وقوف! یہ تھوڑا فائدہ ہے کہ تو نہ اکتا ... سے لے رہا ہے۔ زبان جو غیبت

کرتی ہے، جھوٹ بکتی ہے گانے گاتی ہے۔ اس زبان کو اللہ تعالیٰ اپنے نام پر بلائے۔ بھائی! یہ خداوند تعالیٰ کا تھوڑا فضل ہے۔ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۷ یکم نومبر ۱۹۸۵ء)

نمبر۶۴: تزکیہ قیامت تک ہوگا

جیسے دین کے باقی شعبے چلے اور قیامت تک رہیں گے ایسے ہی احسان اور تزکیہ کا شعبہ بھی اور تزکیہ کرنے والے بھی قیامت تک رہیں گے۔ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۶، ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء)

نمبر۶۵: تین معروف سلسلے

ہمارے ملک میں تین سلسلے زیادہ معروف ہیں قادری، نقشبندی، چشتی، مقصود سب کا ایک ہے کہ مرید کو کچھ نہ کچھ باطن کی صفائی حاصل ہو جائے اور وہ اخلاص کے ساتھ اعمال کرے، کم از کم گناہ کو گناہ سمجھے (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۶، ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء)

نمبر۶۶: بیعت کا حکم

۱۹۶۱ء میں مجھے حضرت (مولانا احمد علی لاہوریؒ) نے حکم فرمایا کہ آنے والوں کو بیعت کر لیا کروں۔ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۶، ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء)

نمبر۶۷: کافر کو کافر ہی کہا جائے گا

بعض لوگ کسی کافر کو کافر کہنے سے یوں کتراتے ہیں گویا کافر کو کافر کہنا ان کی شرافت کے خلاف ہے حالانکہ یہ امر واقع ہے کہ بیمار کو بیمار ہی کہا جاتا ہے، مردہ کو مردہ ہی کہا جاتا ہے، برے کو برا ہی کہا جاتا ہے بیمار کو تندرست کہنا اور مردہ کو زندہ کہنا بروں کو نیک کہنا کسی لحاظ سے درست نہیں۔ (مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ ۷)

نمبر۶۸: مغالطہ کا ازالہ

بعض دین سے بے بہرہ پڑھے لکھے لوگ اس مغالطہ کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اگر قادیانی کافر ہوتے تو اتنے بڑے بڑے قانون دان، ڈاکٹر، سائنس دان، کیوں قادیانی ہوئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر اور اسلام کا تعلق قرآن و حدیث اور اجماع امت کے ساتھ

ہے۔ جس نظریہ کو قرآن وحدیث نے کفر قرار دیا وہ کفر ہی ہے اگر کسی بڑے قانون دان یا سائنس دان کا کسی نظریہ کو قبول کرنا ہی معیار صداقت ہے تو پھر دنیا جانتی ہے کہ بھارت کا سابق ہندو وزیراعظم خود اپنا پیشاب پیتا ہی اپنی صحت کا راز بتاتا تھا۔

اخبارات میں اس کے بیان اور اس کی تصویر اپنے پیشاب سے بھرے ہوئے گلاس کے ساتھ کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے تو پھر کیا اس لئے لوگ اپنا پیشاب پینا پسند کریں گے کہ ایک بہت بڑے ملک کا وزیراعظم یہ عمل کرتا ہے۔ (مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۴)

نمبر ۶۹: ایک ہزار مظلوم

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے اگر کوئی حاکم دعا کی درخواست کرتا تو فرماتے کہ میں اکیلا تیرے لئے کیا دعا کروں جب کہ ایک ہزار (مظلوم) تیرے لئے بددعا کرتے ہیں۔

(روحانی تحفہ صفحہ:۵۳)

نمبر ۷۰: نام کٹ گیا

سلطان چشت خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہ العزیز نے فرمایا، جس فقیر کا نام حکومت کے رجسٹر میں لکھا جاتا ہے اس کا نام سید دو عالم ﷺ کے دفتر سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

(روحانی تحفہ صفحہ:۵۳)

نمبر ۷۱: کلمہ طیبہ

جس میں ہر مسلمان کے لئے موت خاتمہ اور رسالت کاملہ پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول (آج بھی) ہیں (مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۲)

نمبر ۷۲: مسلمان اور کافر

جب ایک مسلمان کہلانے والا اپنی زبان سے ایسے کلمات بولے جو اسلامی عقائد کے خلاف ہوں تو ان کلمات کے بولنے سے وہ کافر ہو جائے گا۔

(مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۸)

نمبر ۷۳: امت کے راہنما

امت محمدیہ میں سے جن علماء کرام نے مسلمانوں کی مخلصانہ رہنمائی فرمائی ہے ان میں چھٹی صدی ہجری (گیارہویں صدی عیسوی) کے امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ (روحانی تحفہ صفحہ:۳)

نمبر ۷۴: برصغیر کے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام غزالیؒ طرز استدلال اور تفہیم مطالب میں جس منفرد حیثیت کے مالک ہیں اس کی جھلک برصغیر کے امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسمؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی تصانیف میں پائی جاتی ہے۔ (روحانی تحفہ صفحہ:۳)

نمبر ۷۵: قرآنی تعبیر

قرآن عزیز نے کافروں کو کافر، مشرکوں کو مشرک، فاسقوں کو فاسق اور منافقوں کو منافق کے ساتھ ہی تعبیر فرمایا۔ (مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۷)

نمبر ۷۶: فریب سے بچنا

ان لوگوں کو جن کے عقائد کفریہ ہوں ان کو کافر کہنا نہ صرف مناسب ہے بلکہ بہت ہی ضروری ہے تاکہ مسلمان ان کے فریب سے محفوظ رہیں اور فتنہ کا شکار نہ ہوں۔

(مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۷)

نمبر ۷۷: مرزائیت کا اصل منبع

قادیانیت کے خلاف اسلام عقائد، نظریات کا اصل منبع مرزا غلام احمد ہے۔

(مسلمان قادیانیوں کو کیوں کافر سمجھتے ہیں صفحہ:۹)

نمبر ۷۸: قبر کا کتبہ

میری قبر پر یہ لکھا جائے رحمت کائنات کا معتقد رب کائنات کے حضور۔

(الارشاد صفحہ ۱۳، صفحہ ۱۷، ماہ ستمبر ۱۹۹۷ء)

نمبر ۷۹: ہم مسافر ہیں

ہم مسافر ہیں دنیا سے چلے جانا ہے ہمیں اگلے جہاں کی فکر کرنا ہے۔

(الارشاد صفحہ ۱۲، صفحہ ۱۷، ماہ ستمبر ۱۹۹۷ء)

نمبر ۸۰: ماں نہیں مرتی

ایک شخص کی والدہ کی وفات پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا! اوساڈیا ماواں کدے نہیں مرنیاں ہونیاں (مائیں کبھی نہیں مرتیں) ماں بھی کدے مرے اے ماں نہیں مرنی ہوئی۔ یعنی ماں کی محبت ہمیشہ زندہ رہتی ہے وہ کبھی کوئی بھول نہیں سکتا۔ (الارشاد ستمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۹)

نمبر ۸۱: صبح کو قرآن کی تلاوت

قرآن مجید کی تلاوت صبح کے وقت کبھی نہ چھوڑنا جتنا ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ (الارشاد صفحہ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۷ء)

نمبر ۸۲: قبر کی سوچ

یہ ہمارا بدن جسے ہم گرمیوں کے موسم میں گرمی سے بچاتے ہیں سردی کے موسم میں ٹھنڈک سے بچاتے ہیں۔ گرم اور ٹھنڈے لباس کا اہتمام کرتے ہیں۔ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ جب میرے اس بدن کو اس تنہا گھر میں رکھ دیا جائے گا جہاں سے میری آخری منزلوں کی ابتداء ہوگی اس وقت میرے بدن کا کیا بنے گا۔ (الارشاد ستمبر ۹۷ء صفحہ ۱۲)

نمبر ۸۳: اللہ کام کرے گا

جو اللہ کے ذکر کے ساتھ تعلق قائم کرے گا۔ اللہ اس کے دنیاوی کام پورے کرے گا۔

(الارشاد ستمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۳۶)

نمبر ۸۴: ذکر اللہ

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے ذکر کو اختیار کرنا ہوگا۔

(الارشاد ستمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۳۶)

نمبر ۸۵: اسلام کے اولین مبلغ

چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی دین اسلام کے اولین محافظ اور اسلام کے مبلغ ہیں اس لئے ان کی خدمات برکات اور ان پر حملہ آوروں کا دفاع ضروری سمجھتے ہوئے ہر دور کے علماء کرام نے مفصل اور مختصر کتابیں اور رسائل شائع کئے۔ (شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۱)

نمبر ۸۶: کلمہ گو اسلام دشمن

ایسی کلمہ گو جو دل سے اسلام کے دشمن ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں کافروں سے زیادہ برے ہیں اس لئے ان کی سزا بھی کافروں سے سخت ہوگی۔ (شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۹)

نمبر ۸۷: صحابہ کرامؓ زمین میں اللہ کے گواہ!

ایک موقع پر جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

انتم شهداء الله فی الارض (بخاری) تم اس زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۰)

نمبر ۸۸: صحابہ رضی اللہ عنہم کے گستاخوں پر اللہ کا غصہ

اس قدر عظیم سزا اور سخت غصہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے بارے میں نہیں فرمایا جتنا صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع کرنے والوں پر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عذاب سے محفوظ رکھے۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۰)

نمبر ۸۹: مسلمانوں میں سب سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں

چونکہ صحابہ کرامؓ سب مسلمانوں سے افضل ہیں اس لئے ان کو خیر البریہ کا خطاب دیا گیا۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد جس گروہ کا درجہ دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور افضل ہے وہ صحابہ کرامؓ کا گروہ ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خیر امتی قرنی میری امت کے بہترین وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں موجود ہیں۔ (شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۶)

نمبر۹۰: صحابہ رضی اللہ عنہ اور رزق کے دروازے

منافقوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور انور ﷺ سے ہٹانے کے لئے یہ تدبیر سوچی کہ ان کا نان ونفقہ بند کر دیا جائے تا کہ حضور انور ﷺ بے یارومددگار رہ جائیں مگر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے رزق کے ایسے دروازے کھول دیئے جو کسی کے لئے نہ کھلے ہوں گے۔ (شان صحابہؓ صفحہ:۵۶)

نمبر۹۱: صحابہ کرام حذب اللہ ہیں

صحابہ کرامؓ سید دو عالم ﷺ سے جو محبت اور عشق تھا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اسلام کی محبت ایمان سے والہانہ عشق شرف صحبت کا دوسرا نام ہے۔ صحابہ کرامؓ نے ہر چیز کو اور ہر رشتہ کو ہر دولت کو حضور سید دو عالم ﷺ کے قدموں میں نثار کیا اور اس قدر عظیم مقام حاصل کیا

(شان صحابہؓ صفحہ:۶۰)

نمبر۹۲: سچا مسلمان

سید دو عالم ﷺ پر ایمان کا دعویٰ کرنیوالے کچھ منافق بھی تھے۔ سچے اور منافق کا امتحان اس طرح لیا گیا کہ جس نے عملی اور زبانی طور پر سید دو عالم ﷺ کے ادب اور توقیر کو ملحوظ رکھا وہ سچا مسلمان ہے اور بے ادب گستاخ ایسے اسلام سے دور ہے چنانچہ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی خدمت میں نہایت پست اور دبی آواز سے بات کرتے تھے۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۶۱)

نمبر۹۳: صحابہ کرامؓ حضور انور ﷺ کے فرمانبردار تھے

صحابہ کرامؓ نے سید دو عالم ﷺ کے ہر ارشاد کو صدق دل سے قبول کیا اور سید دو عالم ﷺ کے کسی حکم پر تنقید یا اس کے خلاف رائے دینے یا دل میں بھی اس کے خلاف کسی بے اعتمادی کا خیال بھی جائز نہ سمجھتے تھے اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم تھا۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۶۳)

نمبر۹۴: صحابہ کرامؓ کا شوق شہادت

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی!

کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سچی تصویر تھے۔ (شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۶۶)

نمبر۹۵: دل اللہ کی یاد میں

چونکہ سید دو عالم ﷺ کا قلب منور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں اس قدر محو اور متوجہ رہتا تھا کہ اس معبود حقیقی سے ایک لحہ بھی توجہ ہٹانی قلب منور پر شاق گزرتی تھی اس لئے صبر کا حکم فرمایا۔ (شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۸۰)

نمبر۹۶: سب سے پہلے تصدیق کرنے والے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے آپ کی تصدیق کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضور انور ﷺ کے غلام زید بن حارثہؓ اور نوجوانوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (شان صحابہ صفحہ:۸۳)

نمبر۹۷: تام عمر اور احتلام کا علاج

بعض عارفوں نے فرمایا کہ جس شخص کو احتلام کا مرض ہو وہ رات کو سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو انگشت شہادت کے ساتھ اپنے سینے پر عمر لکھ دیا کرے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۱۲۱،۱۲۲)

نمبر۹۸: غلے کو کیڑوں سے بچانے کا علاج

محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مندرجہ ذیل اسماء مبارکہ کسی کاغذ پر لکھ کر غلے میں رکھ دیئے جائیں تو غلے کو کیڑ انہ لگے گا۔ انشاء اللہ، عبیدہ، عروہ، قاسم، سعید، ابو بکر، سلیمان، خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(شان صحابہ رضی اللہ عنہ صفحہ:۱۲۱)

نمبر۹۹: صحابہ رضی اللہ عنہ سے بغض کفر کا اندیشہ

صحابہ کرامؓ خصوصاً مہاجرین وانصار سے بدگمانی رکھنا، ان کو برا کہنا۔ قرآن مجید کی صریح مخالفت اور شریعت الٰہیہ کی کھلی ہوئی بغاوت ہے ایسے شخص کے حق میں کفر کا اندیشہ ہے۔

(شان صحابہ صفحہ:۱۲۳۔۱۲۵)

نمبر۱۰۰: چشم دید گواہ

قرآن شریف کے کتاب اللہ ہونے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت اور دلائل نبوت کے چشم دید گواہ صحابہ کرام ؓ خصوصاً مہاجرین وانصار ہیں۔ (شان صحابہ صفحہ: ۱۲۵)

نمبر۱۰۱: سب سے پہلے انسان کی پہلی بات

سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کے بدن میں جب روح پھونکی گئی اور آپ کو چھینک آئی تو آپ نے الحمد للہ کہا گویا سب سے پہلے انسان نے سب سے پہلی بات جو کہی وہ الحمد للہ ہے۔ (الارشادات ۱۹۹۷ء)

روشن باتیں

۱۔ بیعت کا آغاز

رسول اکرم ﷺ نے بہت سے مواقع پر بیعت لی ہے۔

۲۔ پیر کی پہچان

پیر وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے سچا ہو جس کے اندر فریب نہ ہو۔

۳۔ پیر کی سچائی

پیر اس شخص کو بنایا جاتا ہے جو سچا ہو اللہ جل جلالہ کے ساتھ اور رسول اللہ A کے ساتھ۔

۴۔ روحانی قوت

رسول کریم ﷺ کی روحانی قوت اتنی قوی تھی کہ جو حاضر ہوتا تھا اس کے قلب (دل) پر ایسا اثر پڑتا تھا کہ تمام چیزوں کو بھول جاتا تھا۔ اور اللہ جل جلالہ کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا۔

۵۔ آفتاب اور آئینہ

آپ ﷺ کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاک اوصاف دل گویا آئینہ تھے۔

۶۔ بجلی سے زیادہ روحانی قوت

رسول کریم ﷺ کی روحانی قوت بجلی سے زیادہ طاقتور تھی۔ دل ودماغ روشن کرنے والی۔ اس لئے ریاضت کی زیادہ حاجت نہ ہوتی تھی۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اخلاص کے ساتھ مجلس میں حاضری ہو جائے۔

۷۔ دل کی صفائی کا نام احسان ہے

احسان اور کوئی چیز نہیں۔ دل کی ہی صفائی حاصل کرنے کا نام احسان ہے اور یہی تصوف کا مقصد ہے۔ تصوف کا مقصد کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

۸۔ اللہ کے غضب سے بچنے کا نسخہ

اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کے عذاب سے بچنے کی بہترین صورت اللہ کا ذکر ہے۔

۹۔ سب سے پہلا جہاد

سب سے پہلا جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔

۱۰۔ طریقت اور شریعت کا جوڑ

میرے بھائیو! نہ بیعت بدعت ہے نہ طریقت بدعت ہے۔ اور نہ طریقت شریعت سے جدا ہے۔ طریقت شریعت کی خادم اور اس کی تکمیل کرنے والی ہے۔

(خطبات مدنی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۵۳ تا صفحہ ۷ عنوان "احسان" سلوک)

۱۱۔ محبوب کی تابعداری

محبت کا تقاضا ہے کہ انسان محبوب کی تابعداری کرے۔

۱۲۔ قانون کے خلاف

تم اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اس کے حکم کے خلاف کرتے ہو۔ یہ محبت کے قانون کے خلاف ہے۔

۱۳۔ محبوب خدا بننے کا طریق

میرے بھائیو! آقائے نامدار محمد ﷺ کی صورت اور سیرت کے عاشق بنو۔

۱۴۔ اللہ تمہارا عاشق ہوگا

جناب رسول کریم ﷺ اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان کی صورت بناؤ۔ سیرت اختیار کرو۔ صورت اور سیرت کی تابعداری کرو۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارا عاشق بن جائیگا۔

۱۵۔ قیمتی وقت

میرے بھائیو! ایام حج میں سب سے قیمتی وقت وقوف عرفات کا دن اور مزدلفہ کی رات ہے۔ ایسا وقت نہیں ملے گا۔

۱۶۔ عشق الٰہی

غیر اللہ کو سامنے نہ لائیں یہ عشق کی پہلی منزل ہے۔

۱۷۔ نفع کی امید

اللہ تعالیٰ سے اس قدر نفع کی امید ہے کہ دنیا میں کسی سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا رب ہے۔

۱۸۔ بڑا بادشاہ

سب کا نگران، سب کو بیدار کرنے والا اور سب کو پالنے والا اللہ ہے۔ کتنا بھی بڑا بادشاہ اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

۱۹۔ انسان پر اللہ کا احسان

انسان پر اللہ تعالیٰ کا احسان کتنا بڑا ہے کہ اس کو پیدا کرنے سے پہلے زمین و آسمان

اور اس کی راحت کے ساز و سامان پیدا کر دیئے۔

۲۰۔ اللہ سے توبہ کرو

اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرو۔ توبہ کرو۔ اس سے مایوس نہ ہوں۔ جب تک موت نظر نہ آئے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔

(خطبات مدنی از صفحہ: ۸۰۷ تا صفحہ نمبر: ۹۲ ـ عنوان "معارف حج")